پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والا مذہبی رسالہ

ماہنامہ خلافتِ راشدہ

فیصل آباد

جولائی 2005

ہزاروں خطوط لکھ کر بلایا حسین رضی اللہ عنہ کو
حیرت ہے ساتھ ایک بھی شہید نہ ہوا

افضل البشر بعد الانبیاء...... خلیفہ بلا فصل...... امیر المومنین

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

تاریخ ساز کردار ● جانثار اعمال ● مشعل راہ طرز زندگی

خمینی نے اسلام دشمن نظریات کو فروغ دیا

ایرانی پیشوا کو عالم اسلام کا رہبر کہنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

فرقہ وارانہ فسادات کی تاریکی کی روشنی سے ختم کیجئے

فکر انگیز تحریر

حرمتِ قرآن کا سانحہ

ایل کے ایڈوانی کا دورہ پاکستان

بے لاگ تبصرہ

مفتی عتیق الرحمٰن کی شہادت

چند دن پہلے جامعہ بنوریہ سے صحابہ دشمنوں کے خلاف فتویٰ جاری ہوا تھا

مذہبی تشدد کے خاتمہ کیلئے تعاون کریں گے

مولانا محمد احمد لدھیانوی کیساتھ بات چیت

CamScanner

زندہ دلوں کی زندہ جاوید داستان

بانیِ سپاہ صحابہؓ، امام انقلاب، امیر عزیمت

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی زندگی کی انوکھی کہانی

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نمبر

عنقریب جدید ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے

لائبریری ایڈیشن

جیلیں

ہتھکڑیاں

قاتلانہ حملے

اپنوں کے طعنے

غیروں کی گولیاں

حکومتوں کے جبر

دشمنوں کے کانٹے

بین الاقوامی سازشیں

اعلیٰ طباعت | خوبصورت کتابت | مضبوط جلد | قیمت: 200 روپے

جدید ایڈیشن میں اپنی تحریریں شامل کرانے کیلئے پہلی فرصت میں بھیج دیں

ناشر: ادارہ اشاعت المعارف

ریلوے روڈ، فیصل آباد

فون: 041-640024

کلمۂ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

جولائی 2005ء بمطابق جمادی الثانی 1426ھ

شمارہ نمبر 7 ========= جلد نمبر 16

ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کا علمبردار

ماہنامہ خلافتِ راشدہ انٹرنیشنل

فیصل آباد پاکستان

Email- Khelafaterashida@yahoo.co.uk

بانی جمعیت ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

چیف ایڈیٹر: انجینئر طاہر محمود
tahirengr@hotmail.com 0300-7916398

ایڈیٹر: عثمان فاروق ضیاء
0300-6661452

آئینہ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	مفتی عتیق کی شہادت	5
2	مولانا محمد احمد لدھیانوی سے بات چیت	6
3	خمینی نے اسلام دشمنی کو فروغ دیا	9
4	فرقہ وارانہ فسادات کی تاریکی	15
5	مسٹر ایڈوانی کا دورہ پاکستان	19
6	تذکرہ یارِ غار	21
7	دفاعِ صحابہؓ	27
8	قرآن کے مجرم	33
9	میرا جرم غلامیٔ صحابہؓ	38
10	مجموعہ تضادات	39
11	توحید کی امانت	42
12	مولانا غلام سرور بھی روٹھ گئے	43
13	محمد عابد حسین کی موت	44
14	مکتوب برطانیہ	48

بیرونی ممالک میں نمائندگان

حافظ عبدالحمید (ایبرہ)
ابو عادل عبدالرشید (سوڈان)
عبدالرؤف گکھڑوی (دمام)
محمد ریاض صدیقی (ریاض)
راشد محمود (ساؤتھ افریقہ)
سرفراز خان (لندن)
معویز خان (نیویارک)

محمد بلال جھنگوی (جدہ)
ابو محمد عمر (دبئی)
قاری محمد طیب قاسمی (ہانگ کانگ)
محمد عمر توحیدی (اولڈہم)
امتیاز بھٹی (گلاسگو)
سعد خان (امریکہ)
عبداللطیف نعمانی (کینیڈا)

قیمت 16 روپے

سالانہ 180 روپے

بدل اشتراک سالانہ

متحدہ عرب امارات 125 درہم، امریکہ 35 ڈالر
سعودی عرب 125 ریال، برطانیہ 18 پونڈ

ترسیل زر و خط و کتابت کیلئے

دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ، فیصل آباد
Ph:041-640024.
Web: www.khelafat-e-rashida.com

انجینئر طاہر محمود نے اسود پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ، فیصل آباد سے شائع کیا۔

CamScanner

فرمان الٰہی ﷻ

"اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں تمہارا کہا مان لیا کریں۔ تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن خدا نے تمہارے لئے ایمان کو عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا۔ کفر گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ (صحابہ) راہ ہدایت پر ہیں۔ یعنی خدا کے فضل اور احسان سے اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والے ہیں اور حکمت والے ہیں۔" (الحجرات)

فرمان رسول ﷺ

ستارے آسمان کی امان کا سبب ہیں، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو قیامت آ جائے گی۔ آگے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کیلئے امان کا سبب ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تو اختلافات پڑ جائیں گے۔ (مسلم ج ۲ صفحہ ۳۰۸)

صحابہ کرامؓ کا جنگی قیدیوں کیساتھ سلوک

اسلام سے پہلے مہذب قومیں اسیران جنگ کو بڑی بے دردی سے قتل کر دیتی تھیں لیکن یہ فخر اسلام اور اس کے فرزندوں کو حاصل ہے کہ اس نے انسانیت کا لحاظ کرتے ہوئے قیدیوں سے حسن سلوک کا نیا طریقہ ایجاد کیا۔ ☆ معجم طبرانی میں ہے کہ صحابہ کرامؓ اسیران جنگ کے ساتھ اس قدر لطف و مراعات کرتے تھے کہ خود کھجور کھا لیتے اور انہیں جو کی روٹی کھلاتے تھے۔ ☆ مالک بن نویرہ اس وقت سخت حیرت میں رہ گیا جب اپنے ساتھیوں سمیت گرفتار ہو کر آیا اور رات کی سردی کے باعث خالد بن ولیدؓ نے پوری فوج میں اعلان کیا کہ اپنے قیدیوں کو گرم کپڑے اوڑھاؤ۔ (طبری) ☆ جنگ مصر میں مقوقس شاہ مصر کی بیٹی ارمانوسہ قید ہوئی تو اس کے ساتھ حقیقی بیٹیوں جیسا سلوک کیا گیا۔ ☆ ابوایوب انصاریؓ کسی جنگ میں تھے، اسیران جنگ کی تقسیم ہوئی تو بچوں کو ماؤں سے علیحدہ کر دیا گیا، بچے رونے لگے تو انہوں نے ان کو ماؤں کی آغوش میں ڈال دیا اور کہا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے جو شخص بچے کو اس کی ماں سے جدا کرے گا قیامت کے دن خدا اسے اپنے اقارب سے جدا کرے گا۔

آج پوری دنیا جس طرح معاشی اور سیاسی بدحالی اور معاشرتی ہیجان کا شکار ہے اس کا حل صحابہ کرامؓ کی حکومت کے منہج پالا قوامین کے سوا کچھ نہیں۔ صحابہ کرامؓ کی عدالتیں اور ان کے طرز ہائے حکومت و معیشت سے ہمیں اپنی ریاستوں کی عمارتیں استوار کرنی چاہئیں۔ (از کتاب اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت)

فکرِ جھنگوی شہیدؒ

کیا انقلاب نہیں آیا؟ آپ کے کان یہ خبر نہیں سنتے آپ نہیں دیکھ رہے کہ دیواروں پر حضرت عمرؓ کا نام جگہ جگہ لکھا جا رہا ہے۔ شاہراہوں پر صحابہ کرامؓ کے نام تحریر کر دیئے ہیں اور نوجوان ان ناموں کی عزت و آبرو کیلئے اپنی جان تک قربان کرنے کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ کیا یہ انقلاب نہیں۔ اگر پاکستان میں جناح کے نام سے روڈ منسوب ہو سکتے ہیں، سڑکوں کو علامہ اقبال کے نام سے منسوب کیا جا سکتا ہے، شہروں کے نام کسی ایک فرد کے نام پر رکھے جا سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان کے اہم روڈ ابوبکرؓ کے نام سے منسوب نہ کرائیں، عمرؓ کے نام سے منسوب نہ کرا دیں۔ ہم یہ انقلاب لانا چاہتے ہیں کہ آنے والی نسلیں ان ناموں سے متعارف رہیں اور ان مقدس شخصیات کی تاریخ نوجوان نسل کے ذہن میں نقش ہو جائے۔ ہمارا ایک موقف ہے ایک پروگرام ہے۔ ہم خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منانا چاہتے ہیں اور یہ مطالبہ پہلے بھی دہرا رہا ہے۔ مطالبہ ہم نے کبھی کیا ہے، اگر آپ نے ساتھ دیا اور ہم زندہ رہے تو انشاء اللہ اپنے تائید پر عمل کریں گے کہ ہم اس پاکستان میں بہت جلد ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کے ایام سرکاری سطح پر منوا کر دکھائیں گے۔ (مظفر گڑھ میں تاریخی خطاب)

علامہ فاروقی شہیدؒ نے فرمایا

عہد حاضر میں ... اس مسلم امہ کی زبوں حالی میں مغربی افکار اور لادینیت کا سب سے بڑا دخل ہے۔ وہاں صحابہ کرامؓ کے انکار سے محرومی نے بھی ہمارے نظریاتی زوال میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کاش تو دنیا کا ہر مسلمان صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کو چاہتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو آنحضرت ﷺ کے بعد مقتدیٰ ماننے والا ہر شخص ہمارا رضا کار ہے، تاہم اگر وہ فکری وحدت کے اس دائرے میں داخل ہو جائے، جو اس عظیم مشن کے لئے برسرپیکار ہے تو اس کے کام کی روشنی اس کے پورے ماحول کو منور کر سکتی ہے۔ اس وقت تعلیمی اداروں کے علاوہ، کارخانوں، فیکٹریوں کے مزدوروں، زمینداروں، کسانوں، تاجروں اور عام مسلم نوجوانوں کے ہر فرد پر بیاد صحابہؓ کے افکار کے فروغ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ... بلا چوں و چرا اس دعوت کو عام کرنے اور اس لائحہ عمل کو گھر گھر تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ (خطبہ جمعہ سے اقتباس)

از حروفات مولانا اعظم طارق شہیدؒ

صحابہ کی تعریف قرآن کرتا ہے۔۔۔ ایک عیینہ ... ہر ہر ضلع میں جا کر صحابہ کی مدح کی۔۔۔ صحابہ کی عظمتوں کو قرآن سے بیان کیا۔۔۔ ایک ایک ضلع میں جا کر آواز لگائی ایک بھی مقدمہ نہیں بنا۔۔۔ ایک جگہ بھی رکاوٹ نہیں ہوئی ایک بھی ساتھی گرفتار نہیں ہوا، اچھا ہوا یا برا ہوا؟۔۔۔ کہتے ہیں برا ہوا۔۔۔ بھئی کیا ہوا۔۔۔؟ کہ مجھ سے حکومت نال جول گیا ہے۔۔۔ میں نے کہا لڑنے کے لئے تیار ہوں مگر اہل اسلام نہیں بلکہ شریعت پر۔ آج بھی کہتا ہوں کہ جہاں تک بات ہے کہ میں نے کہاں پیش کیا؟ کسی اور نے کیوں نہیں پیش کیا؟ اگر آج اسی بات ہے، کوئی اور پیش کرے میں اپنا نام واپس لے لوں گا۔ شریعت بل کوئی اور پیش کرے، جب وہ پیش کر دیں گے میں اپنا نام واپس لے لیتا ہوں۔ مجھے نام سے کوئی غرض نہیں، مجھے کام سے غرض ہے۔ میں اپنا نام واپس لے لیتا ہوں نام نموری اور شہرت خدا کی دین ہے۔ وہ بغیر لگے چڑھوں کے بھی دے سکتا ہے۔

مفتی عتیق الرحمٰن اور مولانا ارشاد احمد کی المناک شہادت

23 جون 2005ء جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن کو نامعلوم دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے شہید کر دیا...... ان کے ساتھ اسی جامعہ کے استاد مولانا محمد ارشاد اور اُن کے بیٹے بھی شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اگلے روز وہ بھی زخموں کی تاب نہ لا کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس بات میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ ایک عالم کی موت ایک جہان کی موت کے برابر ہے۔ اس سے قبل اسی جامعہ کے کئی استاد اور مہتمم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مولانا مفتی جمیل احمد، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی بھی اسی طرح یکے بعد دیگرے دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہادت کے عظیم منصب پر فائز ہو چکے ہیں۔ سوچنے کی بات اور غور وفکر کا مقام ہے کہ ایک دینی ادارہ کے اتنے بڑے جید علماء کرام کو کس جرم میں خون میں نہلایا جا رہا ہے۔ حقائق کی عینک سے اگر دیکھا جائے تو اس ادارے کا وہی جرم ہے جس کا ارتکاب کالعدم سپاہ صحابہ کے بانی حضرت مولانا حق نواز جھنگوی نے اسلام اور صحابہ دشمن گروہ کے بدنما چہرے سے خطابت کے میدان میں نقاب اتار کر کیا تھا۔ وہی جرم اس ادارے نے تحریری میدان میں "امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ" پر مشتمل اپنے ادارے کے ماہنامہ رسالہ "بینات" کا خصوصی نمبر شائع کر کے کیا ہے۔ ماہنامہ بینات کا خصوصی نمبر جس میں تمام مکاتب فکر کے کئی ہزار علماء کا متفقہ فتویٰ شائع کیا گیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری دائرہ اسلام سے خارج ہیں یہی وجہ ہے کہ اس ادارہ کو بار بار دہشت گردی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس ادارہ کے تمام علماء کے قاتل نہ صرف ٹریس ہوئے بلکہ گرفتار بھی ہوئے، لیکن ہمارے محترم اور معزز علماء کرام نے صرف اس وجہ سے انہیں اپنا قاتل تسلیم نہ کیا کہ کہیں اس قتل وغارت کو شیعہ سنی رنگ نہ دے دیا جائے۔ نتیجتاً وہ دہشت گرد رہا ہوئے پھر ایک کے بعد دوسرا سانحہ ہوتا چلا گیا۔ ہمارے بعض علماء کرام نے ان سانحات سے بچنے کے لئے امام باڑوں کے اندر جا کر نام نہاد "اتحاد" کا علم بھی بلند کرنے سے گریز نہ کیا۔ لیکن پھر بھی وہی ہوا جس کے لئے یہ یوٹرن لیا گیا تھا۔ سابقہ تمام واقعات کی طرح مفتی عتیق الرحمٰن کی شہادت کے سانحہ میں بھی پولیس کے اعلیٰ حکام نے شیعہ کی عسکری تنظیم سپاہ محمد کی نشاندہی کی ہے۔ جو قومی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اگر ہمارے علماء کرام اس حقیقت کو اب بھی تسلیم نہیں کریں گے تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیا ہوگا...... مفتی عتیق الرحمٰن حکومت کی طرف سے بنائی گئی مذہبی تشدد کے خاتمہ کی کمیٹی کے رکن تھے۔ انہیں کالعدم سپاہ صحابہ کی طرف سے نامزد کیا گیا تھا۔ مفتی عتیق الرحمٰن کی شہادت کے سانحہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ملک دشمن لابی مذاکرات کے اس عمل کو کامیاب ہونے سے پہلے ہی سبوتاژ کرنا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومتی خفیہ ایجنسیوں اور دہشت گردی پر قابو پانے کے حکومتی دعووں کی قلعی بھی کھل گئی ہے۔ اگر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید سے لے کر مفتی نظام الدین شامزئی شہید تک کسی ایک واقعہ کے ملزمان کو گرفتار کر کے سازش بے نقاب کر دی جاتی تو آج مفتی عتیق الرحمٰن اور مولانا ارشاد احمد کی شہادت کا سانحہ پیش نہ آتا۔ علماء کرام خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین سے بھی مؤدبانہ گزارش ہے کہ علماء کرام کے قاتلوں کو تحفظ فراہم کرنے کی تاریخ ساز غلطی سے رجوع فرمائیں ورنہ جن لوگوں نے حضرت سیدنا حسینؓ سے وفا نہ کی وہ آپ سے بھی کبھی وفا نہ کریں گے۔ حکومت کو چاہیے کہ مفتی عتیق الرحمٰن کے سانحہ کی تفتیش اور سازش اسی انداز سے بے نقاب کی جائے جیسے محترم صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان پر قاتلانہ حملوں کے ملزمان کو ٹریس کیا گیا ہے۔

بلدیاتی الیکشن ...... ہماری ذمہ داری

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے ملک بھر کے تمام بلدیاتی ادارے توڑ کر نئے انتخابات کیلئے انتخابی شیڈول کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ الیکشن غیر جماعتی بنیادوں پر کرانے کا اعلان ہوا ہے لیکن سیاسی جماعتوں کی مداخلت کو کسی قسم پابندی کے باوجود روکا نہیں جا سکتا۔ شہری اور دیہی مسائل کے حل کیلئے بلدیاتی اداروں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مشن جھنگوی سے وابستہ کارکن بھی بلدیاتی اداروں کی اہمیت سے پہلے ہی آگاہ ہیں کیونکہ ملک بھر کے کئی سابقہ بلدیاتی اداروں کے چیئرمینوں کے ذریعے چوکوں، چوراہوں اور پارکوں کے نام صحابہ کرامؓ کے ناموں سے منسوب کر کے اسلام کے اولین ہیروز کے تاریخ ساز کارناموں کا اعتراف کیا جا چکا ہے۔ مشن جھنگوی کے جیالوں کو چاہیے آنے والے انتخابات میں اسلام اور صحابہ دشمن امیدواروں کو کسی صورت کامیاب نہ ہونے دیں۔ ہر علاقہ میں اپنے مشن موقف اور نظریہ سے زیادہ قریب امیدوار کی ہی حمایت اور اعانت کی جائے۔

اظہار آزادی ...... ماہنامہ خلافت راشدہ اور خفیہ ایجنسیاں

الحمد للہ ماہنامہ خلافت راشدہ اپنی مسلسل اشاعت کے سولہویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ اس دوران جتنے بھی اتار چڑھاؤ یا مصائب وآلام آئے۔ ماہنامہ خلافت راشدہ کی انتظامیہ نے نظریہ پاکستان، ملکی سالمیت، امن وامان کے قیام، عدلیہ کے وقار، افواج پاکستان کی تعظیم اور اسلام دشمن گروہ کی نشاندہی پر کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک اور بیرون ملک میں کم از کم ایک لاکھ سے زائد قارئین ماہنامہ خلافت راشدہ کا ہر ماہ شدت کے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ ماہنامہ خلافت راشدہ کے لیٹ ہونے کی صورت میں قارئین جس ذہنی اذیت کا شکار ہوتے ہیں اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا...... گذشتہ چند ماہ سے اپنے آپ کو خفیہ اہلکار ظاہر کرنے والے کچھ لوگ خلافت راشدہ شائع کرنے والے پریس مالکان کو نہ صرف خوفزدہ کر رہے ہیں بلکہ انہیں ہراساں بھی کرتے ہیں تاکہ وہ خلافت راشدہ کی اشاعت سے انکار کر دیں۔ جس سے بعض اوقات 20،20 دن تک رسالہ قارئین تک پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ ماہنامہ خلافت راشدہ نے کبھی بھی فرقہ وارانہ دہشت گردی کی حمایت نہیں کی بلکہ ہمیشہ فرقہ وارانہ تشدد ابھارنے والے عوامل اور عناصر کی نشاندہی کی ہے تاکہ ایسے واقعات پر بروقت قابو پا کر امن وامان کیلئے پیدا ہونے والے مسئلہ کو حل کیا جا سکے۔ اعلیٰ حکام خصوصاً فیصل آباد پولیس کے ذمہ داران سے گزارش ہے کہ خلافت راشدہ شائع کرنے والے پریس مالکان کو ہراساں اور خوفزدہ کرنے والے پولیس اہلکاروں کا محاسبہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں اگر کسی قسم کی کوئی شکایت ہو تو دفتر خلافت راشدہ ریلوے روڈ فیصل آباد میں خلافت راشدہ کی انتظامیہ کے ساتھ رابطہ کیا جائے۔

CamScanner

مذہبی تشدد کے خاتمہ کیلئے تعاون کریں گے

مولانا محمد احمد لدھیانوی

ترتیب: ابو عثمان فاروقی

بہت عرصہ سے ہم کالعدم ملت اسلامیہ کے کنوینر حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی کے ساتھ موجودہ ملکی صورتحال کے بارے میں بات چیت کیلئے کوشاں تھے۔ لیکن ان کی بے پناہ مصروفیات کے باعث ان کے ساتھ وقت ملنا بہت مشکل تھا۔ بر باران کے تبلیغی دورے آڑے آتے رہے۔ حسن اتفاق تھا کہ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی جون کے درمیانی عشرہ میں ایک کارکن کے عزیز کی تعزیت کے لئے فیصل آباد تشریف لائے تو دفتر خلافت راشدہ میں چیف ایڈیٹر کے ساتھ موجودہ حالات کے تناظر میں جو گفتگو ہوئی وہ قارئین خلافت راشدہ کیلئے پیش کی جا رہی ہے۔

خلافت راشدہ: حکومت کی طرف سے کالعدم سپاہ صحابہؓ اور اہل تشیع کے درمیان مذاکرات کیلئے کمیٹی کے قیام کا اعلان ہوا تھا اس کی پیش رفت کہاں تک پہنچی ہے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حکومت کی طرف سے کالعدم سپاہ صحابہ اور اہل تشیع دونوں جماعتوں کے نامزد ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس طرح کی کمیٹیاں پہلی حکومتوں میں بھی کئی مرتبہ بن چکی ہیں۔ لیکن ان کے قیام سے امن و امان کیلئے کوئی بہتر نتائج مرتب نہیں ہو سکے۔ جیسا کہ میاں نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی بنی پھر ملی یکجہتی کونسل قائم ہوئی۔ اس کے بعد متحدہ علماء بورڈ بنا۔ ان کمیٹیوں کے باوجود ملک بھر میں کسی بھی جگہ پر کوئی شیعہ قتل ہو جاتا تو کالعدم سپاہ صحابہ کے خلاف ملک گیر آپریشن شروع ہو جاتا۔ ہر شہر سے درجنوں کارکنوں کو نظر بند کر کے جیل کی کال کوٹھڑیوں میں بند کر دیا جاتا۔ حتیٰ کہ اس وقت ہماری مرکزی قیادت بھی محفوظ نہ تھی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہید کو ممبر قومی اسمبلی ہونے کے باوجود بار بار بلا جواز گرفتار کیا گیا۔ اسی طرح ہمارے قائد محترم علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کو بھی شاہنواز ڈبہ کے قتل کیس میں بلا وجہ گرفتار کیا گیا۔ میں تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں جب سے جماعت کی قیادت میرے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ میں نے حکمرانوں سے دو ٹوک بات کی ہے۔ انہیں اس بات پر قائل کیا ہے کہ کالعدم سپاہ صحابہ کے خلاف یک طرفہ آپریشنوں کا پہلے بھی کوئی جواز نہیں تھا اور نہ آئندہ کوئی جواز ہے۔ آپ نے دیکھا کتنے شیعہ لیڈر قتل ہوئے لیکن سپاہ صحابہ کے خلاف پہلے کی طرح کا ملک گیر آپریشن بھی نہیں ہوا۔ اس کے

> **کالعدم سپاہ صحابہ کے بے گناہ کارکنوں کے خلاف ملک گیر آپریشنوں کا پہلے کوئی جواز تھا اور نہ آئندہ اس کی اجازت دیں گے۔**

برعکس پہلے ہمارے کئی قائدین شہید ہوئے تو ساجد نقوی نامزد ملزم ہونے کے باوجود کبھی تفتیشی مراحل سے نہیں گزرا۔ ہمارے اہم قائدین کے قتل میں نامزد ہونے کے باوجود پولیس نے کبھی انہیں شامل تفتیش کرنے کی جرأت نہیں کی۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ مولانا اعظم طارق شہید کیس میں نہ صرف ان سے تفتیش کی گئی بلکہ کئی ماہ تک جیل کی ہوا کھانا پڑی ہے۔ میں بات کر رہا تھا اس نئی کمیٹی کے حوالے سے کہ سابقہ ادوار میں تنازعہ کے اصل فریقین کی بجائے دوسری جماعتوں کو کمیٹیوں میں شامل کر لیا جاتا تھا۔ جس سے اصل مسئلہ کی طرف توجہ کی بجائے دیگر مسائل پر بات شروع ہو جاتی تھی اور وہ لوگ بھی ڈھنڈورا پیٹتے تھے کہ پاکستان میں شیعہ سنی (مسلم) کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ اور پھر یہ کمیٹیاں بھی آئے دن جانوں کا شکار ہو جاتی تھیں۔ اس مرتبہ ہم نے حکمرانوں سے کہا ہے کہ اگر آپ اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں تو کالعدم سپاہ صحابہ اور کالعدم فقہ جعفریہ کی قیادت سے ہی ممبران طلب کئے جائیں۔ انہوں نے ہماری اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے ہم سے نام طلب کئے اسی طرح کالعدم تحریک جعفریہ نے بھی نام دیئے۔ دونوں طرف سے 7،7 ممبران پر مشتمل فرقہ وارانہ تشدد کے خاتمہ کیلئے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کے لئے شیعہ کی طرف سے جلیل نقوی، وزارت حسین نقوی، ساجد علی نقوی، ریاض حسین نقوی وغیرہ کے نام پیش کئے گئے جبکہ ہماری طرف سے علامہ علی شیر حیدری، شیخ الحدیث مفتی عتیق الرحمن کراچی، مولانا مسعود الرحمن عثمانی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا مفتی زروی خان، سید پریل شاہ اور میرا نام پیش کئے گئے۔ میں نے حکومت کو تجویز دی تھی کہ یہ کمیٹی بااختیار ذمہ دار اور مستقل ہونی چاہیے۔ بااختیار اس حوالہ سے کہ یہ کمیٹی کوئی متفقہ فیصلہ کرے تو اس کو حکومتی حلقوں میں اہمیت ہونی چاہیے۔ ذمہ دار اس حوالہ سے کہ اس کمیٹی کے قیام کے بعد بھی اگر دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہو تو اس کی ساری ذمہ داری اس جماعت کے کمیٹی کے ممبران پر ہونی چاہیے۔ اس سے فرقہ وارانہ

> **مذہبی تشدد کی وجہ سے جتنا نقصان ہمیں برداشت کرنا پڑا۔ ماضی قریب کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ جیسا کہ کسی جماعت کے چار قائد یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے ہوں**

> ہم چاہتے ہیں کہ صحابہ کرام کی توہین تنقیص اور سب و شتم کا ہر چور دروازہ بند کردیا جائے۔۔۔۔۔

تنازع کے خاتمہ میں بہت زیادہ پیش رفت کی توقع کی جا سکے گی۔ کیونکہ جتنا بڑا کام ہے اس کے لئے بہتری کی بھی بہت زیادہ گنجائش ہوتی ہے۔ مستقل اس لئے کیونکہ عارضی طور پر بنائے گئے منصوبہ جات یا پالیسیاں بہتر نتائج فراہم نہیں کر سکتی ہیں۔

ہم نے بہترین نتائج کے لئے حکومت کو تجویز دی تھی کہ پہلے فریقین کا علیحدہ علیحدہ موقف سن لیا جائے تاکہ جب باہم مذاکرات کا عمل شروع ہو تو وقت ضائع نہ ہو۔ ہماری اس تجویز کے پیش نظر دو مرتبہ حکومت کے نمائندوں کے ساتھ ہماری ملاقات ہو چکی ہے اور اہل تشیع کے نمائندے بھی دو ملاقاتیں مکمل کر چکے ہیں ان ملاقاتوں کے دوران طے شدہ امور پر ہی مذاکرات کا آغاز ہو سکے گا۔ ہمیں اس میں بہترین نتائج کی توقع ہے۔

خلافت راشدہ: مذاکرات میں آپ کا بنیادی موقف کیا ہوگا؟

> مذاکرات کا نتیجہ جو بھی نکلے لیکن حکمرانوں کو اس بات پر قائل کرلیں گے کہ تعزیے کے جلوس عبادت ہیں تو پھر ایران میں کوئی نہیں؟ ورنہ انہیں امام باڑوں تک محدود کردیاجائے

مولانا محمد احمد لدھیانوی: جیسا کہ پوری دنیا کو پتہ ہے کہ ہمارا بنیادی موقف اصحاب رسول کی عزت و ناموس کا تحفظ ہے۔ اس کے لئے جو بھی طریقہ کار اختیار کیا جائے ہمیں قبول ہوگا اور حکومت کے پیش نظر بنیادی مسئلہ فرقہ وارانہ تشدد کا خاتمہ ہے۔ ہم شروع سے ہی دہشت گردی اور مذہبی تشدد کے خلاف ہیں کیونکہ اس سے جتنا نقصان ہم نے برداشت کیا ہے، پوری اسلامی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ جیسا کہ بہت تھوڑے وقت میں ہماری جماعت کے 4 قائد یکے بعد دیگرے شہید ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کارکنوں کی بڑی تعداد بھی دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ چکی ہے اور سینکڑوں بے گناہ کارکن جیلوں میں پڑے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ مذاکرات کے اس عمل کے ذریعے اصحاب رسول کی توہین، تنقیص اور سب و شتم کا ہر چور دروازہ بند کر دیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اصحاب رسول کو پاکستان کے قانون میں بھی آئینی تحفظ حاصل ہو جائے۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ہمارے بنیادی نکات کیا ہوں گے وہ یہاں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ مذاکرات کا یہ عمل شروع ہونے سے پہلے ہی متاثر ہو جائے۔

خلافت راشدہ: آپ کی نظر میں مذاکرات کی کامیابی کے امکانات کتنے فیصد ہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: ہمارا مخالف فریق چونکہ پاکستان کے بعض حکومتی حلقوں کے اندر بہت زیادہ موثر رہا ہے۔ ملک کی مسلمان اکثریت کے باوجود بیوروکریسی میں ہمارے مخالف فریق کا حلقہ بہت وسیع رہا ہے۔ پاکستان کی آرمی کے اندر دوسرے خلفاء اور نامور اصحاب رسول کی بجائے صرف نشان حیدر، ملک بھر میں محرم اور دیگر موقعوں پر تعزیہ کو آئینی تحفظ، 9 اور 10 محرم کی سرکاری چھٹی، اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے علماء نے آج تک اس مذہبی گروہ کو بھی اہمیت نہیں دی جس سے یہ لوگ اپنی مذہبی رسومات کی اہمیت حکومتی ذرائع سے منوانے میں کامیاب رہے ہیں۔ یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ 10 محرم کا تعزیہ مسلمان اکثریت کے بازار سے بہرصورت گزرے گا چاہے فوج کو طلب کرنا پڑے۔ ہمارے ان مذاکرات کا نتیجہ جو بھی نکلے لیکن ہم حکومتی نمائندوں کو یہ بات ضرور باور کرا دیں گے کہ یہ تعزیے کے جلوس اگر عبادت ہیں تو ایران میں کیوں نہیں ہیں؟ یہ عبادت ہیں تو انہیں عبادت خانوں میں ہونا چاہیے اگر عبادت نہیں تو یہ بند ہونے چاہئیں کیونکہ اس سے پاکستان کی اکثریت کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے اور فسادات کا بنیادی سبب یہی تعزیہ دار ماتمی جلوس ہیں۔ اگر عبادت خانوں میں بند نہیں ہو سکتے تو انہیں شیعہ اکثریت کے علاقوں تک محدود رہنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ہم حکمرانوں تک یہ بات بھی پہنچائیں گے کہ شیعہ کی اذان سے خلفاء ثلاثہ پر تبرا بازی والے جملے نکالے جائیں کیونکہ یہ جملے پاکستان کی اکثریت کے جذبات مجروح کرنے کا باعث ہیں۔

> پاکستان کی آرمی کے اندر دوسرے خلفاء اور نامور اصحاب رسول کی بجائے صرف نشان حیدر، تعزیہ کو آئینی تحفظ، 9 اور 10 محرم کی چھٹی بیوروکریسی میں شیعی اثرات کی زندہ مثالیں ہیں۔۔۔۔۔

خلافت راشدہ: گلگت کی اعلیٰ عدالت کے لئے نامزد قاتل کو جج بنانے سے متعلق آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: اس سلسلہ میں اعلیٰ حکومتی شخصیت کے ساتھ میری بات ہوئی انہوں نے کہا ہے کہ حکومت کسی نامزد قاتل کو عدالت کا جج مقرر نہیں کرے گی۔ اس کے باوجود اگر نامزد قاتل جج بن گیا تو یہ گلگت کے عوام بالخصوص متاثرین سانحہ گلگت کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ میرا مطالبہ ہے کہ گزشتہ دنوں گلگت کے اندر قتل و غارت کا بازار گرم کرنے والے شیعہ دہشت گردوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور متاثرین سانحہ گلگت کے اربوں روپے کے نقصان کا معاوضہ ادا کیا جائے۔ اس واقعہ میں گرفتار فرمان کو رہا کر کے اور ان سے دہشت گردی کی دفعات ختم کرنا بہت بڑا ظلم اور ناانصافی ہے۔ اس موقع پر میں کہوں گا کہ امریکہ کی طرف سے قرآن پاک کی توہین بہت بڑا جرم ہے۔ اس کے لئے ہم بھرپور احتجاج کرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے گلگت کے اندر قرآن پاک کو آگ لگا کر دہشت گردی کی ہے۔ متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے ان کی بھی مذمت ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ تحریف قرآن کا قائل ہونا بھی قرآن کی توہین سے کم نہیں ہے۔

خلافت راشدہ: سانحہ امام بری کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: ہم نے پہلے بھی اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ اب بھی بھرپور انداز میں اس کی مذمت کرتا ہوں، ہمارے نقطہ نظر میں یہ گدی کا جھگڑا ہے۔ اس کے لئے نقوی اور موسوی گروپ بڑے عرصہ سے برسرپیکار تھا۔ اس

CS CamScanner

جھنگ کے لوگوں کی قربانیوں کی ماضی قریب میں مثال نہیں ملتی ہے جھنگ کے 7 سالہ بچے سے لیکر 82 سالہ بوڑھے تک نے مشن کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں

تناظر میں بھی اس کی تفتیش ہونی چاہیے۔ اس سے قبل اس واقعہ کو خودکش حملہ قرار دیا گیا تھا۔ کئی قومی اخبارات میں خودکش حملہ آور کو شیعہ کے طور پر شناخت بھی کیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس واقعہ کی صحیح تفتیش ہونی چاہیے تاکہ حقائق عوام کے سامنے آسکیں۔ اس واقعہ کے بعد عوام کی اکثریت جو اس دربار کے متولیوں کو مسلمان خیال کرتی تھی اور اس کو بھی حضرت علی ہجویریؒ اور بابا فریدؒ کی طرح مسلمانوں کا بزرگ خیال کرتی تھی انہیں پتہ چل گیا ہے کہ بری امام کی گدی اور دربار کے متولی بریلوی مکتبہ فکر نہیں بلکہ شیعہ مذہب کے پیروکار ہیں۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد کو اب وہاں جانے سے توبہ کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

خلافت راشدہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ کے کفر کے بارے میں علماء کا متفقہ فتویٰ موجود نہیں ہے اس بارے میں

شیعہ کی نام نہاد اذان میں خلفاء ثلاثہ پر تبرا والے جملے مسلمان اکثریت کے جذبات مجروح کرنے کا باعث ہیں

آپ کی رائے کیا ہے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: جو لوگ شیعہ کے عقائد و نظریات سے واقفیت نہیں رکھتے وہ اس بارے میں [illegible] کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ہم دعوے سے یہ بات کہتے ہیں جس شخصیت نے بھی شیعہ مذہب کا مطالعہ کیا ہے۔ اس نے انہیں کافر قرار دیا ہے۔ موجودہ دور کے بریلوی دیوبندی اور اہلحدیث علماء کا متفقہ فتویٰ شیعہ کے کفر پر موجود ہے۔ اس سے قبل دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، دارالعلوم بریلی کے سرخیل مولانا احمد رضا خان بریلوی اور اہلحدیث مکتب فکر کے جامعہ سلفیہ بنارس کے مفتی عبدالوحید رحمانی کے شیعہ کے کفر کے بارے میں فتاویٰ جات چھپ چکے ہیں۔ جن علماء نے شیعہ کے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ انہوں نے ان کے کفر کی تین وجوہات لکھی ہیں۔ (۱) عقیدہ تحریف قرآن۔ (۲) نظریہ امامت (۳) سب شیخینؓ

لڑائی جھگڑے اور فسادات کا بنیادی سبب خنجر بردار ماتمی جلوس ہیں

اس وقت پاکستان کا کوئی شیعہ مذکورہ بالا تینوں عقائد سے انحراف نہیں کر سکتا۔ اگر کسی شیعہ کے اندر اپنے آئمہ کے ارشادات کو رد کرنے کی ہمت ہے تو وہ میدان میں آئے اور مذکورہ بالا تینوں عقائد کو جمہور علماء اسلام کی تشریحات کی روشنی میں قبول کرنے کا اعلان کرے۔ ہم انہیں کافر کہنا چھوڑ دیں گے۔ ہمیں چڑھتے سورج کی طرح یقین ہے کہ یہ لوگ زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں لیکن ہمارے چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے۔ جو مشن اور پیغام مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے پیش کیا تھا۔ ہم اس پر قائم ہیں۔ ہمارے پاؤں اللہ کے فضل سے ریت کی دیوار پر نہیں بلکہ مضبوط چٹان پر ہیں۔ ہمارا مشن امت مسلمہ کے متفقہ فتاویٰ جات پر مشتمل ہے۔ ہم نے کوئی نئی بات نہیں کی ہے۔ اگر پاکستان میں جعلی کرنسی نہیں چل سکتی بلکہ جعلی کرنسی چلانے والے کے لئے سزا موجود ہے تو جعلی اسلام، جعلی کلمہ، نظریہ امامت یا ولایت فقیہہ کے نام پر جعلی نبوت بھی چلنے نہیں دیں گے۔

خلافت راشدہ: کالعدم سپاہ صحابہؓ پر پابندی بھی ہے، موجودہ حکومت کے ساتھ آپ کے مذاکرات بھی ہو رہے ہیں؟ اس کی وجہ کیا ہے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: یہ بات ہم بھی حکومتی نمائندوں کے سامنے کہہ چکے ہیں کہ جب سے ہماری جماعت پر پابندی لگائی گئی ہے اس عرصہ میں حکومت پابندی کے باوجود کوئی نتیجہ حاصل نہیں کر سکی، ہمارے علماء اسی طرح شہید ہو رہے ہیں، اس لئے پابندی مسئلے کا حل نہیں۔ ہم نے اپنا مطالبہ اعلیٰ حکومتی حلقوں تک پہنچا دیا ہے کہ ہماری جماعت سے فوری طور پر پابندی ختم کی جائے۔ مجھے امید ہے کہ کارکن بہت جلد جماعت سے پابندی کے خاتمے کی خوشخبری سنیں گے۔

خلافت راشدہ: شہید اسلام مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے بھائی مولانا محمد عالم طارق کے جماعتی کردار کے بارے میں کیا ارشاد فرمائیں گے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: مولانا محمد عالم طارق ہمارے عظیم قائد مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے بھائی ہونے کے ناطے سے ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ ہماری جماعت کے ہر کارکن کے لئے قابل صد احترام ہیں۔ پھر انہوں نے جو غیر مشروط طور پر اور بغیر کسی معاہدے کے جماعتی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ یہ ان کے خلوص کی نشانی ہے۔ اسی طرح پورے ملک میں انہوں نے ہمارے ساتھ تبلیغی دورے کئے ہیں بلاشبہ وہ اس نقطہ نظر پر قائم ہیں

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

جہاں تک جھنگ کے عوام کا تعلق ہے۔ جھنگ کے لوگوں نے مشن جھنگوی کی اشاعت کے لئے جو قربانیاں دی ہیں ہماری ماضی قریب کی تاریخ ان کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ جھنگ کے 7 سالہ بچے سے لے کر 82 سالہ بوڑھے تک نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ اس مشن کی پاداش میں ان کے گھر لوٹے گئے۔ عورتوں اور بچیوں کو زخمی کیا گیا۔ ہم کبھی بھی جھنگ کے لوگوں کی قربانیوں کو فراموش نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جھنگ کا ہر بچہ جو اس مشن سے وابستہ ہے، وہ ہمارے لئے قابل احترام ہے۔ جو لوگ مولانا محمد عالم طارق کو جماعت سے علیحدہ سمجھتے ہیں یا علیحدہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ انہیں بتانا چاہتا ہوں وہ کسی دشمن کی گیم کھیل رہے ہیں۔ جھنگ کے عوام ان کی سازشوں کو سمجھ چکے ہیں۔ اللہ کے فضل سے وہ کبھی بھی اپنی سازشوں میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ ہم نے مولانا محمد عالم طارق کے ساتھ مل کر عہد کیا ہے

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

خمینی نے اسلام دشمن نظریات کو فروغ دیا

خلفائے راشدین کو کافر کہنا اسلام دشمنی کی بدترین صورت ہے...... ایرانی پیشوا کو عالم اسلام کا رہبر کہنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

امین علی جانباز

پاکستان میں ہر سال 3 جون کو ایران کے مذہبی پیشوا خمینی کی برسی کے موقع پر قومی اور علاقائی اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے بڑے بڑے ایڈیشن شائع کرنے کا آغاز کئی سال پہلے ہوا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ ایرانی پیشوا کے عقائد و نظریات منظر عام پر آنے اور پاکستان کے اندر ایرانی خانہ ہائے فرہنگ اور کلچرل سنٹروں کے اثر و رسوخ میں کمی آجانے کی وجہ سے ایرانی شیعہ پیشوا کو عالم اسلام کا رہبر ثابت کرنے کی مہم بھی کافی حد تک کمزور ہو چکی ہے۔ لیکن پھر بھی بعض قومی اخبارات ہر سال خمینی کو عالم اسلام کا رہبر لکھ کر جمہور اہل اسلام کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی نام نہاد مذہبی سکالر اور عسکری ماہر کے لاحقہ کے حامل دانشور اب بھی ایرانی شیعہ پیشوا خمینی کو عالم اسلام کا رہبر ثابت کرنے کی ضد چھوڑنے پر تیار نہیں ہیں۔ اس سال چند قومی اخبارات میں ایسے مضامین شائع کرائے گئے ہیں جن میں ایرانی شیعہ پیشوا کو روحانیت کا صرمنیر اور اسلام کا علمبردار ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان متنازعہ مضامین کا جواب دینے کی بجائے خمینی کے عقائد و نظریات ان کی اپنی شائع شدہ کتابوں اور تحریروں کی روشنی میں پیش کر دیئے جائیں تاکہ خمینی کو عالم اسلام کا رہبر کہنے والے مسلمانوں کو خمینی کے اصلی چہرہ سے شناسائی ہو سکے۔ ایرانی پیشوا خمینی ایک شیعہ عالم اور مجتہد ہونے کیساتھ ساتھ اپنے خود ساختہ نظریہ ولایۃ الفقیہ کے مطابق امام غائب معصوم (امام مہدی) کے گویا قائم مقام بھی تھے۔ اس کیساتھ اس دور میں دنیا بھر کے شیعہ مذہب کے سب سے بڑے نمائندہ سمجھے جاتے تھے۔ بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ خمینی نے چونکہ ایرانی انقلاب کی بنیاد یہ نعرہ بنایا تھا کہ

لاشیعہ ولاسنیہ اسلامیہ اسلامیہ

اس لئے شائد خمینی اپنے پیش رو مجتہدین کی طرح متعصب ذہن نہ رکھتے ہوں اور صحابہ کرام خصوصاً شیخین پر سب وشتم کے قائل نہ ہوں گے۔ لیکن ان کی یہ غلط فہمی بھی ایرانی انقلاب کی کامیابی کے فوری بعد ہی دور ہو گئی تھی جب خمینی نے ہزاروں ایرانی نوجوانوں کو صرف اور صرف سنی (مسلمان) ہونے کی بنا پر تہ تیغ کر دیا تھا۔ اور سینکڑوں کی

پوری دنیا میں شیعہ نظریات کے فروغ کیلئے ایرانی دولت اور اسلحہ کا بے دریغ استعمال کیا گیا حتیٰ کہ خانہ کعبہ پر قبضہ کی ناپاک سازش کی گئی

تعداد میں حق پرست مسلمان علماء کو انقلاب دشمن ظاہر کر کے پاسداران انقلاب کے ذریعے قتل کیا گیا۔

اس کے علاوہ پوری دنیا میں شیعہ مذہب کی نشر واشاعت اور فروغ کیلئے ایرانی دولت اور اسلحہ کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ خانہ کعبہ پر قبضہ کرنے کی ناپاک سازش کی گئی۔ اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ خمینی نے بھی حضرات صحابہ کرام خصوصاً شیخین اور ان کے تمام رفقاء سابقین اولین صحابہ کرامؓ کے بارہ میں تقیہ کی لاگ لپٹ کے بغیر وہی عقیدہ ظاہر کیا اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے حکومتی ذرائع استعمال کئے جو ان کے سابق پیشواؤں کلینی اور مجلسی کی نقل کی ہوئی شیعوں کے آئمہ معصومین کی بیان کردہ روایات سے معلوم ہوا ہے۔ خمینی نے اپنی معرکۃ الآراء فارسی تصنیف کشف الاسرار کے ص 112 سے 120 تک اس موضوع پر بہت طویل اور مفصل کلام کیا جو یہاں پر مضمون کی طوالت سے بچنے کے لئے مختصر انداز میں بیان کی جاتی ہیں تاکہ قارئین خمینی کے نظریات اور عقائد سے کماحقہ واقف ہو سکیں۔

کئی نام نہاد مذہبی سکالر اور عسکری ماہر کے لاحقہ کے حامل دانشور اب بھی خمینی کو عالم اسلام کا راہبر ثابت کرنے کی ضد چھوڑنے پر تیار نہیں ہیں

ایرانی پیشوا خمینی کی

کتاب سے اقتباسات کا اردو ترجمہ

۱)...... شیخین ابوبکرؓ، عمرؓ اور ان کے رفقاء عثمانؓ، ابوعبیدہؓ وغیرہ دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے۔ صرف حکومت اور اقتدار کی طمع اور ہوس میں انہوں نے بظاہر اسلام قبول کرلیا تھا اور اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا تھا (یہ چپکا رکھنا خود خمینی صاحب کی تعبیر ہے، ان کے الفاظ "آنجاکہ سالہا در طمع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانیدہ بودند")...... (کشف الاسرار، ص ۱۱۳)

۲)...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت و اقتدار حاصل کرنے کا ان (شیخین) کا جو منصوبہ تھا اس کے لئے وہ ابتداء ہی سے سازش کرتے رہے اور انہوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنالی تھی۔ ان سب کا اصل مقصد اور مطمع نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت پر قبضہ کر لینا ہی تھا۔ اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کو کوئی سروکار نہیں تھا۔ (کشف الاسرار، ص ۱۱۳-۱۱۴)

۳)...... اگر بالفرض قرآن میں صراحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امامت و خلافت کے لئے حضرت علی کی نامزدگی کا ذکر بھی کر دیا جاتا تب بھی یہ لوگ ان آیات قرآنی اور خداوندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دست بردار ہونے والے نہیں تھے جس کیلئے انہوں نے اپنے آپ کو اسلام سے اور رسول اللہ سے چپکا رکھا تھا۔ اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جوداؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے اور فرمان خداوندی کی پرواہ نہ کرتے۔ (کشف الاسرار: ۱۱۳)

۴)...... قرآنی احکام اور خداوندی فرمان کے خلاف کرنا ان (شیخین) کیلئے معمولی بات تھی، انہوں نے بہت سے قرآنی احکامات کی مخالفت کی اور خداوندی فرمان کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس سلسلہ میں خمینی نے "مخالفتہائے ابوبکر بانص قرآنی" اور "مخالفتہائے عمر بانص قرآن" کے عنوانات قائم کرکے (اپنے خیال کے مطابق) ان کی مخالفت میں قرآن کی مثالیں بھی دی ہیں۔

(کشف الاسرار، ص ۱۵۵، ۱۹۹)

۵)۔۔۔ اگر وہ اپنا مقصد (حکومت و اقتدار) حاصل کرنے کے لئے قرآن سے ان آیات کو نکال دینا ضروری سمجھتے (جن میں امامت کے منصب پر حضرت علیؓ کی نامزدگی کا ذکر کیا گیا ہوتا) تو وہ ان آیتوں ہی کو قرآن سے نکال دیتے۔ وہ آیتیں ہمیشہ کیلئے قرآن سے غائب ہو جاتیں وہ توریت و انجیل کی طرح محرف ہو جاتا۔

(کشف الاسرار، ص:۱۱۴)

۶)۔۔۔ اگر وہ ان آیات کو قرآن سے نہ نکالتے، تب وہ یہ کر سکتے تھے اور یہی کرتے کہ ایک حدیث اس مضمون کی گھڑ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے لوگوں کو سنا دیتے کہ آخری وقت میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ امام و خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ شوریٰ سے طے ہوگا اور علی جن کو امامت کے منصب کیلئے نامزد کیا گیا تھا اور قرآن میں بھی اس کا ذکر کر دیا گیا تھا ان کو اس منصب سے معزول کر دیا گیا۔ (کشف الاسرار، ۱۱۴)

۷)۔۔۔ اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ان آیات کے بارے میں کہہ دیتے کہ یا تو خود خدا سے ان آیتوں کے نازل کرنے میں، یا جبرائیل یا رسول خدا سے ان کے پہنچانے میں اشتباہ ہو گیا۔ یعنی غلطی اور بھول ہو گئی......

(کشف الاسرار: ۱۹۹۔۱۲۰)

۸)۔۔۔ خمینی نے (حدیث قرطاس کا ذکر کرتے ہوئے) بڑے دردناک نوحے کے انداز میں (حضرت عمرؓ کے بارے میں) لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری وقت میں اس نے آپؐ کی شان میں ایسی گستاخی کی جس سے روح پاک کو انتہائی صدمہ پہنچا اور آپؐ دل پر اس صدمہ کا داغ لے کر رخصت ہوئے۔ اس موقع پر خمینی نے صراحت کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ دراصل اس کے باطل اور اندر کے کفر و زندقہ کا ظہور تھا۔ اس موقع پر خمینی کے الفاظ یہ ہیں:

"ایں کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ"

(کشف الاسرار: ۱۹۹)

۹)۔۔۔ اگر یہ (شیخین اور ان کی پارٹی والے) دیکھتے کہ قرآن کی ان آیات کی وجہ سے (جن میں امامت کے لئے حضرت علیؓ کی نامزدگی کی گئی ہوتی) اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے ہم حصول حکومت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسلام کو ترک کرکے اور اس سے کٹ کر ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ تو یہ ایسا ہی کرتے اور (ابوجہل اور ابولہب کا موقف اختیار کرکے) اپنی پارٹی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو جاتے۔

(کشف الاسرار، ص:۱۱۴)

۱۰)۔۔۔ عام صحابہؓ کا حال یہ تھا کہ یا تو وہ ان کی (شیخین کی) خاص پارٹی میں شریک و شامل، ان کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہم نوا تھے۔ یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے۔ اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے میں جرأت و ہمت نہیں تھی۔

(کشف الاسرار، ص ۱۹۹۔۱۲۰)

خمینی کے بیانات جو ان کی کتاب "کشف الاسرار" کے حوالے سے سطور بالا میں آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ ان کے سامنے آ جانے کے بعد اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرات شیخینؓ اور ان کے خاص رفقاء سابقین اولین صحابہ کرامؓ کے بارہ میں ان کا عقیدہ بھی وہی ہے جو کلینی اور مجلسی کی نقل کی ہوئی روایات سے معلوم ہوا تھا کہ یہ سب (معاذ اللہ) کافر و منافق ایمان سے قطعی محروم خالص دنیا پرست تھے۔ صرف حکومت اور اقتدار کی طمع میں انہوں نے منافقانہ طور پر صرف زبان سے اسلام قبول کر لیا تھا۔ باطن میں وہ اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے دشمن تھے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ

"متفقہ فیصلہ از مولانا منظور احمد نعمانی"

اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ایرانی پیشوا کے نظریات ملاحظہ فرمائیں۔

"اب تک کے سارے رسول، جن میں حضرت محمدؐ بھی شامل ہیں۔ دنیا میں عدل کے اصولوں کی تعلیم کیلئے آئے، لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے، حتیٰ کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانیت کی اصلاح اور مساوات قائم کرنے آئے تھے اپنی زندگی میں نہ کر سکے...... وہ واحد ہستی جو یہ کارنامے انجام دے سکتی ہے اور دنیا سے بدیانتی کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ امام مہدی کی ہستی ہے۔"

(بحوالہ تعمیر حیات لکھنؤ، 10 اگست 1980)

"خمینی نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ ایران عراق جنگ میں ایرانیوں کی جرأت تاریخ ساز ہے۔ ایرانی افواج کا مقابلہ دنیا کی کوئی فوج نہیں کر سکتی۔ روح اللہ خمینی نے واضح کیا کہ شوق شہادت میں ایرانیوں نے جتنی قربانیاں پیش کی ہیں۔ اس کی کوئی مثال نہیں، عراق کے ساتھ لڑائی میں ایرانی افواج نے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صحابہؓ نے بھی ایسی قربانیاں پیش نہیں کیں، کیونکہ کفار کے ساتھ لڑائی میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفقاء کو بلاتے تو حیلے بہانے کرتے تھے، جبکہ میری افواج اشارہ ابرو پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتی ہیں۔" (خطبہ جمعہ قم ایران بحوالہ روزنامہ جنگ، کراچی ۱۲ نومبر 1982ء)

خمینی کی ایک تقریر پر مشتمل یہ رسالہ فرانس کی خود ساختہ جلا وطنی کے دوران فرانس ہی سے فارسی زبان میں طبع ہوا، اس تاریخی خطاب میں خمینی کا ایک یادگار جملہ ملاحظہ ہو۔

"دنیا کی اسلامی اور غیر اسلامی طاقتوں میں ہماری قوت اس وقت تک تسلیم نہیں ہو سکتی جب تک مکہ اور مدینہ پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا۔ چونکہ یہ علاقہ مہبط الوحی اور مرکز اسلام ہے۔ اس لئے اس پر ہمارا قبضہ و تسلط ضروری ہے۔۔۔ میں جب فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا تو سب سے پہلے میرا یہ کام ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر پڑے ہوئے دو بتوں (ابوبکرؓ، عمرؓ) (معاذ اللہ) کو نکال کر باہر کر دوں گا۔ (خطاب بہ جوانان)

عالم اسلام کا ہر فرد اس وقت ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے جب ہر سال حج کے موقع پر اخبارات کی شہ سرخیوں میں یہ بات نظر آتی ہے کہ!

☆ دس ہزار ایرانیوں کا خانہ کعبہ کے سامنے مظاہرہ

☆ کئی ہزار ایرانی خواتین اور مردوں نے مسجد نبوی کے سامنے امریکہ مردہ باد کے نعرے لگائے۔

☆ تین سو ایرانیوں کو حج کے موقع پر نعرہ بازی کے جرم میں سعودی عرب سے نکال دیا گیا۔

☆ ایک لاکھ ایرانیوں نے خانہ کعبہ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ (ستمبر 1984ء، جنگ)

"ایرانی انقلاب کے قائد آیت اللہ روح اللہ خمینی نے پاکستانی عوام پر زور دیا کہ پاکستان کی موجودہ حکومت چونکہ امریکی مفادات کی علمبردار ہے۔ اس لئے عوام کو چاہیے کہ جنرل ضیاء الحق کی حکومت کا تختہ الٹ دیں۔"

(از: تہران ٹائمز، بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی)

خمینی کی کتاب "الحکومۃ الاسلامیہ" ان کے برپا کئے ہوئے اس انقلاب کی مذہبی و فکری بنیاد ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو صفحات کی اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بارھویں اور آخری امام (مہدی منتظر) کی غیبت کبریٰ کے اس زمانے میں جس پر ہزار سال سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ فقہاء یعنی شیعہ مجتہدین کا حق بلکہ ان کی ذمہ داری اور ان کا فرض ہے کہ وہ امام آخر الزمان (امام غائب) کے نائب اور قائم مقام کی حیثیت سے حکومت کا نظام اپنے ہاتھ میں لینے کی جدوجہد کریں اور جب ان

CS CamScanner

مجتہدین میں کوئی ایسا فرد جو اس کی اہلیت و صلاحیت رکھتا ہو اس مقصد کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور جدوجہد کرے تو وہ معاشرے اور حکومت سے متعلق معاملات میں امام ہی کی طرح بلکہ خود نبی و رسول کی طرح واجب الاطاعت ہوگا۔

خمینی نے اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے "الحکومت الاسلامیہ" میں لکھا ہے۔

"ہمارے امام مہدی کی غیبت کبریٰ پر ایک ہزار سال سے زیادہ گزر چکے اور ہوسکتا ہے کہ ہزاروں سال اس وقت کے آنے سے پہلے اور گزر جائیں جب مصلحت کا تقاضا ان کے ظہور کا ہو اور وہ تشریف لائیں۔ (ص 26)

اسی کتاب میں ولایۃ الفقیہ کا عنوان قائم کرکے خمینی نے لکھا ہے:

"اور جب کوئی فقیہ (مجتہد) جو صاحب علم ہو عادل ہو حکومت کے تشکیل و تنظیم کے لئے اٹھ کھڑا ہو تو اس کو معاشرے کے معاملات" میں سارے اختیارات حاصل ہوں گے جو نبی کو حاصل تھے اور سب لوگوں پر اس کی سمع و اطاعت واجب ہوگی۔ اور یہ صاحب حکومت فقیہ و مجتہد حکومتی نظام اور عوامی و سماجی مسائل کی نگہداشت اور امت کی سیاست کے معاملات میں اسی طرح مالک و مختار ہوگا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین علی علیہ السلام مالک و مختار تھے۔" (ص ۴۹)

نیز اسی کتاب میں آگے خمینی نے ایک موقع پر یہ تحریر فرمایا ہے:

"فقہا (یعنی مجتہدین) آئمہ معصومین کے بعد اور ان کی غیبت کے زمانے میں رسول خدا کے نائب ہیں اور وہ مکلف ہیں ان سب امور و معاملات کی انجام دہی کے جن کی انجام دہی کے مکلف آئمہ علیہم السلام تھے۔" (ص ۷۵)

خمینی نے اسی کتاب الحکومۃ الاسلامیہ میں ایک جگہ آئمہ کی تعلیمات اور ان کے احکامات کے بارے میں لکھا ہے:

ترجمہ: "ہمارے آئمہ معصومین (بارہ اماموں) کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کی مثل ہیں، وہ کسی خاص طبقے کے اور خاص دور کے لوگوں کیلئے مخصوص نہیں ہیں وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کیلئے ہیں اور تا قیام قیامت ان کی تعمیل اور ان کا اتباع واجب ہے۔ (ص: ۱۱۳)

اپنے آئمہ معصومین کے بارے میں خمینی کے یہ چند معتقدات صرف "الحکومۃ الاسلامیہ" سے پیش کئے گئے ہیں — اس کے بعد ہم خمینی اور اثنا عشریہ کے ایک دوسرے اہم اور بنیادی عقیدے پر گفتگو کرتے ہیں۔

جو شخص شیعہ اثنا عشریہ کے مذہب سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہوگا وہ اتنا ضرور جانتا ہوگا کہ اس مذہب کی بنیاد ہی اس عقیدے پر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ ہی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو اپنے بعد امت کے لئے خلیفہ و جانشین اور امت کا دینی اور دنیاوی امام اور سربراہ نامزد فرمایا تھا اور انہی کی نسل میں سے گیارہ اور حضرات کو بھی قیامت تک کے لئے اسی طرح امام نامزد فرمایا تھا...... اور اس سلسلہ میں آپ نے آخری اور انتہائی درجہ کا اہتمام یہ فرمایا کہ حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر ایک میدان کو صاف کرنے کا حکم دیا اور اپنے لئے ایک منبر تیار کرایا اس کے بعد خصوصی اعلان اور منادی کے ذریعے اپنے تمام رفقائے سفر کو (جن میں مہاجرین اور انصار اور دوسرے افراد سب شامل تھے اور ہزاروں کی تعداد میں تھے) اس میدان میں جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ جب سب جمع ہوگئے تو آپؐ نے منبر پر کھڑے ہوکر حضرت علی مرتضیٰ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھایا.... تاکہ سب حاضرین دیکھ لیں کہ آپؐ نے اپنے بعد کے لئے ان کے خلیفہ و جانشین اور امت کے دینی و دنیوی سربراہ امام اور ولی الامر (یعنی حاکم و فرمانروا) ہونے کا اعلان فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ میری تجویز نہیں ہے بلکہ اللہ کا حکم ہے اور میں اس حکم خداوندی کی تعمیل ہی میں یہ اعلان کر رہا ہوں۔ پھر آپ نے سب حاضرین سے اس کا اقرار اور عہد لیا......

اس سلسلہ کی مذہب شیعہ کی مشہور ترین روایات میں یہ بھی ہے کہ اس موقع پر آپ نے خصوصیت سے شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما) سے فرمایا کہ تم "السلام علیکم یا امیر المومنین" کہہ کر علی کو سلامی دو اور چنانچہ ان دونوں نے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسی طرح سلامی دی۔ (غدیر خم کے اس واقعے یا افسانے) کے بارے میں کتب شیعہ کی وہ روایات اور ان کے آئمہ معصومین کے وہ ارشادات جن میں پوری تفصیل سے وہ سب کچھ بیان کیا گیا ہے۔ علامہ فاروقی شہید کی کتاب "خمینی ازم اور اسلام" میں ملاحظہ فرمایئے۔

کتب شیعہ کی روایات جن کی خمینی نے اپنی کتاب کشف الاسرار میں تائید کی ہے۔ ان میں یہ بھی ہے کہ غدیر خم کے اس اعلان اور صحابہؓ کے اس اجتماعی عہد و اقرار کے قریباً 80 دن کے بعد ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو (معاذ اللہ) ابوبکرؓ و عمرؓ اور ان کے رفقاء سازش کرکے رسول اللہؐ کے قائم کئے ہوئے اس نظام کو جو آپ نے اپنے بعد قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کیا تھا مسترد اور ملیامیٹ کردیا اور اپنے عہد و اقرار سے منحرف ہوکر حضرت علیؓ کی بجائے ابوبکرؓ کو آپؐ کا خلیفہ و جانشین اور امت کا سربراہ بنادیا۔

"الحکومۃ الاسلامیہ" میں "الولایۃ التکوینیۃ" کے زیر عنوان خمینی نے تحریر فرمایا ہے۔

فان للامام مقاما محمودا درجۃ سامیۃ وخلافۃ تکوینیۃ تخضع لولایتہا وسیطرتہا جمیع ذرات الکون. (ص ۵۲)

ترجمہ: "امام کو وہ مقام محمود اور وہ بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم واقتدار کے سامنے سرنگوں اور تابع فرمان ہوتا ہے۔"

اس وقت ہمارا مقصد خمینی اور اس کے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد سے ناواقفوں کو صرف واقف کرانا ہے۔ ان کے بارے میں بحث و تنقید اس وقت ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ تاہم یہاں عرض کردینا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ جمہور امت مسلمہ کے نزدیک یہ شان صرف اللہ تعالیٰ کی ہے کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر اس کی حکومت اور فرمانروائی ہے اور ساری مخلوق اس کے تکوینی حکم کے سامنے سرنگوں اور تابع فرمان ہے۔ یہ شان کسی نبی و رسولؑ کی بھی نہیں۔ قرآن پاک کی بیشمار آیات میں اس کا اعلان فرمایا گیا ہے۔ لیکن خمینی اور ان کے فرقہ اثنا عشریہ کا عقیدہ اور ایمان یہی ہے کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر حکومت و اقتدار ان کے آئمہ کو حاصل ہے۔

اسی عنوان "الولایۃ التکوینیۃ" کے تحت اور اسی سلسلہ کلام میں خمینی آگے لکھتا ہے!

"اور ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ) کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے معصومین کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (ص ۵۲)

آئمہ اس عالم کی تخلیق سے پہلے مرکز انوار و تجلیات تھے جو عرش الٰہی کو محیط تھے۔ ان کے درجہ اور مقام قرب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اسی عنوان "الولایۃ التکوینیۃ" کے تحت اسی سلسلہ کلام میں آگے خمینی نے تحریر کیا ہے:

"اور جو روایات و احادیث (یعنی شیعی روایات و احادیث) ہمارے سامنے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اعظمؐ اور آئمہ (بارہ امام) اس عالم کے وجود میں آنے سے پہلے انوار و تجلیات تھے پھر اللہ تعالیٰ نے

CamScanner

ان کو اپنے عرش معلیٰ کے گرداگرد کردیا اور ان کو وہ مرتبہ اور مقام عطا فرمایا جس کو بس اللہ ہی جانتا ہے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔" (ص: ۵۲)

سہو و نسیان اور کسی وقت کسی معاملہ میں غفلت کا امکان بشریت کے لوازم میں سے ہے۔ انبیاء علیہم السلام بھی اس سے محفوظ نہیں۔ قرآن مجید میں بھی متعدد انبیاء علیہم السلام کے سہو و نسیان کے واقعات ذکر فرمائے گئے ہیں، لیکن خمینی آئمہ کے بارے میں فرماتا ہے:

"ان (آئمہ) کے بارے میں سہو یا نسیان غفلت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔" (ص: ۹۱)

"اور ہم ولایت (امامت) پر عقیدہ رکھتے ہیں اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی کیلئے ضروری تھا کہ وہ اپنے بعد کے لئے خلیفہ متعین اور نامزد کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔"

(الحکومۃ الاسلامیہ ۳۰ ص ۱۸)

"اور اپنے بعد کے لئے خلیفہ کو نامزد کردینا ہی وہ عمل تھا جس سے آپ کے فریضہ رسالت کی ادائیگی کی تکمیل ہوئی۔" (ص: ۹۱)

یہی بات خمینی نے اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ دوسری جگہ ان الفاظ میں فرمائی ہے:

"اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد کے لئے خلیفہ نامزد نہ کرتے تو سمجھا جاتا کہ امت کو جو پیغام پہنچانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے ذمہ کیا گیا تھا، وہ آپ نے نہیں پہنچایا اور رسالت کا فریضہ ادا نہیں کیا۔" (ص: ۴۳)

خمینی نے ان عبارتوں میں جو کچھ لکھا ہے اس کی بنیاد ایک روایت پر ہے۔ اس روایت کا مضمون معلوم ہونے کے بعد ہی خمینی کی ان عبارتوں کا پورا مطلب سمجھا جاسکتا ہے۔ یہاں اس کا صرف اتنا بیان کرنا کافی ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم ملا کہ اپنے بعد کے لئے علی کی امامت و خلافت کا اعلان کردیں تو آپ کو یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر میں نے ایسا اعلان کیا تو بہت سے مسلمان مرتد اور میرے خلاف ہو جائیں گے اور مجھ پر تہمت لگائیں گے کہ یہ کام میں علی کے ساتھ اپنی قرابت اور رشتہ داری کی وجہ سے کررہا ہوں۔ اللہ کی طرف سے اس کا حکم نہیں آیا ہے۔ اس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس حکم پر نظرثانی فرمائی جائے اور یہ اعلان نہ کرایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی کہ:

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الایہ

جس کا حاصل یہ ہے کہ

"اے ہمارے رسولؐ جو کچھ آپؐ پر آپؐ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ آپؐ لوگوں کو پہنچادیں اور اعلان کردیجئے اور اگر آپؐ نے ایسا نہیں کیا تو آپؐ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور فریضہ رسالت ادا نہیں کیا۔"

چنانچہ اس کے بعد ہی آپ نے غدیر خم کے مقام پر وہ اعلان کیا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دھمکی بھی دی گئی تھی کہ اگر تم نے علی کی خلافت و امامت کا یہ اعلان نہیں کیا تو ہم تم پر عذاب نازل کریں گے۔ (نعوذ باللہ)

خمینی لکھتا ھے "اپنے بعد کے لئے خلیفہ کو نامزد کردینا ھی وہ عمل تھا جس سے آپؐ کے فریضہ رسالت کی ادائیگی کی تکمیل ھوئی ھے

الغرض خمینی کی مندرجہ بالا عبارتوں میں ان ہی روایات کی بنیاد پر فرمایا گیا ہے کہ اگر آپ اپنے بعد خلیفہ نامزد نہ کرتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ آپ نے رسالت کا حق اور نہ فریضہ ادا نہیں کیا۔

ناظرین کرام! خمینی کی اس سلسلہ کی چند مزید تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

"اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے وحی کے طور پر کلام فرمایا اور اس میں یہ حکم دیا کہ جو شخص ان کے بعد ان کا خلیفہ و جانشین ہوگا اور حکومت کا نظام چلائے گا اس کے بارے میں اللہ کا جو حکم ان پر نازل ہوا ہے وہ لوگوں کو پہنچادیں اور اس کی تبلیغ اور اعلان کردیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اور خلافت کیلئے امیر المومنین (علی) کو نامزد کردیا۔ (ص: 83)

آگے اسی کتاب میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

"اور حجۃ الوداع میں غدیر خم کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اپنے بعد کیلئے حکمران نامزد کردیا اور اسی وقت سے قوم کے دلوں میں مخالفت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔" (الحکومۃ الاسلامیہ ۱۳۱)

"اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کے لئے امیر المومنین (علی) کو لوگوں پر حاکم اور والی کی حیثیت سے نامزد کردیا اور پھر امامت و ولایت کا یہ منصب ایک امام سے اگلے امام کی طرف برابر منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ انچہ القائم یعنی امام غائب مہدی تک پہنچ کر یہ سلسلہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔" (ص: ۹۸)

کیا کسی بھی ایسے شخص کو جس کو اللہ نے عقل و فہم سے بالکل ہی محروم نہ کردیا ہو، اس میں شبہ ہوسکتا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلافت و امامت کے لئے حضرت علیؓ کی نامزدگی کا وہ عقیدہ رکھتا ہو جو خمینی نے اپنی ان عبارتوں میں ظاہر کیا ہے (اور جو شیعیت کی اساس و بنیاد ہے) یقیناً اس کی رائے اس کا عقیدہ شیخین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عام صحابہ کرامؓ کے بارے میں بھی وہی ہوگا جو مذہب شیعہ کی مستند کتابوں کی روایات اور ان کے آئمہ کے ارشادات کے حوالہ سے اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ معاذ اللہ انہوں نے غداری کی اور وہ مرتد اور منافق و جہنمی ہوگئے —

آپ نے غور کیا؟ کہ خمینی اور شیعہ کے اس عقیدہ و نظریہ سے عقیدہ ختم نبوت پر چھری نہیں چل جاتی ہے؟ ایک مختصر سی روایت یہاں اور پڑھ لی جائے۔ شیعہ حضرات اس سلسلہ میں کی "اصح الکتب" اولجامع الکافی کے آخری حصہ "کتاب الروضہ" میں ان کے پانچویں امام ابوجعفر یعنی امام باقر (علیہ السلام) کا یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے۔

"رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب لوگ مرتد ہوگئے سوائے تین کے راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ وہ تین کون تھے؟ تو انہوں نے فرمایا مقداد بن الاسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی۔ ان پر اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکات۔ (ص: ۱۱۵ طبع لکھنؤ)

خمینی کی دوسری کتاب "تحریر الوسیلہ" یہ غالباً ان کی سب سے بڑی تصنیف ہے اس کا موضوع فقہ ہے وہ بڑی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں ہے، ہر جلد کے صفحات ساڑھے چھ سو کے قریب ہیں۔ یہ بلاشبہ اپنے موضوع پر بڑی جامع اور مبسوط کتاب ہے۔ طہارت یعنی استنجا اور غسل و وضو سے لے کر وراثت تک کے تمام فقہی ابواب پر حاوی ہے۔

خمینی کے جو نظریات و معتقدات ان کی کتابوں کے

مطالعہ سے معلوم ہوئے ہیں۔ وہ انہی کی عبارتوں اور انہی کے الفاظ میں ان صفحات میں ناظرین کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔۔۔ مقصد صرف یہ ہے کہ جو حضرات نہیں جانتے اور اس لاعلمی کی وجہ سے ان کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ وہ جان لیں۔

"تحریر الوسیلہ" جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ایک عنوان ہے:

القول فی مبطلات الصلوۃ

"یعنی ان چیزوں کا بیان جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور ٹوٹ جاتی ہے۔"

اس عنوان کے تحت دوسرے نمبر پر مسئلہ لکھا گیا ہے:

"دوسرا عمل جو نماز کو باطل کر دیتا ہے وہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھنا ہے۔ جس طرح ہم شیعوں کے علاوہ دوسرے لوگ کرتے ہیں، ہاں تقیہ کی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں (یعنی از راہ تقیہ یہ بالکل جائز ہے)۔" (تحریر الوسیلہ جلد اول ص ۱۸۶)

اسی سلسلہ میں نمبر ۹ پر تحریر فرمایا ہے:

"اور نویں چیز جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے وہ ہے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد بالقصد آمین کہنا البتہ تقیہ میں جائز ہے کوئی مضائقہ نہیں۔" (تحریر الوسیلہ جلد اول ص ۱۹۰)

متعہ مذہب شیعہ کا مشہور مسئلہ ہے۔ خمینی نے تحریر الوسیلہ کتاب النکاح میں قریباً چار صفحے میں متعہ سے متعلق جزئی مسائل لکھے ہیں۔ ان میں کئی مسئلے خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ لیکن بخوف طوالت اس باب کا صرف ایک آخری مسئلہ ہی نذر قارئین کیا جاتا ہے۔ خمینی نے اسی مسئلہ پر متعہ کے بیان کو ختم فرمایا ہے:

"زنا کار عورت سے متعہ کرنا جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ خصوصاً جبکہ وہ مشہور پیشہ ور جسم فروش زانیات میں سے ہو اور اگر اس سے متعہ کرے تو چاہیے کہ اس کو بدکاری کے اس پیشہ سے منع کرے۔"

(تحریر الوسیلہ جلد دوم ص ۲۹۲)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ خمینی نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ

"متعہ کم سے کم مدت کے لئے بھی کیا جا سکتا ہے (مثلاً ایک رات یا ایک دن اور اس سے کم وقت یعنی صرف ایک دو گھنٹے کے لئے بھی کیا جا سکتا ہے) لیکن بہر حال مدت اور وقت کا تعین ضروری ہے۔"

(تحریر الوسیلہ ج ۲ ص ۲۹۰)

جیسا کہ عرض کیا تھا یہ مسائل بہر حال فروعی ہیں، ان کی وہ اہمیت نہیں ہے جو اصول اور معتقدات کی ہے، تاہم ان کے مطالعہ سے بھی خمینی کی شخصیت اور مذہبی حیثیت کو سمجھنے میں ان حضرات کو مدد ملے گی جو سمجھنا چاہیں گے۔

واللہ الهادی وهو ولی التوفیق

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خمینی بھی دوسرے شیعہ مجتہدین و ذاکرین کی طرح وہی نظریات رکھتے ہیں۔ جو ان کے مذہب کی بنیادی کتابوں میں درج ہیں۔ ان میں سے تین اصول سب سے اہم ہیں جن کی وجہ سے علماء کرام نے تمام روافض کو کافر کہا ہے۔

۱)۔۔۔ عقیدہ تحریف قرآن

۲)۔۔۔ نظریہ امامت

۳)۔۔۔ سب شیخین

موجودہ حالات میں کچھ لوگ سیاسی مفادات یا اپنی روایتی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے شعوری یا غیر شعوری طور پر ایسے کام کرنے سے بھی گریز نہیں کر رہے ہیں جن آنے والی نسلوں کو ایک بار پھر حق اور باطل کی تمیز قائم کرنے کیلئے بہت بڑی جدوجہد اور قربانی دینا پڑے گی۔ اس سلسلہ میں خمینی کی 16 ویں یوم وصال پر ایک کانفرنس کیلئے جاری شدہ دعوت نامہ کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا ہے۔ اس دعوت نامہ کا عکس پیش کیا جاتا ہے۔

خانہ فرہنگ ایران اور انجمن پاک ایران دوستی کے مشترکہ اہتمام سے
دنیائے اسلام کے عظیم مفکر، اتحاد امت کے داعی دنیا میں پہلی اسلامی جمہوری مملکت کے بانی
آیت اللہ العظمیٰ سید روح اللہ الموسوی الخمینی رحمۃ اللہ علیہ کی 16 ویں یوم وصال پر

حضرت امام خمینی کانفرنس

2 جون 2005ء بروز جمعرات 3:00 بجے شام ہالیڈے ان اسلام آباد ہوٹل

ممتاز شخصیات علماء مشائخ خطاب فرمائیں گے

مہمان خصوصی قائد جمعیت و قائد حزب اختلاف **مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ**

آپ سے شرکت کی استدعا ھے

برائے رابطہ

مہرداد روز خشدے ڈائریکٹر جنرل خانہ فرہنگ ایران فون 4842530 **احسان کبریا صدر دائرہ** فون 5564637	**ڈاکٹر غضنفر مہدی** صدر انجمن ایران دوستی فون 9211212	**علی اور جی** ثقافی قونصلر ایران فون 2827938

دعوت نامہ کو آپ نے بغور پڑھ لیا ہوگا۔ کیا آپ نے محسوس کیا ہے کہ شیعہ نے کسی بھی موقع پر اپنے مذہبی عقائد و نظریات کے پرچار کے لئے کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ چاہے مہمان خصوصی ان کے نظریات کے مخالف ہی ہوں۔

اس دعوت نامہ میں لکھا ہے کہ "دنیا میں پہلی اسلامی جمہوری مملکت کے بانی" اس ایک جملہ سے خلفاء راشدین کے سنہری دور کی نفی نہیں ہو جاتی ہے؟ کیا مولانا فضل الرحمٰن اس جملہ کی تائید کریں گے؟

کاش ہمارے علماء کرام شیعہ کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کو سمجھ جائیں۔

ختم نبوت و شرف صحابیت کانفرنس

(رپورٹ: محمد عابد معاویہ کلورکوٹی) مدرسہ حنفیہ خلفاء راشدین پرکوک ضلع میانوالی کے زیر اہتمام ختم نبوت و شرف صحابیت کانفرنس ہوئی۔ نعتیہ کلام راؤ عبدالرؤف نے پیش کیا۔ محمد محمد اعجاز آف گوجرانوالہ نے بیان فرمائی۔ ڈاکٹر عبدالعلیم صدر پوری، مولانا عبدالحمید خالد مولانا محمد اکرم عابد نے خوبصورت خطاب سے عوام کو محظوظ کیا۔ آخری خطاب حضرت مولانا قاری عطاء الرحمٰن شہباز فاروقی نے فرمایا۔ جناب محمد اصغر ندیم نے کانفرنس کے انتظامات کا اہتمام کیا۔

امتِ مسلمہ کو انتشار کا شکار کرنے والے گروہ کے خطرناک
عقائد و نظریات کی نشاندہی کرنے والی انوکھی کتاب

نقاب کشائی

زیرِ اہتمام
بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز
فیصل آباد

مولف: سید ابوالحسن فیضی رحمۃ اللہ علیہ

سابق شیعہ ذاکر کی زندگی کی پہلی اور آخری کتاب

عمدہ کاغذ | خوبصورت طباعت | بہترین کتابت | ہدیہ: 50 روپے | صفحات: 100 سے زائد

اہم عنوانات

☆ شیعہ مذہب چھوڑنے کی کہانی
☆ شیعہ مذہب اور قرآن
☆ قرآن میں انسانی کلام کے اضافہ کی شیعہ روایات
☆ قرآنی الفاظ بدل جانے کی شیعہ روایات
☆ علماء شیعہ کے تین اقرار
☆ شیعہ کے اصلی دینی ماخذ
☆ کتاب علی، شب قدر کی کتاب، نجوم یا جوتش، وحی حقانی
☆ روافض کے مقابلے میں صحیح موقف
☆ فقہ جعفری کی حیثیت
☆ فقہ جعفری کی جھلکیاں
☆ حرمت مصاہرت
☆ نکاح کے معاملہ میں صرف ایک پابندی
☆ باب ستر عورت
☆ زنا کی حد
☆ تاریخ فقہ جعفری
☆ مسئلہ زکوٰۃ و عشر

ناشر: اشاعت المعارف فیصل آباد (پاکستان)

CamScanner

فرقہ وارانہ فسادات کی تاریکی کو قرآن کی روشنی سے ختم کیجیے

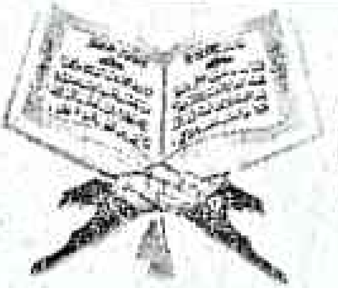

حافظ مہر محمد علی مدہیانوالوی

"اے ایمان والو! اللہ سے کما حقہ ڈرو اور مرتے دم تک مسلمان رہو اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامو اور فرقے فرقے نہ ہو۔" (پ ۴، ع ۲)

"جس نے دین میں نئی بات ایجاد کی وہ مردود ہے۔" ارشاد نبویؐ ہے: جس نے میری سنت کو چھوڑا وہ مجھ سے نہیں۔" (مشکوٰۃ، ص ۲۷)

فرقہ پرستی

اللہ وحدہ لاشریک لہ اور خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقوق وصفات میں دوسروں کو شریک کرنا شخصیات اسلام کی محبت یا دشمنی میں حد سے بڑھنا اور خود ساختہ رسموں یا نظریات کو دین بنالینا فرقہ پرستی ہے۔ ان سے روکنا فرقہ واریت نہیں بلکہ قرآن وسنت اور خیر امت کے خلاف چلنے والوں کو پالنا اور پرسنل لاء کے تحت سند جواز مہیا کرنا بڑا گناہ ہے۔ خدا فرماتا ہے: واتقوہ اس (کی نافرمانی) سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہو گئے گروہ گروہ۔ ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے۔ پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ چکھاتا ہے۔ جبھی ان میں ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیئے کی ناشکری کریں۔ (پ ۲۱ ع کنز الایمان)

اس ترجمہ سے پتہ چلا کہ غیر خدا کو غائبانہ مافوق الاسباب پکارنا شرک ہے۔

۲)۔۔۔ وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں وکانوا شیعا اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوب تمہیں ان سے کوئی علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالہ ہے۔ (پ ۸ ع ۷ کنز)

۳)۔۔۔ پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا۔ (پ ۱۶، ع ۸ کنز)

یہی قرآن مکمل اور راہِ ہدایت ہے

۱)۔۔۔ اس قرآن میں کوئی شک نہیں متقین کا راہنما ہے جو ان دیکھے حقائق پر ایمان لاتے نماز کی پابندی کرتے اور ہمارے عطا کئے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں، آپ پر اور آپ سے پہلی اتاری ہوئی وحی پر ایمان لاتے اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ اور کامیاب ہیں۔ (پ ۱ ع ۱)

۲)۔۔۔ بیشک یہ قرآن سیدھی پختہ راہ پر چلاتا ہے۔ (پ ۱۵، ع ۲)

۳)۔۔۔ یہ قرآن ہم نے ہی اتارا ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (پ ۱۴، ع ۱)

۴)۔۔۔ اس معزز کتاب میں باطل آگے اور پیچھے سے آ ہی نہیں سکتا یہ حکمت والے قابل تعریف خدا کا اتارا ہوا ہے۔ (پ ۲۴ ع ۱۸)

۵)۔۔۔ یہ ہے بابرکت کتاب جو ہم نے اتاری تو تم اس کے پیچھے چلو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (پ ۸ ع ۷)

۶)۔۔۔ اہل کتاب اور عربوں میں سے کچھ لوگ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار کافر ہی کرتے ہیں۔ (پ ۲۱۔ ع ۱)

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کو ماننا ایمان ہے اپنی مرضی اور نظریہ کے خلاف کسی آیت کا انکار کفر ہے۔

جامعین وناشرین قرآن خلفاء راشدین نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو کوئی اسے کم وبیش اور تحریف شدہ مانے اور ایسی ایسی سینکڑوں روایات کو سچ جانے وہ مسلمان نہیں۔

آیئے اس سچے قرآن کریم سے اپنے عقائد واعمال کا موازنہ کریں۔ کلمہ طیبہ ﴿لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ﴾ (پ ۲۶) اس میں کمی بیشی نہ کریں۔ پھر شرک سے پاک توحید الٰہی۔ بدعت سے پاک سنت نبوی (علی صاحبہا السلام) نفرت سے پاک تمام صحابہ واہل بیت آئمہ مجتہدین اور اولیاء کرام سے محبت قرآن سے حاصل کریں تو ہم سب مسلمان ایک قوم کفار پر سخت باہم مہربان اور ایک دوسرے کے محبوب بن جائیں گے اور اس آیت کا مصداق ہوں گے۔"

"اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت اسلام کو یاد کرو جبکہ تم دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی تو اس نعمت کے صدقے بھائی بھائی ہو گئے ہو۔" (پ ۴ ع ۲)

اور اس آیت کی زد میں نہ آئیں گے۔

وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون

"بہت سے لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں مگر اس کے ساتھ شرک بھی کرتے رہتے ہیں۔" (پ ۱۳ ع ۶)

اللہ کی شان وصفات

۱)۔۔۔ سبھی تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بہت بڑا مہربان انتہائی رحم والا بدلے کے دن کا مالک ہے ہم (مسلمان) صرف تجھی کو پوجتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلا جو ان لوگوں (انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین) کی راہ ہے جن پر تو نے انعام فرمایا، ان لوگوں کی راہ نہیں جن پر غضب ہوا اور وہ گمراہ ہو گئے (یہود ونصاریٰ جن کی ہم فخر سے نقالی کرتے ہیں) فاتحہ

۲)۔۔۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا۔ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔۔۔۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت دینے والا، عظمت والا، تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔ وہی ہے اللہ بنانے والا۔ پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا۔ اسی کے ہیں سب اچھے نام اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔ (پ ۲۸، ع ۶ کنز)

۳)۔۔۔ کیا اللہ بہتر ہے یا ان کے خود ساختہ شریک۔ یا وہ جس نے آسمان وزمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا۔ ہم نے اس سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اگاتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ بلکہ یہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں یا جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کیلئے لنگر بنائے اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں۔

بے بس لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کرتا ہے برائی اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے؟ بہت ہی کم دھیان کرتے ہو۔ (پ ۲۰ ع ۱ کنز)

۴)...... اور تم طور کی جانب مغرب میں نہ تھے جبکہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو رسالت کا حکم بھیجا اور اس وقت تم حاضر نہ تھے...... اور نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم رسول بنانے والے ہوئے (تو ہم نے آپ کو علم دیا)۔ (پ ۲۰ ع ۸ کنز)

غیب کی 5 خاص باتیں

بیشک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہی مینہ برساتا ہے اور وہی یہ جانتا ہے کہ حمل میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل اس کے نصیب میں کیا ہے اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور باخبر ہے۔ (پ ۲۱ ع ۱۳)

مقبول دہلوی ترجمہ کے بعد حاشیہ میں لکھتا ہے:

''کہ یہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جن پر سوائے خدائے تعالیٰ کے نہ کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہے اور نہ کوئی رسول و نبی (از جعفر صادق) نہج البلاغہ میں ہے کہ وہ علم غیب جس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا یہی چیزیں ہیں ص ۴۹۰۔

یہاں کنزالایمان کے حاشیہ میں ہے ''خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو (جزوی) علم غیب اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامات عطا ہوتا ہے (۴۹۲)

یہ تو سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ معجزات و کرامات برحق ہیں مگر وہ خدا کا فعل ہیں ہر وقت ہر کسی پر ہر معاملہ میں ظاہر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ جب چاہیں کسی شریعت کے پابند بندے پر ظاہر کرکے اس کی بزرگی بڑھا دیتے ہیں۔

۶)...... پھر جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لا کر پھر وہ جب انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے جبھی شرک کرنے لگ جاتے ہیں ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی۔ (پ ۲۱ ع ۳ کنز)

۷)...... اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ ۲۴ ع ۱۱ کنز)

۸)...... یہ اس لئے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کردیتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک کیا جاتا تھا تو تسلیم کرلیتے تھے...... تو خدا کی عبادت خالص کرو اسی کو پکارو اگرچہ کافر برا مانیں۔ (پ ۲۴ ع ۷ کنز)

۹)...... اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت ہے اللہ رب سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کروگڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بیشک اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ہے۔ (پ ۸ ع ۱۴ کنز)

شرک کی مذمت

۱۰)...... اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔ (پ ۲ ع ۴ کنز)

۱۱)...... بے شک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے یہ کہا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا اس پر اللہ نے جنت کو حرام کردیا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (پ ۶ ع ۱۴ مقبول)

۱۲)...... کہہ دو کیا تم خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے نفع اور ضرر پر قادر نہیں حالانکہ اللہ سننے جاننے والا ہے۔ (ایضاً)

۱۳)...... تم کہہ دو میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے تم کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہے۔ (پ ۷ ع ۱۱ مقبول)

۱۴)...... اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔ (پ ۳ رکوع ۱۵)

۱۵)...... کسی بشر کا یہ حوصلہ نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ سب آدمیوں سے یہ کہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (البتہ یہ کہہ سکتا ہے) کہ جیسے تم کتاب کی تعلیم و تدریس کرتے ہو ایسے تم خود اللہ والے بن جاؤ اور اللہ تم کو یہ حکم نہیں دیتا کہ تم فرشتوں کو اپنے پیغمبروں کو خدا بناؤ کیا وہ تم کو کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔ (پ ۳ ع ۱۶ مقبول)

۱۶)...... اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا کردے اور جسے چاہے بانجھ کردے بے شک وہ علم و قدرت والا ہے۔ (پ ۲۵ ع ۶ کنز)

۱۷)...... سنو اولیاء اللہ پر کوئی ڈر اور غم نہیں یہ وہ ہیں جو خدا پر ایمان لائے اور گناہوں سے بچتے ہیں۔ (پ ۱۱ ع ۱۲)

۱۸)...... خالص خدا پر یقین کرکے اسے پکارو اگرچہ کافر برا مانیں۔

۱۹)...... اللہ ایمان والوں کو کلمہ توحید کے ساتھ دنیا اور قبر میں ثابت قدم رکھے گا۔ (پ ۱۳)

۲۰)...... قوم فرعون پر صبح و شام آگ پڑتی ہے قیامت کے دن اس سے بدترین عذاب میں ہوں گے۔ (پ ۲۴)

خلاصہ آیات: یہ ہے کہ رب کائنات کا اللہ ہی خالق مالک رازق مشکل کشا مستعان غیب دان ہر جگہ موجود و ناظر قادر و مختار کل، نافع و ضار اولاد دینے والا فتح اور شفا دینے والا نذر و منت کا مستحق غوث اعظم ہر دم ذکر و ورد کے قابل وہاب داتا مصائب ٹالنے والا اور دستگیر ہے ہم سب مسلمانوں کو اسی کو پکاریں گے حاجت برآری کیلئے اسی کے نام کی نذر و منت اور جانوروں کی قربانی دیں اسے ہی اپنا رازدان تادر جانیں عذاب قبر بھی برحق ہے جو اسی زمین میں ہوتا ہے جہاں مردہ دفن ہو یا ڈوبا ہے۔ صحابہ کے مولا اعظم حضرت علی المرتضیٰ نے اپنے ان غالی جداروں کو زندہ جلا دیا تھا جو آپ کو رب کارساز اور مشکل کشا کہتے مرادیں مانگتے تھے۔ (مشکوٰۃ رجال کشی اصول الشریعہ وغیرہ ص ۱۷)

قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شیخ الاولیاء عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں فرق باطلہ کے رد میں مرتدوں کا عقیدہ بتایا ہے۔

صبر واعزا قرآن وسنت میں:

غزوہ احد میں ۷۰ شہداء پر ماتم سے اللہ نے منع فرمایا:

''اور صبر کریں تو صبر کرنے والوں کے لئے ہی بہتر ہے اور صبر ہی کیجئے اور صبر اللہ کی توفیق سے ہوگا اور ان پر غم نہ کیجئے۔ (پ ۱۴ ع ۲۲)

حضور علیہ السلام نے ولا یعصینک فی معروف (پ ۲۸ ع ۸) کی تفسیر میں فرمایا:

اے عورتو! بین نہ کرنا منہ سینہ نہ پیٹنا کالے کپڑے نہ پہننا مجلس قائم نہ کرنا۔ (تفسیر قمی، طبری وغیرہ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: تو اگر آپ نے صبر کا حکم اور پیٹنے سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم سر کا پانی خشک کردیتے۔ (نہج البلاغہ)

حضور علیہ السلام نے خاتون جنتؓ کو وصیت فرمائی:

''اے فاطمہ! میری وفات پر گریبان چاک نہ کرنا بال نہ نوچنا منہ سینہ نہ پیٹنا، کالا لباس نہ پہننا ماتمی عورتوں کو نہ بلانا۔ (فروع کافی وغیرہ)

حضرت امام حسینؓ نے میدان کربلا میں اپنی بہن زینبؓ کو بھی وصیت کی تھی (تاریخ) ہم مسلمان ان احکام پر عمل کریں گناہ چھوڑ دیں تو ایک مسلم قوم بن جائیں۔

قرآن وسنت اور اجماع امت:

۱)...... جو شخص راہ حق کھل جانے کے بعد رسول اللہ کی مخالفت کرے گا اور مومنین کے راستہ کے خلاف اور راہ پر چلے گا تو وہ جدھر جائے ہم جانے دیں گے پھر اسے جہنم میں داخل کریں گے جو برا ٹھکانہ ہے۔ (پ ۵ ع ۱۴ النساء)

۲)...... مہاجرین و انصار (ایمان و اسلام میں آگے بڑھنے والے اور جو ان کے نیکی میں پیروکار ہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ان کیلئے جنت تیار ہے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (پ ۱۱ ع ۲ توبہ)

۳)...... ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اولوالامر (حکم شرع دینے والے امراء اور مجتہدین) کی بھی۔ (پ ۵ ع ۵)

۴)...... اور اگر وہ رسول اللہ اور اولوالامر کی طرف یہ مسئلہ لوٹاتے تو ان میں سے گہرائی کے ساتھ (اجتہاد سے) مسئلہ نکالنے والے جان لیتے۔ (پ ۵ ع ۸)

۵)...... اے اللہ ہمیں سیدھی راہ پر چلا ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا (انبیاء، صدیقین، شہدا، صالحین جو بہت اچھے رفیق ہیں)۔ (فاتحہ و نساء پ ۵)

۶)...... تم جاننے والوں سے پوچھو اگر خود نہیں جانتے۔ (پ ۱۷ ع ۱)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ صحابہ، مہاجرین و انصار خلفاء راشدین نیکیوں میں ان کے تابعدار مومنین برحق اور واجب الاتباع جنتی ہیں قرآن وسنت کی جرنیلی سڑک ان کی اتباع اور تقلید سے ملے گی ورنہ اجماع امت سے علیحدگی راہ جہنم ہے۔ ان پر اعتماد نہ کرنا اپنی مرضی سے چند آیات و احادیث کا نیا معنی کر کے الگ فرقہ بنالینا اور پوری امت یا اکثر امت کے مجتہدین کو غلط اور گمراہ کہنا خود گمراہی ہے جو ہر فرقہ کی نشانی ہے۔

قرآن وسنت اور اجماع امت کے متفقہ مسائل

۱)...... قبریں پکی بالشت بھر ہوں، پختہ نہ بنائیں ان پر سلام و دعا کریں مگر خدا سے مانگیں۔

۲)...... ماں باپ یا بزرگوں کو ایصال ثواب درست ہے مگر ان سے حاجت برآری کی نیت نہ ہو۔

۳)...... حاجت طلبی کے لئے نذر قربانی اور دیگ پکانا صرف اللہ کا حق اور خاصہ ہے۔

۴)...... اولیاء اللہ کو پکارے بغیر ان کے توسل سے صرف خدا سے دعا مانگنا جمہور مسلمانوں کے ہاں درست ہے۔

۵)...... خیر القرون میں ہر شہر کے بڑے صحابی تابعی مجتہد مفتی کی عام لوگ تقلید کرتے تھے پھر بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اختلافات کو سمیٹنے کیلئے پوری امت نے صرف ۴ ائمہ مجتہدین امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی فقہ پر اتفاق کر لیا۔ کہ دیانۃً کوئی شخص کسی امام کو قرآن و حدیث کے قریب سمجھ کر تمام مسائل میں اس کی تقلید کرے تا کہ اس پر تن آسانی اور خود غرضی کا داغ نہ لگے اسی طرح امت نے چھ محدثین کی صحاح ستہ پر اور سات قاریوں کی قرأت پر اتفاق کر لیا اب آئمہ فقہ کی شخصی تقلید پر اعتراض ایسا ہی ہے جیسے کوئی محدثین اور قاریوں کا انکار کر کے قرآن و حدیث کا منکر ہو جائے۔

حلال وحرام کے خدائی احکام

آؤ تمہیں میں سناؤں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور پاس نہ جاؤ بے حیائی کے کام کے جو ظاہر اس میں سے اور جو پوشیدہ ہو اور مار نہ ڈالو اس جان کو جس کو حرام کیا ہے اللہ نے مگر حق پر ___ تم کو یہ حکم کیا ہے تا کہ تم سمجھو اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر اس طرح سے کہ بہتر ہو یہاں تک کہ پہنچ جائے اپنی جوانی کو اور پورا کرو ماپ اور تول کو انصاف سے ہم کسی کے ذمہ وہی چیز لازم کرتے ہیں جس کی اس کو طاقت ہو اور جب بات کہو تو حق کی کہو اگر چہ وہ اپنا قریبی ہی ہو اور اس کا عہد پورا کرو۔ تم کو یہ حکم دیا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو اور حکم کیا کہ یہ راہ ہے میری سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو اور راستوں پر کہ وہ تم کو جدا کر دیں گے اللہ کے راستے سے۔

(پ ۸ ع ۶، از شیخ الہند)

جنت کے وارث کون ہیں؟

"بے شک ان مومنوں نے فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ پھیرنے والے ہیں اور جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی ازواج کے یا اپنے ہاتھ کے مال (لونڈیوں) کے کہ اس صورت میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں پس جو اس کے سوا خواہش کرے پس وہی تو زیادتی کرنے والے ہیں (نفع کے نام سے بلا ولی و گواہ مقررہ وقت وفیس کے ساتھ جنسی تعلق حرام ہوا) اور وہ جو اپنی امانتوں کی اور عہد و پیمان کی حفاظت کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں یہی لوگ تو وارث ہیں جو جنت فردوس میں میراث لے لیں گے اور وہ ہمیشہ اس میں رہنے والے ہوں گے۔ (پ ۱۸ ع ۱ مومنون)

۵ نمازیں اپنے وقت پر پڑھو:

۱)...... بیشک نماز اپنے اپنے مقررہ وقت پر پڑھنا مومنوں پر فرض ہے۔ (پ ۵ ع ۱۲)

۲)...... پس تم اللہ کی پاکی بیان کرو (نماز پڑھو) شام (عصر و مغرب) اور صبح کے وقت اور اس کی خوبی ہے آسمان اور زمین (نماز پڑھو) عشاء کی اور ظہر کی (پ ۲۱ ع ۶ روم)

ہر مسلمان سپیکر پر بھی (بغیر کمی بیشی کے) وہی بلالی اذان دے جو دو خطبہ جمعہ پر پڑھتا ہے۔

(اذا نودی للصلاة من یوم الجمعة۔ پ ۲۸ ع ۱۲)

خاتم المرسلین (ﷺ) کی شان وصفات

۱)...... قسم ہے پکے مسلمان کی تحقیق ہے بیشک ہو تو سے اوپر سیدھی راہ کے (یٰسین پہلی آیت) ان آیات کا ترجمہ شیخ الہند کا ہے۔

۲)...... یہ آیتیں اللہ کی ہیں ہم آپ کو سناتے ہیں اور تو بے شک رسولوں میں سے ہے۔ (بقرہ ۲۵۲)

۳)...... اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو سارے لوگوں کے واسطے خوشخبری اور ڈر سنانے کو لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ (پ ۲۲ ع ۹)

۴)...... بڑی برکت ہے اس کی جس نے اتاری فیصلے کی کتاب اپنے بندہ پر تا کہ رہے جہان والوں کے لئے ڈر سنانے والا۔ (پ ۱۸ ع ۱۶)

۵)...... سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی اور اس کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی لوگ پہنچے اپنی مراد کو۔ تو کہہ اے لوگو میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔ (پ ۹ ع ۹)

۶)...... اور اللہ نے اتاری تجھ پر کتاب اور حکمت اور تجھ کو سکھائیں وہ باتیں جو تو نہ جانتا تھا۔ (پ ۵ ع ۱۴)

۷)...... کفار نے کہا ہم تیرے آسمان پر چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے، یہاں تک کہ تو ایک کتاب ہم پر اتار لائے کہ ہم اسے پڑھیں تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر آدمی بھیجا ہوا اور لوگوں کو روکا نہیں ایمان لانے سے جب پہنچی ان تک ہدایت مگر اس بات نے کہ کہنے لگے کیا اللہ نے بھیجا آدمی کو پیغام دے کر...... آپ کہیں اگر زمین میں فرشتے بستے ہوتے چلتے پھرتے اطمینان سے تو ہم ان پر رسول بھی فرشتہ آسمان سے اتارتے۔ (پ ۱۵ ع ۱۱)

۸)...... (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی) اے پروردگار ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور پاک کرے ان کو۔ (پ ۱ ع ۱۵)

CamScanner

فائدہ: پتہ چلا کہ آپ خاتم النبیین ہیں تا قیامت سب لوگ آپ سے ایمان و ہدایت پانے کے محتاج ہیں۔ جو لوگ نیا نبی اور معصوم مانیں کہ ہمارے ہادی امام تو پیدائشی مومن اور عالم لدنی تھے سب لوگ ان سے ہی دین حاصل کریں وہ نبوت اور ختم نبوت کے منکر ہیں۔

صحابہ کرام ﷺ کی شان و صفات

۱)..... جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور جو کچھ محمد مصطفیٰ پر نازل کیا گیا اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے اس پر بھی ایمان لائے۔ ان سے ان کی بدیاں دور کردیں اور ان کی حالت درست فرمادی (تاریخ جھوٹی ہے اگر ان پر عیب لگائے)۔

(پ ۲۶ ع ۱ سورۃ محمد، مقبول)

۲)..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہے اللہ کا اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھے ان کو رکوع میں اور سجدہ میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی نشانی ان کے منہ پر ہے۔ سجدہ کے اثر سے یہ شان ہے ان کی تورات میں اور مثال ان کی انجیل میں جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اس کی جڑ مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہو گیا اپنی نال پر۔ خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو تا کہ جلائے ان سے جی کافروں کا۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے جو یقین لائے ہیں اور کیے ہیں بھلے کام معافی کا اور بڑے ثواب کا۔

(آخری آیت سورۃ فتح پ ۲۶ از شیخ الہند)

۳)..... پر اللہ نے محبت ڈال دی تمہارے دلوں میں ایمان کی اور کھبا دیا اس کو تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر گناہ اور نافرمانی کی وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے۔

(پ ۲۶ ع ۱۳)

۴)..... جب آئی اللہ کی مدد اور فتح (ہو گیا مکہ) اور دیکھا تم نے لوگوں کو کہ خدا کے دین میں گروہ کے گروہ داخل ہو رہے ہیں تو اب تم اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ (پ ۳۰ سورۃ نصر، مقبول)

۵)..... اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کیے اور جنہوں نے (ان کو) جگہ دی اور نصرت کو برحق مومن وہی ہیں بخشش اور عزت کی روزی انہی کے لئے ہے جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ہو کر جہاد کیے وہ بھی تمہیں میں محسوب ہیں۔ (پ ۱۰ انفال آخری آیت، مقبول)

خلفاء راشدین مہاجرین وعدہ الٰہی اور واجب الاتباع ہیں

۱)..... ان سب لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے۔ اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ضرور ان کو اس زمین میں (پیغمبر کا) جانشین بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلوں کو جانشین بنایا تھا اور ضرور ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کر لیا ہے ان کی خاطر سے پائیدار کردے گا اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا اس وقت وہ میری ہی عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد (ان کی) ناشکری کرے گا پس نافرمان وہی ہیں۔

(مقبول، پ ۱۸ ع ۱۳)

۲)..... (مہاجرین) وہ لوگ ہیں جن کو اگر ہم زمین میں تمکن (اقتدار) دیں گے تو وہ (باقاعدہ) نماز پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک کاموں کا حکم دیں گے اور بدی سے مانع ہوں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔ (مقبول، پ ۱۷ ع ۱۳)

۳)..... اور مہاجرین و انصار میں سے پہلے (ایمان کی طرف) سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی خدائے تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہو گئے اور ان کے لئے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ (پ ۱۱ ع ۲)

۴)..... اور وہ لوگ جنہوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا خدا کی خوشنودی کے لئے ہجرت کی ہم ضرور بر ضرور ان کو دنیا میں رہنے کی اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہوگا۔ (پ ۱۴ ع ۱۲)

تاریخ و سیرت کا ہر دن گواہ ہے کہ یہ وعدہ الٰہی جن مہاجرین سے پورا ہوا وہ خلفاء راشدین ہیں ان کی پیروی سے جنت ملے گی۔ بقول ظفر علی خانؒ:

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ابوبکر و عمر عثمان و علی
ہم مسلک ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

علامہ اقبال مرحوم بھی ان کی عالمی خلافت راشدہ پر ابھارتے ہیں:

سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

نبی ﷺ کا گھرانہ و اہلبیتؓ مومنین کو پیارے ہیں

۱)..... نبی مومنین کے جانوں کا خود ان سے زیادہ اختیار رکھنے والا ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار مومنین و مہاجرین میں سے ..... (اپنوں کی) میراث کے زیادہ مستحق ہیں۔ (احزاب ع ۱)

۲)..... (اے نبی ﷺ کی عورتو!) اپنے گھروں میں (عزت و وقار) سے بیٹھی رہو اور قدیم جاہلیت کا بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلا کرو اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (برابر) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو اے اہل بیت سوائے اس کے نہیں ہے خدا یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دور کردے اور تم کو ایسا پاک کردے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے اور تمہارے گھروں میں خدا کی آیتیں اور حکمت کی باتیں جو پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد رکھو بے شک خدا تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔

(احزاب پ ۲۲ ع ۱)

۳)..... اے نبی تم اپنی ازواج سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہل ایمان کی عورتوں سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنی چادروں سے گھونگھٹ نکال لیا کریں۔ (پ ۲۲ ع ۵)

۴)..... (ازواج مطہرات کی) یہ خصوصیت اس سے قریب تر ہے کہ ان سب کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں..... اس کے بعد نہ تمہارے لئے اور عورتیں حلال ہیں اور نہ یہ بات کہ تم موجودہ (۱۱) ازواج کے بدلے اور ازواج کرلو۔ (پ ۲۲ ع ۳)

۵)..... بالفرض اگر تم کو طلاق دے دے تو قریب ہے کہ اس کا پروردگار بدلے میں اس کو ایسی ازواج دے دے جو تم سے بہتر ہوں فرمانبرداری کرنے والیاں ایمان والیاں اطاعت کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں شوہر دیدہ اور کنواریاں۔ (پ ۲۸ ع ۱۹، مقبول) ازواج مطہرات ان ہی صفات والیاں تھیں، یہ تہمت سے پاک ہیں۔

۶)..... پاک بیبیاں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک بیبیوں کے لائق ہیں۔ (نور: ۱۸)

۷)..... تم فرماؤ میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت (رشتہ داری کی محبت)

نوٹ: ان تمام آیات میں اہل بیت نبوت ازواج مطہرات کی پاکی اور شان بیان ہوئی ہے۔ احادیث میں حضرت علیؓ و فاطمہؓ اور حسینؓ کو بھی اہل بیت فرمایا ہے۔ (مسلم)

پھر بنو ہاشم میں سے (بعض روایات میں) مومنین آل علی آل جعفر آل عقیل آل عباس اور آل حارث بن عبدالمطلب کو بھی آل رسول فرمایا ہے جن پر صدقات واجبہ حرام ہیں مومنین مسلمان ان تمام اہل بیت محمد سے محبت کرتے اور تحفہ درود بھیجتے ہیں۔ کسی سے عناد و دشمنی کفر جانتے ہیں۔ تمام (مسلم) مکاتب فکر کے علماء دین یہ قرآنی عقائد سنا کر مسلمانوں کو ایک بنا گئیں۔ انقلابی قانون لاگو کر دے بقول اقبال

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

دوست کو اپنے حال سے اتنا ہی واقف کرو کہ اگر وہ دشمن بھی ہو جائے تو نقصان نہ پہنچا سکے۔ (جھنگوی شہیدؒ)

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے؟

مسٹر لال کرشن ایڈوانی کا دورہ پاکستان

مولانا عبدالغفور ندیم (چورنگی نارتھ کراچی)

مسٹر لال کرشن ایڈوانی، جس کا دست و دامن بھارت کے ہزاروں مسلمانوں کے خون سے "لال" ہے، پاکستان مسلم لیگ (ق) کی دعوت پر پاکستان کا دورہ مکمل کر کے واپس بھارت چلے گئے۔ پاکستان میں جہاں ارباب اقتدار نے ایڈوانی کا خیر مقدم کیا اور اسے سرکاری پروٹوکول دے کر اس کی عزت افزائی کی وہاں دیگر وزراء اور سیاستدانوں نے بھی اس معزز مہمان کی راہوں میں پلکیں بچھائیں اور ان کے سامنے دیدہ و دل فرش راہ کیے رکھا۔ ایڈوانی کا استقبال اور خیر مقدم کرنے والوں میں وہ محب وطن سیاستدان بھی پیش پیش نظر آئے جنہوں نے اسی معزز مہمان کے حکم پر شہید کی جانے والی بابری مسجد کے دلخراش اور جگر پاش سانحے پر ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کر کے ایڈوانی کو ملت اسلامیہ کا عظیم مجرم قرار دیا تھا۔ آج جب وہ پاکستان کے دورے پر تشریف لائے تو وہی سیاستدان انہیں پھولوں کے گلدستے پیش کر کے اپنی وسیع الظرفی کا ثبوت بھی پیش کر رہے تھے۔ حالانکہ اسے وسیع الظرفی کہنا تو شاید مناسب نہیں، اپنے ضمیر اور مذہبی غیرت کا جنازہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔ جسے اپنے ہاتھوں سے نکال کر وہ ایڈوانی کو یہ یقین دلا رہے تھے کہ سیاست میں کوئی بات حرف آخر نہیں ہوتی اور ہم نے بابری مسجد کی شہادت کے موقع پر جن جذبات کا اظہار کیا تھا وہ بس اسی موقع کے لئے تھے جبکہ دوسری طرف مسٹر ایڈوانی نے بھی کچھ اسی قسم کے جذبات کا اظہار کرنے کے ساتھ بابری مسجد کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسلمانان پاکستان کے غیظ و غضب کی آگ پر پانی ڈالنے کی کوشش کی اور یہاں اپنے ایک اخباری بیان میں بابری مسجد کی شہادت کے عمل کو اپنی زندگی کا افسوسناک واقعہ قرار دیا اور کہا کہ ہمارا بھارت میں مزید مسجدیں گرانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ لیکن اس کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ بھارت جانے کے بعد اپنے بیان پر قائم بھی رہیں گے۔ اس لئے کہ اس دور میں کہہ کر نہ کرنے کا نام ہی تو سیاست ہے۔۔۔ وہ ایڈوانی جس نے کل بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے قتل کی سازش کی تھی، آج پاکستان کے دورے کے موقع پر وہی ایڈوانی موصوف کو

> ہر وہ معزز مسلمان سیاستدان بھی ایڈوانی کے استقبال میں پلکیں بچھائے ہوئے تھے جنھوں نے بابری مسجد کی شہادت پر ایڈوانی کو ملتِ اسلامیہ کا عظیم مجرم قرار دیا تھا

سلام عقیدت پیش کر رہے تھے جس کے نتیجے میں بھارت کے شدت پسند ہندو ایڈوانی کے ان بیانات پر اپنے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ایڈوانی کو اب بھارت آنے کی ضرورت نہیں وہ پاکستان میں ہی رہیں۔ اس صورتحال میں کیا ایڈوانی پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ مزید مسجدیں نہ گرانے کے اپنے وعدے پر قائم رہیں گے؟ جب مسلمان سیاستدان اپنی بات پر قائم نہیں رہ سکے اور اسلامی برادری کے مجرم کی پاکستان آمد پر ان سے مصافحہ کرنے کیلئے بے قرار و بیتاب نظر آ رہے تھے اور اس کی تمام کارستانیوں کو یکسر بھول کر انہیں پھولوں کے گلدستے پیش کر کے ان سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ تو ایک ہندو متعصب سیاستدان سے یہ توقع کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے وعدے پر قائم رہتے ہوئے مزید مسجدیں گرانے سے گریز کریں گے؟

اگر انہوں نے پاکستانی عوام سے مزید مسجدیں نہ گرانے کا وعدہ اخلاص کی بنیاد پر کیا ہے تو ہمارے ارباب حکومت و سیاستدانوں پر لازم تھا کہ وہ ایڈوانی کو یہ ایڈوائز دیتے کہ اگر آپ اپنے وعدے میں سچے ہیں تو بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کروانے میں کیا امر مانع ہے؟ آپ پہلے بابری مسجد کی تعمیر تو کروائیں اور پھر بھارتی اخبارات میں یہ اعلان کریں کہ بابری مسجد سمیت اب کوئی مسجد نہیں گرائی جائے گی۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر دینی غیرت و حمیت کا تقاضا تو یہ تھا کہ پاکستان آنے سے قبل اس پر یہ واضح کر دیا جاتا کہ بابری مسجد کی تعمیر نو کے بغیر پاکستان میں جناب کے آنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم یہ بات کیسے کہیں؟ کہ ہم تو اپنے آپ کو روشن خیال اور براڈ مائنڈڈ ثابت کرتے ہوئے انڈین سیاستدانوں کو بہلا پھسلا کر ان سے کشمیر آزاد کرانے کے خواب دیکھ رہے ہیں، حالانکہ ہمیں یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ہم اپنی دینی غیرت و حمیت کو قربان کر کے بھی کبھی کشمیر کو آزاد نہیں کروا سکتے۔ مسلمانوں کے پاس مسئلہ کشمیر کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے "جہاد" جبکہ ہمارے غیر ملکی آقاؤں نے اس راستے کو پہلے ہی دہشت گردی قرار دے کر ہمارے دلوں میں جہاد کی نفرت ڈال دی ہے۔ تو پھر یہ بات طے ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے بتائے

> مسلمان حکمران اپنی دینی غیرت و حمیت قربان کرکے کبھی بھی کشمیر کو آزاد نہیں کراسکتے ہیں

ہوئے راستے سے ہٹ کر ہم کبھی بھی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انڈین قیادت کو پاکستان کے دوروں کی دعوت دے کر انہیں استقبالیے دے کر، انہیں پھولوں کے گلدستے پیش کر کے، انہیں ظہرانے اور عشائیے دے کر

اگر ایڈوانی بابری مسجد کی شہادت پر واقعی شرمندہ تھے تو پھر انہیں بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کر کے ہی پاکستان آنا چاہیے تھا

اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے ہم انہیں رام کر لیں گے تو یہ ہماری خام خیالی ہے۔ ہم ان تالوں بالوں سے ہندوستانی قیادت کو بے وقوف نہیں بنا سکتے، بلکہ کامیابی کا حقیقی راستہ چھوڑ کر ہم خود بیوقوف ہولی کھیلنے والوں کو پھولوں کے گلدستے پیش کر کے کیا ہم بیوقوفی کا ارتکاب نہیں کر رہے؟ ہمارے حافظے کتنے کمزور ہو گئے ہیں کہ بابری مسجد کی شہادت کل کی بات ہے۔ ابھی تک تو مسجد کی اینٹیں، پتھر، بجری اور روڑے بھی پرانے نہیں ہوئے۔ وہ آج بھی عالم اسلام کو زبان حال سے پکار رہے ہیں کہ ہمارا بھی کوئی پرسان حال ہے؟ لیکن ہم اتنا جلد بابری مسجد کی درد بھری آہوں، صداؤں اور چیخوں کو بھول گئے۔ مسٹر ایل کے ایڈوانی کے استقبال کی خوشی میں ہم اس کی وہ ہرزہ سرائی بھی بھول گئے کہ "کیا بابری مسجد کا کلنک مٹ نہیں سکتا؟ تو پھر انتظار کیسا؟ کام کر دو۔ غلامی کے نشانات ہم کب تک برداشت کرتے رہیں گے؟ مسجد کو گرا دو" کیا ایڈوانی کے یہ الفاظ قوم بھول گئی ہے جن کو سننے کے بعد شدت پسند ہندو پھاوڑوں، کدالوں، ہتھوڑوں اور لوہے کی سلاخوں کے ساتھ مسجد پر پل پڑے تھے اور آن کی آن میں مسجد کو مٹی کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا تھا؟ وہاں تو یہ صورتحال تھی کہ اگر کسی ہندو کے پاس مسجد کو گرانے کیلئے کوئی ہتھیار نہیں تھا تو اس نے قوت بازو سے ہی انہیں اکھاڑ کر اپنے زعم میں اس کار خیر میں حصہ لیا۔

بات صرف یہیں تک محدود نہ رہی بلکہ مسجد کی شہادت کے بعد پورے بھارت میں مسلمانوں کے خلاف غیض و غضب کی وہ آگ بھڑکی کہ اس کے نتیجے میں بھارت میں ہمارے ڈھائی ہزار مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ مسلمان بہو بیٹیوں کی عزتوں پر شبخون مارا گیا۔ پھول جیسے بچوں کے چراغ ہستی گل کر دیئے گئے۔ بہنوں کے سہاگ اجڑ گئے۔ کتنی ماؤں کی ممتا اجڑ گئی۔ کتنے باپ اپنے سہاروں سے محروم کر دیئے گئے۔ کتنے بھائیوں کی جوانیاں لٹ گئیں اور یہ سب کچھ اسی کے اشاروں پر ہوا تھا جس کو ہم نے معزز مہمان کا درجہ دے کر پاکستان کے دورے کی دعوت دی۔ استقبالیے اور ظہرانے دیئے۔ پارلیمنٹ میں بلا کر عزت افزائی کی۔ پھولوں کے گلدستے پیش کر کے بابری مسجد کے شہداء کی روحوں کو تڑپایا۔ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ جس نے بابری مسجد کی شہادت کا حکم دے کر نہ صرف یہ کہ مسلمانان عالم کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا، ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کر کے انہیں بے دریغ ذبح بھی کروایا، ہم نے اس کی پاکستان آمد پر اسلام آباد سے 65 میل جنوب میں واقع کٹاس مندر کا دورہ کروایا اور اس مندر کی تعمیر نو کا افتتاح بھی کروایا۔ وہ بھارت میں ہماری تاریخی مسجد کو برداشت نہ کریں اور ہمارے زعماء اسے پاکستان کے دارالخلافہ میں مندر کے افتتاح کا موقع فراہم کریں۔

کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ہم اپنے آپ کو اتنا گرا دیں گے کہ جس کا جی چاہے وہ ہماری بے بسی سے کھیلنا شروع کر دے۔ ہماری اسلام پسندی کا مذاق اڑائے۔ لیکن ہائے افسوس! ہم اپنی بے بسی کا تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اپنے ضمیر کا سودا اپنے ہاتھوں سے کر رہے ہیں۔ اپنی دینی حمیت کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر رہے ہیں۔ اپنی اقدار کو اپنے عمل سے ملیامیٹ کر رہے ہیں۔ اپنی روایات کو خود نالائقیوں سے پیوند زمیں کر رہے ہیں۔ اے کاش! تاریخ کی سچائیوں کو ہم اپنے لئے مشعل راہ بناتے۔

ہائے افسوس! ہم اپنی بے بسی کا تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اپنے ضمیر کا سودا اپنے ہاتھوں سے کر رہے ہیں۔ اپنی دینی حمیت کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر رہے ہیں۔ اپنی اقدار کو اپنے عمل سے ملیامیٹ کر رہے ہیں۔ اپنی روایات کو خود نالائقیوں سے پیوند زمیں کر رہے ہیں۔ اے کاش! تاریخ کی سچائیوں کو ہم اپنے لئے مشعل راہ بناتے۔

اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ جس ملعون نے اللہ کے گھر کو گرانے کے لئے ہاتھیوں کا بہت بڑا لشکر تیار کر کے بیت اللہ پر یلغار کی تھی اللہ نے چھوٹے چھوٹے ابابیلوں کے ذریعے ابرہہ اور اس کے لشکر کو نشان عبرت بنا کر دکھا دیا اور جس ابرہہ نے بھارت میں اللہ کے گھر کو پوری منصوبہ بندی کے تحت شہید کروا ڈالا، وہ ہمارا معزز مہمان بن بیٹھا۔ اس کے ساتھ تصویریں بنوانے میں ہمارے سیاستدان فخر محسوس کرنے لگے۔ آخر کہیں سے تو ڈھونڈ لاؤ! کہاں گئی ہماری غیرت؟......کہاں گئی ہماری دینی حمیت؟......کہاں گئی ہماری جرأت؟...... کہاں گئی ہماری ایمانی قوت؟......کہاں گیا ہمارا کردار؟......کہاں گیا ہمارا وقار؟...... کیا ہم صرف اس لئے رہ گئے ہیں کہ غیر مسلموں کی غلامی کو وطیرہ بنالیں؟ ان کی نقالی کر کے اپنے آپ کو روشن خیال ظاہر کریں؟ ان کے سامنے دیدہ و دل فرش راہ کرتے ہوئے اپنے وقار کو مجروح کریں؟ اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر غیر مسلم اقوام کے دل جیتنے کے لئے جائز و ناجائز کی تمیز ختم کر ڈالیں؟ کیا زندہ قوموں کا یہی شیوہ ہوتا ہے؟ یقین کیجئے کہ زندہ قومیں اپنے ماضی سے سبق سیکھ کر اپنے حال اور مستقبل کی راہیں متعین کرتی ہیں۔ حالات سے مجبور کرنے کی بجائے اپنے مثالی کردار و عمل سے حالات کا رخ موڑ دیتی ہیں۔ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ:

حالات کے قدموں میں قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے جو ستارہ تو زمیں پر نہیں گرتا
گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

اظہار تعزیت

خلافت راشدہ سکول سسٹم کے انچارج عبدالوحید صاحب کی والدہ محترمہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 21 جون کو انتقال فرما گئیں۔۔۔۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ادارہ اشاعت المعارف کی انتظامیہ انجینئر طاہر محمود، قاری عبدالغفار سلیم، احسان علی، محمد آصف اور اعظم حسین فاروقی کشمیری نے اظہار تعزیت کیا اور دعا مغفرت کی۔ قارئین خلافت راشدہ سے دعا مغفرت کی اپیل کی جاتی ہے

تذکرہ یارِ غار رضی اللہ عنہ

محمد اشرف ساجد، ضمیمہ والوی

نام: خاندانی نام عبدالکعبہ، اسلامی نام عبداللہؓ، کنیت ابوبکرؓ، لقب صدیقؓ، عتیق

والد کا نام: ابی قحافہ عثمان بن عامر

والدہ کا نام: ام الخیر سلمیٰ بنت صخر

بیویاں: (۱) قتیلہؓ بنت عبدالعزیٰ، بعض مورخین نے قتیلہ کا نام قتیانہ بھی لکھا ہے۔ (۲) ام رومانؓ بنت عامر۔ (۳) اسماءؓ بنت عمیس۔ (۴) حبیبہؓ بنت خارجہ

اولاد (بیٹے): (۱) عبداللہؓ۔ (۲) عبدالرحمٰنؓ (۳) محمدؓ

بیٹیاں: (۱) عائشہؓ۔ (۲) اسماءؓ (۳) ام کلثومؓ

(ابن سعد، ج ۳)

حلیہ: گورے، دبلے اور کم گوشت والے آدمی تھے، سر اور داڑھی میں سرخ مہندی لگاتے تھے، آپؓ کی مہر (انگوٹھی) کا نقش نعم القادر اللہ تھا۔

قبول اسلام: ابی اروی الدوسی اور متعدد طریق سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جو شخص اسلام لائے وہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ تھے۔ ابراہیم سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنے والدین کو سوائے اس کے نہ سمجھتی تھی کہ وہ دونوں ایک دین کے پیرو ہیں۔ ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ رسول اللہؐ صبح شام ہمارے ہاں تشریف نہ لائے ہوں، بحکم ربی سے دعوت اسلام شروع ہوئی، رحمۃ اللعالمین نے فاران کی چوٹی پر اہل مکہ کے سامنے دعوت توحید کا اعلان کیا، تو اپنے پرائے سب دشمن ہو گئے، حتیٰ کہ بات ابھی جاری تھی کہ سب سے پہلے جو ہاتھ زمین کی طرف گیا، پتھر اٹھا کر چہرہ نبوتؐ پہ مار کر چہرۂ نبوت کو لہولہان کیا، وہ کوئی خاندانی دشمن بیگانہ آدمی یا پرائے دیس کا باشندہ نہ تھا بلکہ پیغمبر اعظم کا سگا چچا ابوجہل تھا۔ پیغمبر اعظم کا وجود طیبہ جس کی رفعت، عظمت، عالی مرتبت نرالی شان و بلندی کو احکم الحاکمین نے متعدد مقامات پر کتاب اللہ میں بیان فرمایا: آج وہی جسم اطہر دعوت الی اللہ کے پرچار کی وجہ سے لہولہان کر دیا گیا۔

اسی مشکل گھڑی میں پیغمبر اعظم ﷺ گھر تشریف لائے رات گھر میں گزاری، اس (فارانی) دعوت میں حضرت ابوبکرؓ شریک نہیں تھے۔ آپؓ کپڑے کی خریداری کی غرض سے شام گئے ہوئے تھے۔ (قبل از اسلام چونکہ آپ کپڑے کے تاجر تھے) اسی روز رات کو گھر پہنچے۔ صبح بازار میں تاجروں کے ساتھ لین دین کپڑے کا سودا کر رہے تھے کہ حضرت حکیم بن حزامؓ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھانجے تھے تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اے ابوبکرؓ آپ نے ایک نئی بات سنی؟ آپ نے پوچھا کونسی نئی بات؟ وہ کہنے لگے کہ کل یہاں فاران پہ عجیب واقعہ ہوا کہ میرے پھوپھا محمدؐ نبی بن گئے ہیں، کل انہوں نے دعویٰ نبوت کیا ہے، یہ سننا تھا کہ دل کی کیفیت بدل گئی، دل میں ایک انقلاب پیدا ہوا۔ ایسے محسوس ہونے لگا جیسا صدیوں سے آپؓ اسی سچائی کے متلاشی رہے ہوں...... اب آپؓ کو کپڑے کا سودا بھول گیا، کپڑا وہیں پڑا تاجر خریدار وہیں بیٹھے کہ آقا آقا آپؓ دل کا سودا کرنے کی غرض سے در نبویؐ پر پہنچ کر گویا دستک دیتے ہیں۔ رحمت عالم باہر تشریف لانے کے بعد از سلام دعا پہلی بات سوالیہ انداز میں ہوئی کہ اے محمدؐ آپ نے دعویٰ نبوت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا آخری نبی ہوں...... آپؓ نے عرض کی کہ پھر تو مجھے کلمہ پڑھا دیجئے...... چنانچہ اسی وقت دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد مصائب و مشکلات کا سامنا کیا، جو کہ ہمیشہ اہل حق کرتے آئے اور کرتے رہیں گے، جب سب سے پہلے امام الانبیاءؐ نے خانہ کعبہ میں اعلان توحید کیا تو کفار مکہ نے محمد عربیؐ پر حملہ کر دیا۔ نیزے، سلاخیں، لاٹھیاں وغیرہ مارنا شروع کر دیں۔ پیغمبر اعظمؐ کے جسم اطہر پہ سلاخ چلائی گئی، اسی وقت سیدنا صدیق اکبرؓ بھی پہنچ گئے، محبوب دو جہاں زمین پہ گرے حضرت ابوبکرؓ اوپر گرے اپنا جسم آگے کر دیا دار ارقم کے کچھ افراد نے آقا کو وہاں سے نکالا اور ساتھ لے گئے لیکن کفار نے حضرت ابوبکرؓ کو مار مار کر لہولہان کر دیا...... حتیٰ کہ آپؓ بے ہوش ہو گئے۔ اسی بے ہوشی کے عالم میں آپؓ کے خاندان کے افراد آپؓ کو گھر لے گئے لیکن طبیعت سنبھلی اور ہوش آتے ہی اپنے زخمی جسم کی پرواہ کئے بغیر جونہی زبان کھولی تو سب سے پہلے اپنے محسن اعظم کی خیریت دریافت کی اور اسی حالت میں سرکار طیبہ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر آپؐ کے رخ انور پہ جونہی نظر پڑی سارے دکھ ہونے کے باوجود بھول گئے۔

آنحضور ﷺ کے اعلان نبوت کی خبر سننا تھی کہ دل کی کیفیت بدل گئی، جیسے آپ صدیوں سے اسی سچائی کے متلاشی رہے ہیں کپڑے کا سودا اور تجارت چھوڑ کر فوراً درِ اقدس پر حاضر ہو کر اسلام قبول کیا

کفار نے پیغمبر اسلام کا ساتھ دینے کے جرم میں اتنا مارا کہ لہولہان ہو کر بے ہوش گئے...... جب ہوش آیا تو پہلا جملہ جو زبان مبارک کی زینت بنا یہی تھا کہ میرے پیغمبر کا کیا حال ہے؟

رفاقت غار اور ہجرت مدینہ: ہشام

ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی روزانہ کھانا دسترخوان میں باندھ کر غار میں بھیج دیتیں......ایک موقع پر کپڑا نہ ملا تو آپؓ نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر اس میں کھانا باندھ دیا جس سے ان کا لقب ذات النطاقین پڑ گیا

بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے روانگی یعنی ہجرت کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ صحبت کو نہ بھولئے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے لئے ہجرت میں بھی صحبت ہے۔ دونوں وہاں سے روانہ ہوئے۔ غار ثور آئے۔ آپؓ کے بیٹے عبداللہ بن ابوبکرؓ رات کو مکہ والوں کی خبریں لاتے اور صبح اُن لوگوں میں گھل مل جاتے یوں معلوم ہوتا کہ گویا وہ رات کو مکہ ہی میں رہے ہوں۔ عامر بن فہیرہؓ (غلام) دن بھر بکریاں چرا کر شام کو غار کے پاس لے آتے۔ جن کا دودھ آپ حضرات نوش فرماتے، حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کھانا تیار کر کے غار میں بھیج دیتیں۔ کھانا کسی دسترخوان میں بھیجتی تھیں۔ ایک دن [illegible] کیلئے نہ ملا تو انہوں نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر کھانا باندھ دیا۔ اس وجہ سے آپ کا لقب ذات النطاقین پڑ گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ہجرت کے لئے مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ساتھ یار غار حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ ان دونوں کے ہمراہ عامر بن فہیرہؓ تھے۔ ایک راہبر بھی تھا جس کا نام عبداللہ بن اریقط الدیلی تھا، وہ اگرچہ اس زمانہ میں حالت کفر پہ تھا۔ مگر یہ حضرات اس سے مطمئن تھے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے آپؐ سے عرض کی کہ اگر ان دشمنوں میں سے کوئی اپنے پاؤں کی طرف نظر کرے تو ضرور ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ

''اے ابوبکر ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہو۔''

صاحب معارف القرآن اسی جگہ رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا رسول کسی انسان کی نصرت و امداد کا محتاج نہیں اللہ تعالیٰ براہ راست آپ کو غیب سے امداد پہنچا سکتے ہیں، جیسا کہ ہجرت کے وقت پیش آیا، جب آپ کو آپ کی برادری اور اہل وطن نے وطن سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ سفر میں آپ کا رفیق بھی ایک صدیق اکبرؓ کے سوا کوئی نہ تھا۔ (مکہ مکرمہ سے غار ثور تک) دشمنوں کے پیادے اور سوار تعاقب کر رہے تھے۔ آپ کی جائے پناہ بھی کوئی مستحکم قلعہ نہ تھا بلکہ ایک غار تھا جس کے کنارے تک تلاش کرنے والے دشمن پہنچ چکے تھے اور رفیق غار حضرت ابوبکرؓ کو اپنی جان کا تو غم نہ تھا مگر اس لئے سہم رہے تھے کہ یہ دشمن سرکار دوعالم پر حملہ آور ہو جائیں گے، مگر رسول اللہ کوہ ثبات بنے ہوئے نہ صرف خود مطمئن تھے بلکہ اپنے رفیق صدیق کو فرما رہے تھے

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

''تم غمگین نہ ہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

> سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں 17 نمازوں کی امامت فرمائی۔ جبکہ سیدنا علیؓ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔ جو ان کی خلافت بلا فصل کی سب سے مستحکم دلیل ہے

حیات نبویؐ میں ہی صحابہ کرامؓ کی امامت

صدیقہ کائنات حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب امام الانبیاء کا مرض شدت اختیار کر گیا تو حضرت بلالؓ نے نماز کی اطلاع دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ

''ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

کہا کہ یا رسول اللہ ابوبکرؓ غمگین آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ پہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے اس لئے اگر آپ حضرت عمرؓ کو حکم دیں تو مناسب ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہؓ سے کہا کہ آپ کہیں (ساری بات) حضرت حفصہؓ نے عرض کی تو فرمایا کہ بے شک تم لوگ یوسف کی ساتھ والیاں ہو۔ ابوبکرؓ ہی کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ لہٰذا حضرت ابوبکرؓ ہی نے نماز پڑھائی۔ روایات میں آتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے کل سترہ نمازیں حیات نبوی ہی میں پڑھائیں، یہاں اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہو سکتا کہ یہ دلیل خلافت بلا فصل کی ہے۔

بیعت صدیقی :امام الانبیاءﷺ کی رحلت کے بعد بالاتفاق سیدنا صدیق اکبرؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ (امیرالمومنین) منتخب ہوئے۔ اگرچہ آپؓ اس عظیم ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کیلئے تیار نہ تھے، یار لوگوں نے کچھ من گھڑت قسم کی باتیں بنا رکھی ہیں کہ بعض چند صحابہ کرامؓ کے علاوہ کوئی آپؓ کے ہاتھ پہ بیعت کیلئے تیار نہ تھا۔ صحابہ کرامؓ سے زبردستی بیعت لی گئی یہ سب کہانیاں دشمنان اسلام کا پروپیگنڈہ اور صحابہؓ دشمنی کا بین ثبوت ہیں، حالانکہ حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ شیر خدا حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ جب امام الانبیاء کی وفات ہوئی تو ہم نے امر خلافت میں نظر کی ہم نے نبی کو اس حالت میں پایا کہ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز میں آگے کر دیا، لہٰذا ہم اپنی دنیا کیلئے اس شخص سے راضی ہو گئے جس سے دین کے لئے رسول اللہؐ راضی ہوئے، ہم نے حضرت ابوبکرؓ کو آگے کر دیا اور انہیں بالاتفاق خلیفہ بنا دیا۔

ملکیت :جناب ہشام بن عروہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ حضرت ابوبکرؓ جس دن اسلام لائے۔ آپؓ کی ملکیت میں چالیس ہزار درہم تھے (آپؓ نے سارا مال راہ خدا میں اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کو قوت پہنچانے میں خرچ کر دیا، غزوات میں آپؓ کی فراخدلی میں مثالیں رہتی دنیا تک واضح رہیں گی) لیکن زندگی کے آخری ایام میں مالی پوزیشن جاننے کیلئے صدیقہ بنت صدیق کے اس فرمان پر غور کیجئے۔ حضرت ام المومنین صدیقہ کائنات فرماتی ہیں کہ جب حضرت

> سیدنا صدیق اکبرؓ اسلام لائے تو 40 ہزار درہم کے مالک تھے۔ جب فوت ہوئے تو کفن کے لئے نیا کپڑا ابھی موجود نہ تھا۔ انہوں نے ساری دولت اسلام کی اشاعت کیلئے وقف کر دی

ابوبکر صدیقؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے اپنے پاس سوائے اس اونٹنی اور اس حبشی کرنے والے غلام کے جو مسلمانوں کی تلواریں بناتا تھا اور ہماری خدمت کرتا تھا (ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی کے مطابق کہ سوائے اونٹنی اور پیالہ کے کچھ نہیں) اس بیت المال سے اور کچھ نہیں جانتا۔ جب میں دنیا سے چلا جاؤں تو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دینا، جب یہ چیزیں حضرت عمرؓ کی خدمت میں بھیجی گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکرؓ پر رحمت کرے انہوں نے اپنے بعد والے کو مشقت میں ڈال دیا۔

وفات: ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور جناب حارث بن کلدہؓ وہ بھنا ہوا گوشت جو آپؓ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا گیا تھا تناول فرما رہے تھے کہ جناب حارثؓ نے کہا امیر المومنین اپنا دست مبارک کھینچ لیجئے۔ واللہ اس میں سال بھر میں ہلاک کرنے والا زہر ملا ہے۔ میں اور آپؓ ایک ہی دن مریں گے لہٰذا انہوں نے ہاتھ اٹھا لیا۔ دونوں برابر بیمار رہے اور دونوں سال گزرنے پر ایک ہی دن شب سہ شنبہ کی ابتدائی گھڑی ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری انتقال فرما گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسند خلافت پر دو سال چھ ماہ اور دس دن تک جلوہ افروز رہنے کے بعد تریسٹھ برس کی مسنون عمر میں انتقال فرمایا۔ آپؓ کی وصیت کے مطابق آپؓ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ نے غسل دیا۔ آپؓ کو (متعدد روایات کے مطابق) دو پرانی چادریں جنہیں دھویا گیا تھا، آپؓ کی وصیت کے مطابق کفن دیا گیا۔ امام عدل و انصاف مراد پیغمبر حضرت فاروق اعظمؓ نے قبر نبوی اور منبر نبویؐ کے درمیان میں چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؓ کی قبر مبارک میں حضرت عمر بن خطابؓ حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اترے۔ (مورخین کے مطابق) آپؓ رات ہی کو گنبد خضریٰ کے مہمان بنے۔

تھی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

کوئی اہلیت سے آپؓ کو جو نکال دے یہ مجال کیا
کہ صدیقؓ کی تربت پاک بھی تو رسول پاکؐ کے گھر میں ہے

خلیفہ بلا فصل

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

تحریر: محمد صفدر، قصور آبادی

رفیق جادۂ ہجرت، انیس تنہائی امین و معتمد، راز دار و شیدائی کمال شیوۂ تسلیم، عقیدت ایثار نیاز کیش، عقیدت شعار، یار غار فہیم و عاقل و دانا، ذہین و باتدبیر حلیم و صاحب ادراک، صاحب توقیر بلند فکر، کمال خودی، عروج نظر وفاشعار، وفا آشنا، وفا پیکر ضیائے شمع محبت، بہار باغ خلوص سرور جام ہدیٰ نشہ ایاغ خلوص ادا شناس رسالت، مزاج دان کلام وہ جانشین رسول، اولین ستون نظام امیر اہل شریعت، امام اہل طریق نبیؐ کے بعد وہ خلیفہ بلافصل بالتحقیق

اہل قلم حضرات نے جہاں اللہ کی مقرب ترین مخلوق انبیاء و رسل کے حالات زندگی پر قلم کو حرکت دی ہے۔ وہاں کبار صحابہؓ، تابعین و مابعدھم علماء و صالحین کی سوانح حیات بھی مورخین لکھتے چلے آئے ہیں۔ اس کفر و شرک اور بدعات و رسومات سے بھری اندھیری دنیا کے لئے انبیاءؑ خصوصاً سید الرسلؐ کی ذات اقدس مثل آفتاب تھی جبکہ صحابہ کرامؓ مثل ستاروں کے پھر ان ستاروں میں سب سے زیادہ روشن اور آفتاب نبوت و رسالتؐ کے قریب خلیفہ بلافصل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے

آپ رضی اللہ عنہ کی پیدائش، نبی کریمؐ کی پیدائش کے تین برس بعد ہوئی۔ نبی کریمؐ کی پیدائش واقعہ عام الفیل کے وقت ہوئی اور مشہور یہ ہے کہ یہ واقعہ سن 571 عیسوی کو پیش آیا اور یہی سال نبی کریمؐ کی پیدائش کا ہے۔ اس حساب سے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی تاریخ پیدائش 574ء بنتی ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں آپؓ کا نام عبدالکعبہ (کعبے کا بندہ) تھا۔ مگر جب آپؓ اسلام کی روشنی سے منور ہو گئے جیسا کہ نبی کریمؐ کی عادت شریفہ تھی کہ جب بھی کوئی مرد یا عورت اسلام قبول کرتے تو زمانہ جاہلیت والا نام بدل کر نیا اور اسلامی نام رکھ دیتے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے عبدالکعبہ سے بدل کر آپؓ کا نام عبداللہ (اللہ کا بندہ) رکھ دیا۔

آپؓ کے القاب عتیق اور صدیق ہیں جب کفار مکہ مثلاً ابوجہل وغیرہ نے واقعہ معراج کی تکذیب کی تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اس واقعہ کی تائید، تصدیق اور توثیق کی اسی وجہ سے آپؓ صدیق کہلائے اور عتیق کا معنی ہے چھٹکارا پانے والا نبی کریمؐ نے ایک دفعہ فرمایا اَنْتَ عَتِیْقٌ مِنَ النَّارِ، اے ابوبکر تو آگ سے چھٹکارا پانے والا ہے۔

آپؓ کی کنیت ابوبکر تھی، در اصل یہ کنیت اولاد کی وجہ سے نہ تھی بلکہ بکر نام کی آپ کی کوئی اولاد نہ تھی بلکہ مورخین نے اس کی اور وجوہات بیان کی ہیں۔

7 ویں پشت میں سلسلہ نسب مرہ بن کعب پر آنحضرتؐ سے مل جاتا ہے۔

عبداللہ بن ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت میں یہ خصوصیت صرف آپؓ کو حاصل ہے کہ آپؓ کے خاندان کی چار نسلیں شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ آپؓ کے والد، آپؓ، کی بیٹی حضرت اسماءؓ اور حضرت اسماءؓ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جو غزوہ طائف میں لڑے اور عہد صدیقی میں وفات پائی۔

حضرت ابوبکرؓ نے 4 نکاح کئے دو زمانہ جاہلیت میں اور دو بعد از قبول اسلام۔ پہلا نکاح قتیلہ بنت سعدؓ سے ان کے بطن سے صاحبزادے عبداللہ اور بیٹی اسماءؓ پیدا ہوئیں، دوسرا نکاح زینب نامی عورت سے کیا جن کی کنیت ام رومان تھی ان کے بطن سے بیٹی سیدہ عائشہؓ اور بیٹے عبدالرحمٰنؓ پیدا ہوئے۔ تیسرا نکاح حبیبہ بنت خارجہ بن زید نامی عورت سے کیا جن کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ چوتھا نکاح سیدنا علیؓ کے بھائی سیدنا جعفر طیارؓ جب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تو ان کی بیوہ اسماء بنت عمیس سے کیا یاد رہے یہ نکاح خود حضرت علیؓ کی مرضی پر ہوا تھا۔ ان کے بطن سے محمد نامی بچہ پیدا ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ کا قد لمبا، آنکھیں موٹی، جسم چوڑا، چہرہ سرخ و سفید، ماتھا کشادہ، ہونٹ مثل گلاب سرخ، دانت دودھ سفید اور ان کے مابین خلا، لباس سادہ مگر صاف اور پاکیزہ، ہاتھوں کی انگلیاں جڑوں سے پتلی یعنی پر گوشت نہ تھیں، داڑھی گھنی اور سیاہ۔ بچپن کے حالات زیادہ معلوم نہیں نوجوانی کے زمانہ میں ان کے اخلاق اور عادات شریفانہ تھیں۔ مال و دولت کی ریل پیل تھی۔ عرب کے امراء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ غریبوں، محتاجوں اور غلاموں کی ہر طرح کی معاونت کرتے تھے، غلام خرید کر آزاد کر دیتے تھے۔ خاندان قریش میں محبوب، ہردلعزیز اور اچھی نظروں سے دیکھے جاتے تھے چنانچہ اپنے باہمی مجادلات میں قریش کے فیصل خصوصیات کے لئے آپؓ ہی کا انتخاب کرتے۔

شروع ہی سے نبی کریمؐ کے مصاحب اور رفیق سفر رہے۔ نبیؐ کو نبوت ملنے کے بعد آزاد مردوں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ آپؓ ہی کی ذات

ہے۔ چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ بَعْدَ خَدِیْجَۃَ اَبُوْبَکْرٍ (ترجمہ: بے شک وہ پہلا شخص جس نے اسلام قبول کیا بعد حضرت خدیجہؓ کے وہ ابوبکرؓ ہے)۔

نبی کریم کا فرمان ہے: "میں نے جس شخص کے سامنے اسلام کی دعوت رکھی اس نے تردد اور ہچکچاہٹ محسوس کی سوائے ابوبکرؓ کے۔"

قبول اسلام کے بعد اسلام کی دعوت کے سلسلے میں نبی کریم کو حضرت صدیق اکبرؓ سے بڑی امداد ملی اکثر کبار صحابہؓ انہی کی دعوت سے مشرف با اسلام ہوئے۔

قرآن مقدس میں 750 آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کے صحابہؓ کی تعریف کی ہے۔ انہی آیات کا مصداق آپؓ کی ذات بھی ہے مگر چند ایک آیات میں تنہا آپؓ کی مدح بیان ہوئی چنانچہ شیعہ کی مشہور ترین تفسیر حسن عسکری کے بقول قرآنی آیت الذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون میں "نبیؐ کے ساتھ ساتھ آپؓ کی بھی تعریف ہے۔"

اسی طرح لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء اور بہت سی دیگر آیات کے تنہا آپ مصداق ہیں۔ جہاں تک فرامین رسولؐ کا تعلق ہے تو وہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی مدح میں وارد ہیں۔

۱)...... ماسوا انبیاء و رسلؑ کے ابوبکرؓ سب انسانوں سے افضل ہیں۔

۲)...... جس قوم میں ابوبکرؓ ہوں ماسوا ابوبکرؓ کے کسی کو اس قوم کی امامت جائز نہیں۔

۳)...... جو وحی مجھ پر نازل ہوئی میں نے اسے ابوبکرؓ کے سینے میں نچوڑ دیا ہے۔

۴)...... میری امت میں سب سے مہربان ابوبکرؓ ہیں۔

۵)...... بیماری کے ایام میں نبی کریمؐ نے فرمایا مروا ابابکر فلیصل بالناس "حکم دو ابوبکر ﷺ کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو۔"

۶)...... نبی کریم کا فرمان ہے "قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ پر پھر ابوبکرؓ پر پھر عمرؓ پر زمین کشادہ ہوگی۔"

اسی طرح بیسیوں احادیث ایسی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ امام الہند و مجدد الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بقول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت چار وجوہ سے معلوم ہوتی ہے۔

۱)...... تمام امت میں افضل ترین مقام پانا۔

۲)...... ابتدائے اسلام ہی سے نبی کریمؐ کی اعانت کرنا۔

۳)...... بحیثیت خلیفۂ رسولؐ رسول اللہؐ کے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا۔

۴)...... اور آخرت میں بلند مرتبہ پانا۔

سقیفہ بنی ساعدہ کی بیعت کے کچھ ہی دن بعد مسجد نبوی میں عام بیعت ہوئی۔ بیعت ہو چکنے کے بعد آپؓ نے جو خطبہ دیا کتب سیرت و تاریخ میں اس کے الفاظ یوں ہیں۔

"لوگو! قسم ہے اللہ کی نہ میں امامت کا کبھی خواہاں تھا اور نہ ہی مجھے اس طرف رغبت تھی اور نہ میں نے کبھی عیاں یا پنہاں اللہ سے اس کیلئے دعا کی لیکن مجھے خوف ہوا کہ کوئی فتنہ نہ برپا ہو جائے اس لئے اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا ورنہ مجھے امارت میں کوئی راحت نہیں بلکہ ایسا بار مجھ پر ڈالا گیا ہے جس کے برداشت کی طاقت میں اپنے اندر نہیں پاتا اور بدون اللہ کی مدد کے اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ کاش آج میرے بجائے کوئی ایسا شخص ہوتا جو اس بوجھ کے اٹھانے کی مجھ سے زیادہ طاقت رکھتا مجھے تم نے اپنا امیر بنایا حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر اچھا کام کروں تو مجھے مدد دو اور اگر غلطی کروں تو اصلاح کرو تم میں سے جو کمزور ہے میرے نزدیک وہ قوی ہے حتیٰ کہ اس کا حق نہ دلوا دوں اور تم میں سے جو قوی ہے میرے نزدیک وہ کمزور ہے۔ یہاں تک کہ اس سے حق نہ لے لوں جب تک میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو اور اگر ان کے خلاف چلوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا۔"

خلافت سے قبل آپؓ کا ذریعہ معاش اور پیشہ تجارت تھا۔ آپؓ کے معمولی اخراجات اور عیال کے گزارہ کے لئے بیت المال سے چھ ہزار درہم (-/1500 روپے) سالانہ مقرر کئے گئے۔ آپؓ قریب المرگ تھے تو وصیت کی کہ میری فلاں زمین بیچ کر بیت المال سے وصول کردہ رقم واپس کر دی جائے۔

تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ آپؓ بڑے دولتمند اور مکہ میں نہایت معزز و محترم تھے۔ انساب قریش اور ان کے حالات سے سب سے زیادہ باخبر تھے، آپؓ ہی کی کوششوں سے بڑے بڑے سرداران قریش مشرف با اسلام ہوئے۔ ہجرت کے موقع پر نبی کریم کی رفاقت کی تمام فضیلتیں آپؓ ہی کے حصے میں آ گئیں۔ مدینہ تک رفیق سفر رہے اور اپنی بقیہ دولت بھی ساتھ لیتے گئے تاکہ نبی کریم کے قدموں پر نچھاور کر دیں۔ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا: "میں نے ہر شخص کے احسانوں کا بدلہ دنیا میں ادا کر دیا سوائے ابوبکرؓ کے ان کا بدلہ ان کو قیامت کے دن اللہ ہی دے گا۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ عقل و متانت اور زہد و تقویٰ میں بھی ممتاز تھے ایک بار تنکا ہاتھ میں لے کر روتے کاش میں یہ تنکا ہوتا جو قیامت کے حساب کتاب سے بچ جاتا۔ جمادی الثانی کے پہلے عشرے میں بیمار ہوئے، بخار کے ساتھ ہلکا ہلکا سر کا درد شروع ہوا تقریباً سترہ دن بیمار رہنے کے بعد 22 جمادی الثانی 13ھ کو بمطابق 23 اگست 633ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ عمر تقریباً تریسٹھ برس تھی، زمانہ خلافت دو سال 3 ماہ اور دس دن، نماز جنازہ امیر المومنین خلیفہ دوم، داماد مرتضیٰ، مراد مصطفیٰ سیدنا عمر بن خطابؓ نے پڑھائی۔

❁......❁——❁

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا
عشق رسول ﷺ

اعجاز احمد عابد، نوشہرہ

سیدنا ابوبکر صدیقؓ اس امت کے سرخیل امام اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے آگے بڑھنے والے ہیں۔ آپ کی چار پشتیں صحابی ہیں۔ رنگ سرخ و سفید اور بدن دبلا پتلا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے کمالات نبوت سب سے زیادہ حاصل کئے۔ قرآن مجید میں آپؓ کے لئے ثانی اثنین اور لصاحبہ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اسی لئے حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار صریح کفر شمار ہوتا ہے۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ثانی اثنین کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

کان ثانی محمد ﷺ فی
اکثر المناصب الدینیۃ

"تھے حضرت محمد ﷺ کے ثانی اکثر دینی مراتب میں" اس کی تفصیل یوں ہے:

☆ آپؓ دعوت الی اللہ میں نبی علیہ السلام کے ثانی تھے۔

☆ آپؓ غزوات میں نبی علیہ السلام کے ثانی تھے۔

☆ آپؓ مجلس میں نبی علیہ السلام کے ثانی تھے۔

☆ آپؓ نماز کی امامت میں نبی علیہ السلام کے ثانی تھے۔

☆ آپؓ روضہ انور میں دفن ہونے میں بھی نبیؐ کے ثانی تھے۔

علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاہکار تصنیف روح المعانی میں لکھا ہے کہ غار ثور میں داخل ہونے سے پہلے ابوبکر صدیق نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا۔

وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاتَدْخُلْ حَتّٰی
اَدْخُلَہٗ فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْءٌ نَزَلَ بِیْ قَبْلَکَ

"اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپ غار میں ہرگز داخل نہ ہوں جب تک کہ میں اس میں داخل ہوکر جائزہ نہ لے لوں اگر کوئی موذی چیز ہو آپؐ سے پہلے وہ مجھ پر وارد ہو۔"

جب صدیق اکبرؓ نے غار کی صفائی کرلی تو غار کے اندر کئی سوراخ تھے انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ کر اس کے ٹکڑوں سے سوراخ بند کردیئے ایک سوراخ باقی رہ گیا تھا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس پر اپنی ایڑی رکھ دی۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

"اور غار میں ایک سوراخ تھا جس میں سانپ جیسے موذی جاندار تھے، پس حضرت ابوبکرؓ کو خدشہ لاحق ہوا کہ اس میں سے کوئی چیز نبی علیہ السلام کو ایذا نہ پہنچائے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا قدم اس سوراخ پر رکھ دیا، موذی سانپ نے آپؓ کو کاٹ لیا" جب آپؓ کے جسم مبارک میں زہر کا اثر ہوا تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آئے، بقول علامہ آلوسیؒ "ان کے آنسو گرنے لگے مگر نبیؐ کی محبت کی بنا پر انہوں نے اپنے پاؤں کو نہ ہٹایا۔"

دنیائے عشق و محبت کی یہ ایک بے مثال داستان ہے۔ جب نبی کریمؐ کے رخسار مبارک پر آنسوؤں کے قطرے گرے تو آپؐ نے پوچھا، ابوبکرؓ! کیا بات ہے؟ صدیق اکبرؓ نے صورتحال سے آگاہ کیا۔ نبی کریمؐ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا تو زہر کا اثر جاتا رہا۔

عشق کی لذت مگر خطروں کی جانکاہی میں ہے

حضرت ابوبکر صدیق نے سفر ہجرت کی رفاقت کے لئے خود تمنا پیش کی جو نبی کریمؐ نے قبول فرمائی، اس پر ابوبکرؓ رو پڑے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے اس دن پتہ چلا تھا کہ انسان فرط خوشی میں بھی رو پڑتا ہے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ اس عاشق صادق سیدنا صدیق اکبرؓ کا سارا گھرانہ نبی کریمؐ کی خدمت میں مشغول تھا، حضرت ابوبکرؓ سفر میں ساتھ رہے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سارا دن قریش مکہ کے حالات کی خبر لیتے اور رات کو غار ثور میں آکر حالات سے آگاہ کرتے۔ فہیرہؓ نامی غلام سارا دن بکریاں چراتا اور اسی بہانے غار ثور میں آکر دودھ دے جاتا، اسماءؓ بنت ابوبکرؓ چونکہ کم عمر تھیں وہ غار ثور میں کھانا پہنچاتی تھیں جبکہ زوجہ ابوبکرؓ گھر میں نبی کریمؐ کیلئے کھانا پکاتی تھیں۔

ایک دفعہ اسماء بنت ابوبکرؓ کھانا لے کر آئیں تو نبی کریمؐ نے دیکھا کہ اس کا چہرہ مغموم دکھائی دیتا ہے۔ پوچھا اسماء کیا پریشانی ہے؟ عرض کرنے لگی کہ اے اللہ کے محبوبؐ! کل جب میں کھانا پہنچا کر واپس جارہی تھی تو ابوجہل نے راستہ میں مجھے پکڑ لیا کہنے لگا، تمہیں پتا ہے کہ تمہارے پیغمبرؐ کہاں ہیں؟ میں نے کہا، ہاں، اس نے کہا بتاؤ! میں نے کہا، نہیں بتاتی۔ اس نے دھمکایا کہ بتادو ورنہ میں تمہیں بہت ماروں گا۔ میں نے نہیں بتایا۔ اس نے ایک زوردار تھپڑ میرے رخسار پر مارا میں نیچے گر پڑی، میری پیشانی پتھر سے ٹکرائی اور اس میں سے خون نکل آیا۔ میں اٹھ کر کھڑی ہوئی اور روتے ہوئے ابوجہل سے کہا کہ

"یاد رکھو! میری جان تو تیرے حوالے ہے مگر میں محمد عربیؐ کو تیرے حوالے نہیں کروں گی۔" نبی کریمؐ اسماء بنت ابی بکرؓ کی بات سن کر بہت زیادہ متاثر ہوئے اور فرمایا:

"میں نے سب کے احسانات کا بدلہ چکا دیا مگر ابوبکرؓ کے احسانات کا بدلہ اللہ دے گا۔"

اسی وجہ سے علامہ اقبال نے لکھا:

آں امن الناس برمولائے ما
آں کلیم اول سینائے ما

"وہ (صدیق) ہمارے مولا کا سب لوگوں میں سے بڑا محسن اور ہمارے طور سینا کا پہلا کلیم"

جب تین دن کے بعد غار ثور سے نکل کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو نبی کریمؐ نے دیکھا کہ ابوبکرؓ کبھی پیچھے چلتے ہیں کبھی دائیں کبھی بائیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ یہ کیا معاملہ ہے؟

عرض کیا، اے اللہ کے محبوب! جب پیچھے چلتا ہوں تو ڈر لگتا ہے کہ دشمن کہیں دائیں سے نہ آجائے تو ادھر چلنے لگ جاتا ہوں پھر ڈر لگتا ہے کہ بائیں سے حملہ آور نہ ہو تو ادھر چلنے لگ جاتا ہوں۔ سبحان اللہ، جس طرح شمع کے گرد پروانہ چکر لگا رہا ہوتا ہے ایک عاشق صادق اپنے محبوب کے گرد یوں چکر لگا رہا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پیشتر سیدہ عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی کریمؐ کی وفات کس دن ہوئی اور کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا مقصد یہ تھا کہ مجھے بھی یوم وفات اور کفن میں نبی کریمؐ کی موافقت نصیب ہو۔ زندگی میں تو مشابہت تھی ہی فوت ہونے میں بھی مشابہت مطلوب تھی۔

اللہ اللہ یہ شوق اتحاد ہے آخر
تھے جو صدیق اکبرؓ بلکہ عاشق اکبر

حضرت ابوبکرؓ نے وفات سے پہلے وصیت کی تھی کہ جب میرا جنازہ تیار ہوجائے تو روضہ اقدس کے دروازے پر لے جاکر رکھ دینا، اگر دروازہ کھل جائے تو وہاں دفن کردینا ورنہ جنت البقیع میں دفن کرنا۔ چنانچہ جب آپؓ کا جنازہ دروازہ پر رکھا گیا تو "انفتح القفل وانفتح الباب" (تالا کھل گیا اور دروازہ بھی کھل گیا) اور ایک آواز صحابہؓ نے سنی کہا:

ادخلوا الحبیب الی الحبیب

ایک دوست کو دوسرے دوست کی طرف لے آؤ۔ (شواہد النبوۃ)

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آہی گیا

کالم نویس حضرات سے

کالم نویس حضرات سے گزارش ہے:

- اپنی نگارشات ہر ماہ کے پہلے عشرہ میں دفتر خلافت راشدہ میں پہنچانے کا اہتمام فرمایا کریں۔
- مضامین خوش خط صاف اور ورق کے ایک طرف لکھیں۔
- غیر ضروری طوالت سے گریز کریں۔
- مضامین یا کسی بھی تحریر میں ضرورت کے وقت حوالہ ضرور لکھیں۔
- فوٹو کاپی بھیجنے سے گریز فرمائیں۔
- نقل یا چوری شدہ تحریر نہ بھجوائیں۔
- کسی بھی تحریر یا نظم کے انتخاب کی صورت میں تخلیق کار کی رضامندی ضروری ہے۔

ایڈیٹر

یا اللہ مدد

بغض صحابہؓ لعنت اللہ

ختم نبوت ﷺ زندہ باد

حب صحابہؓ رحمت اللہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں چوتھی سالانہ

خلیفہ بلافصل کانفرنس

منعقد ہو رہی ہے

مورخہ 21 جولائی 2005 بروز جمعرات بعد از نماز عشاء

بمقام مین بازار شاداب کالونی، جھنگ روڈ فیصل آباد

زیر صدارت
پیر طریقت حضرت مولانا میاں
محمد جمیل اجمل قادری صاحب

مہمان خصوصی
جناب **ڈاکٹر کوثر ربانی** صاحب
(...)

زیر سرپرستی
یادگار اسلاف
قاری **محمد شفیع جھنگوی**

زیر نگرانی
جناب **حافظ محمد تنویر**
صاحب

وکیل صحابہؓ جانشین مولانا اعظم طارق شہیدؒ
حضرت مولانا
محمد احمد لدھیانوی مدظلہ

عالم باعمل برادر مولانا اعظم طارق شہیدؒ
حضرت علامہ مولانا
محمد عالم طارق مدظلہ

وکیل صحابہؓ
مولانا **عبدالغفور جھنگوی**
قائد جھنگ

حضرت
مولانا **کفایت حسین نقوی صدیقی**
ملتان

مولانا
حبیب الرحمن صدیقی
صدر اہلسنت ... فیصل آباد

حضرت مولانا مفتی
محمد یعقوب اسد
فیصل آباد

ریکارڈنگ پروگرام: محمد آصف فاروقی، امیر معاویہ اسلامی کیسٹ ہاؤس، جناح فوڈ، تالی چوک، جھنگ روڈ فیصل آباد

الداعی الی الخیر

اہلسنت والجماعت، سیدنا خالد بن ولید یونٹ، مین بازار شاداب کالونی، جھنگ روڈ فیصل آباد
فون: 041-2659752-2651887

قسط 6

دفاع صحابہ کرامؓ

من جانب رب العلمین

حافظ ارشاد احمد دیوبندی ''ظاہر پیر''

نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے اب کوئی نبی رسول یا پیغمبر دنیا میں ہرگز ہرگز مبعوث نہیں ہوگا ہاں اب تا قیامت دنیا کی ہدایت اور رہبری کیلئے قرآن کریم تا قیام قیامت امت مسلمہ کی ترجمانی اور رہنمائی کے فرائض انجام دیتا رہے گا۔ قرآن کریم ہر دور کا ترجمان ہے ہمارے اس دور کا بھی بہترین ترجمان ہے۔ قرآن کریم کے مقدس مضامین کو شان نزول کے ساتھ منسلک کر دینا قرآن کریم کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ ذوق قرآن کریم کا ہر طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی شان مقدس جس قدر اہمیت اور بڑے زوردار لفظوں میں بار بار تکرار کے ساتھ بلکہ محبت اور پیار کے ساتھ قرآن مجید میں ہے اس کے بالمقابل بڑے بڑے نامور مصنفین نے سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں صحابہ کرامؓ سے متعلق اپنی اپنی ضخیم کتب جو کئی جلدوں پر مشتمل ہوتی ہیں بڑے شیریں الفاظ ادبیانہ طرز اور بڑے پیارے مربوط جملوں سے صحابہ کرامؓ کو خراج محبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ بلکہ نثر کو چھوڑیئے نامور شعراء کرام نے اپنی عقیدت کے اظہار کے لئے صحابہ کرامؓ کو بڑی محنت سے جو ہدیہ اور نذرانہ عقیدت پیش کر کے مسلمانوں سے خوب سے خوب تر داد وصول کی ہے اور تا قیامت یہ سلسلہ ان شاء اللہ جاری رہے گا مگر پتے کی بات یہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے جس خوب صورت انداز میں قرآن کریم میں صحابہ کرامؓ کے عظیم اور عظیم الشان کارناموں کو الم نشرح فرمایا ہے ایسا طریق بیان ایسا لطیف اور پر اثر تعارف خوبصورت، خوشبودار، پاکیزہ اور دل و دماغ کو منور روشن اور حقیقی مسرت کی نوید سنانے والا ایک ایک جملہ بڑی بڑی ضخیم ترین کتب میں بھی نہیں ملتا۔

قارئین محترم! ہر آدمی کا اپنا اپنا ذوق ہے میں آپ کو مخلصانہ دعوت دیتا ہوں کہ خالی الذہن ہو کر صحابہ کرامؓ کے بارے میں قرآن کریم کا ایک بار پھر مطالعہ فرمائیں اور جو اصحاب ''سپاہ صحابہ'' کے مشن سے بوجوہ یا کسی مصلحت کے تحت علیحدگی کا شکار ہو چکے ہوں اس کا صحیح جواب خود ان کو قرآن کریم میں بڑی تسلی اور تفصیل سے مل جائے گا قرآن مجید کا ایک بڑا حصہ صحابہ کرامؓ کے فضائل کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کا خوب دفاع بھی کر رہا ہے ہاں قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے بھی نہایت ہی ضروری ہے کہ صحابہ کرامؓ کے قول و عمل کو ہر حال مدنظر رکھا جانا چاہیے اس لئے کہ صحابہ کرامؓ ہی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ قرآن و حدیث کو سمجھنے والے بلکہ سب سے زیادہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے اور صحابہ کرامؓ قرآنی تعلیمات کا حقیقی اور عملی نمونہ تھے، صحابہ کرامؓ کی پیروی اور ان کے طرز طریقہ کو دیکھے بغیر واللہ العظیم قرآن و حدیث کو ہرگز ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا، تو گویا ملی و ملی زندگی کے مسائل کو سوچنے

> اللہ پاک نے قرآن میں صحابہ کرامؓ کے عظیم کارناموں کو جس انداز میں بیان فرمادیا ہے۔ایسا لطیف، پراثر، خوبصورت، خوشبودار، پاکیزہ اور دل و دماغ کو روشن کر کے حقیقی مسرت نوید سنانے والا ایک جملہ بھی بڑے بڑے دانشوروں کی کتابوں میں موجود نہیں ہے

اور سمجھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ قرآن و حدیث اور اس میں صحابہ کرامؓ کے طرز عمل کو ترک کر کے قرآن فہمی کا شوق پورا کیا گیا تو پھر گمراہی اور ضلالت اس کا آخری انجام ہوگا۔ اس لئے حضرت نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ گمراہی سے بچنے کے لئے ﴿سُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ﴾ کا تمسک بہت ضروری ہے اس فکر اور سوچ کا نام ''سنی ذہن'' ہی رکھا جا سکتا ہے ایک مسلمان کو اپنے انفرادی یا اجتماعی مسائل کے لئے ہمیشہ اسی سنی ذہن سے غور و فکر کرنا چاہیے جیسے وہ دیگر دینی اسلامی مسائل کو بھی سنی ذہن کے تحت غور و فکر کرنے کا عادی ہے بعینہٖ اسی طرح اجتماعی مسائل مثلاً سیاسیات و معاشیات میں بھی اسی سنی ذہن سے اسے کام لینا چاہیے اور خوب غور و فکر کر کے دیکھنا چاہیے کہ ان شعبوں میں سے کسی میں ہمارے کسی اقدام کا دین اسلام پر کیا اثر پڑے گا مثلاً کسی بد دین دشمن اسلام شیعہ مرزائی یا بری الزم کو ووٹ دینا یا اپنا نمائندہ اور لیڈر بنانا اسلام یعنی دین اہل سنت کیلئے کتنا مضر اور نقصان کا باعث ہوگا۔ شیعہ اور مرزائی وغیرہ کو اپنے دنیاوی امور کے فائدہ کیلئے ووٹ دینا خدائے واحد کے قہر و عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ہمارے خیال میں مسلمانوں کے زوال و انحطاط دینی و دنیاوی خصوصاً سیاسی زوال کا سبب اسی مذکورہ سنی (مسلم) ذہن کا فقدان ہے۔ جب سے امت مسلمہ کی اجتماعی فکر بگڑی ہے اس وقت مسلمانوں کو زوال آیا ہے خصوصاً شیعوں کے ساتھ میل جول اور سنی (مسلم) شیعہ بھائی بھائی کے نام نہاد نعروں سے بہت نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے۔ اس کا بہت برا اثر ہوا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ امت کا تعلق بہت کمزور پڑ گیا ہے۔ اگرچہ اس کی تلافی سپاہ صحابہ نے اپنے کارکنوں کی ہزاروں جانوں کا نذرانہ دے کر امت مسلمہ کی توجہ مبذول کرانے کی بہت عمدہ کوششیں کی ہیں مگر برا ہو اس سیاست کا کہ خود علماء نے بغاوت کر کے شیعوں کے ساتھ اتحاد کر کے مسلمانوں کو بہت پیچھے دھکیل دیا ہے اس لئے اس کمزوری کی وجہ سے کتاب و سنت کے ساتھ بھی تعلق کمزور ہو گیا ہے اب بھی اس کا علاج مضبوط سنی (مسلم) ذہن کی تقویت سے ممکن ہے اگر اب بھی ہم سنبھل جائیں اور اسوۂ صحابہؓ کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں تب بھی وہ گراہیں جو گرا پھر سنبھل گیا'' یا'' صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے مگر واے افسوس کہ

مجلس عمل کی سیاست نے شیعہ اتحاد سے اہل سنت کے نظریہ صحابہ کرامؓ کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اسی "سنی ذہن" کے احیاء کے لئے ماہنامہ "خلافت راشدہ فیصل آباد" نے بھی ایک بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز قائم کرنے کا عملی پروگرام بنایا ہے جو امت مسلمہ کو درپیش اہم امور کی طرف سنی (مسلم) ذہن بیدار کرنے کیلئے کام کرنے کا پختہ عزم ارادہ رکھتا ہے اس ادارہ کا نصب العین اغراض ومقاصد بھی قافلہ حق قائدین سپاہ صحابہؓ نے جو متعین کئے تھے اسی کی روشنی میں کام کریگا۔

آج جن مشکل ترین حالات سے ہم دوچار ہیں اور پریشان ہیں بعینہ ایسے حالات کے وقت قرآن مجید نے صحابہ کرامؓ کو یوں مخاطب کرکے فرمایا:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِيْم (الممتحنه، پ:۸)

ترجمہ: "قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا کردے جن سے اس وقت تمہیں دشمنی ہے اور اللہ تعالیٰ قدرت رکھنے والا ہے بڑا مہربان۔"

یہ آیت فتح مکہ سے پہلے نازل ہوئی، اس وقت صحابہ کرامؓ کی جو سیاسی حالت تھی اسے سامنے رکھتے ہوئے آیت کا مقصد بہت واضح ہے اور بڑی سہولت کے ساتھ سمجھ میں آجاتا ہے نزول آیت مذکورہ کے وقت تک مکہ مکرمہ فتح نہیں ہوا تھا اور مکہ کے مشرک صحابہ کرامؓ کے بدترین دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو خوشخبری سنائی کہ مشرکین کہ عنقریب تم سے محبت کرنے والے دوست بنادیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا جس کی پیشین گوئی قرآن مجید نے آیت مذکورہ بالا میں فرمائی ہے یعنی کہ مکہ مکرمہ فتح ہوا تو صحابہ کرامؓ کے سخت جانی دشمن بھی ایمان لے آئے پھر یہ جدید صحابہ کرامؓ قدیم صحابہ کرامؓ کے ساتھ شیروشکر ہوگئے دونوں میں ایسی محبت بڑھی کہ آج تک جس کی مثال نہیں ملتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو شیعہ ذاکر اور شیعہ تاریخ نگار اور اسی طرح ان کی غلط بیانی سے متاثر ہونے والے سنی مصنف اور سنی مقرر کہتے ہیں کہ بنو امیہ اور بنو ہاشم میں زمانہ جاہلیت سے ہی جو عداوت تھی وہ اسلام لانے کے بعد بھی قائم رہی یہ بالکل غلط اور سفید جھوٹ ہے جو شخص بھی یہ کہتا ہے وہ شخص قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے، قرآن کریم تو یقیناً سچا ہے جس کی مندرجہ بالا آیت روز روشن کی مانند ہے کہ صحابہؓ بنو امیہ اور صحابہؓ بنو ہاشم میں شرف اسلام کی قبولیت کے بعد باہم دگر محبت، مودت تھی ان کے درمیان دشمنی، حسد، رقابت، عداوت کے فرضی قصے شیعوں کی خباثت سے مشہور کئے گئے۔ یہ قطعی طور پر سب جھوٹے افسانے ہیں اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہورہی ہے کہ جو لوگ حضرت علیؓ خلیفہ راشد اور حضرت امیر معاویہؓ خلیفہ راشد کے درمیان اختلاف اور خانہ جنگیوں کو بڑھا چڑھا کر اموی اور ہاشمی خاندانوں کی باہمی رقابت کا نتیجہ کہتے ہیں، وہ بالکل سو فیصد جھوٹے ہیں ان دونوں خاندانوں میں کوئی رقابت تھی نہ ہی دشمنی تھی یہ

قرآن پاک کا ایک بڑا حصہ صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب کے ساتھ ساتھ اس مقدس ترین جماعت کے بھرپور دفاع میں موجود ہے

لڑائیاں بعض شرعی اعتقادی مسائل میں اجتہادی اختلاف کا نتیجہ تھیں خاندانوں اور قبیلہ وغیرہ کے اختلافات کو ان کے بپا ہونے میں ذرہ برابر بھی دخل نہ تھا اور نہ ہی یہ اختلافات اس نوعیت کے تھے جنہیں دشمنان صحابہ کرامؓ ذریت ابن سبا شیعوں نے بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے، مولانا حالی نے اپنی مسدس میں اس اختلاف کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا
تو بالکل مدار اس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا

چونکہ صحابہ کرامؓ کے باہمی مناقشات کا تذکرہ آگیا ہے۔ اس لئے اس واقعہ کا مختصر ترین اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جنگ جمل وصفین وغیرہ کے واقعات میں مورخین نے لاریب بڑی ٹھوکریں کھائی ہیں اور بہت مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے جن کتب تاریخ پر ان واقعات کی تفصیل کا مدار ہے۔ وہ سب کی سب شیعوں کی لکھی ہوئی ہیں یا ان کا ماخذ شیعہ کتب ہیں اور شیعہ راویوں کی روایتوں سے بھری پڑی ہیں اس وجہ سے بعد کے مورخین نے بھی ان کی بہت سی جھوٹی حکایتیں درج کردی ہیں ان لڑائیوں میں مقتولین ومجروحین کی تعداد اور ان جنگوں میں فریقین کے مخلص شرکاء کے جوش وخروش کا تذکرہ بہت مبالغہ آرائی کے ساتھ کیا گیا ہے بلکہ بندہ وعفاء اللہ عنہ کے خیال میں بعض وجوہ سے یہ جھوٹے واقعات جو مرقوم کئے گئے ہیں یہ صرف منافقین کے ذہن کا شوشہ ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لڑائیاں بالکل برائے نام تھیں دونوں طرف کے مخلصین واللہ قطعاً نہیں لڑنا چاہتے تھے البتہ شیعہ منافق دونوں طرف جو مسلمان تھے ان کے وہ خون کے پیاسے تھے زیادہ تر خون ریزی شیعوں نے کی ہے جس کی تفصیل بھی بندہ وعفاء اللہ عنہ ان شاء اللہ عرض کرنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہے، حقیقتاً فریقین کے مقتولین اور مجروحین کی کچھ تعداد اس قدر قلیل تھی کہ اس کو جنگ کا نام دینا بھی غلط ہے یہ قلیل تعداد شیعہ راویوں اور مورخوں نے ازراہ عناد سینکڑوں گنا کرکے اپنی کتب میں درج کردی ہیں اور مقررین اب تک بھی اس میں اضافہ کرتے جارہے ہیں ویسے بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی تعلق حضرت نبی علیہ السلام کی کامل اتباع کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں کمال اور فضیلت کا مدار معیت لیے اتباع اور صحبت بتایا گیا ہے۔ الحمدللہ اب گرد وغبار ہٹ رہا ہے۔ کارکنان ملت اسلامیہ کی بے لوث قربانیاں رنگ لارہی ہیں اب چھوٹے چھوٹے بچے بھی اپنی توتلی زبان سے "شیعہ کافر ہے" دیہات کے گلی کوچوں میں کہتے ہوئے نظر آتے ہیں تو یہ منظر دیکھ کر میں اکثر یہ شعر گنگنانے لگتا ہوں۔

نہ من تنہا دریں میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار ہم است

نبوت کے سچے گواہ صحابہ کرامؓ:

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ جب کوئی عدالت میں مقدمہ کرتا ہے تو اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے گواہ بھی پیش کرتا ہے کہ میری صداقت کیلئے فلاں فلاں گواہ موجود ہیں تو فریق مخالف دعویدار کے گواہوں کو جھوٹا ثابت کرکے دعویٰ کو کمزور بنانے کیلئے کوشش کرتا ہے تو اگر یہ گواہ جھوٹے تسلیم کرائے جائیں تو پھر مدعی خود بخود جھوٹا ثابت ہوجاتا ہے اس کا دعویٰ عدالت خارج کردیتی ہے اور مشہور ہوجاتا ہے کہ اس نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا بعینہ اسی طرح حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جب نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دنیا کے سامنے

صحابہ کرامؓ کے طرز عمل کو ترک کرکے قرآن فہمی کا شوق پورا کرنے سے ضلالت وگمراہی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوسکتا...........!

نبوت و رسالت کا دعویٰ پیش کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا نبی ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص الخاص رحمت سے آپ کی نبوتؐ و رسالتؐ کے گواہ بھی پیش کر دیے جن کو دوسرے لفظوں میں حضرت نبی کریم علیہ السلام کے صحابی کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کو اللہ تعالیٰ نے جب ایمان و اسلام کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرما کر اپنے پیغمبر خاتم النبیین کی سچی نبوت و رسالت کا گواہ بنا دیا تو اصحاب محمدؐ نے دنیا کے سامنے زور دار لفظوں میں اپنی شہادت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت نبی کریم علیہ السلام کی رسالت کی گواہی ان الفاظ میں پیش کی:

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ

کہہ کر ہر صحابیٔ رسولؐ نے دنیا کائنات کے سامنے برملا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں پھر صحابہ کرامؓ نے اپنی اپنی زندگی میں نبوت اور رسالت کی اس سچی گواہی کو قولاً اور عملاً سچ ثابت کر کے دکھایا مثلاً اس سچی گواہی کو ثابت کرنے کے لئے اپنی دنیا کی جملہ مرغوبات و مالوفات کو توحید و رسالت کا پیغام پہنچانے کے لئے قربان کر دیا باپ نے بیٹے کو اور بیٹے نے باپ کو خاوند نے بیوی کو اور بیوی نے خاوند کو حتیٰ کہ وطن مالوف کو ٹھکرا کر اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کر کے توحید و رسالت کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لئے درختوں کے پتے کھا کر بھوک کے باعث پیٹ پر پتھر باندھ کر دنیا کی ہر راحت و فرحت کو رخصت کر کے نبی علیہ السلام کی نبوت کے سچے گواہ ہونے کا عملی ثبوت پیش کر دیا اور پھر دنیا سے رخصت ہونے تک اس سچی گواہی پر قائم رہے۔ اسلام کی مخالفت کرنے پر صحابہ کرامؓ نے اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو بھی کاٹ کر دور پھینک دیا مثلاً جنگ بدر میں حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ نے اپنے حقیقی ماموں کو قتل کر دیا جب سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کو معلوم ہوا کہ بدر کی لڑائی میں اس کا بیٹا عبدالرحمن مشرکین کفار کی فوج میں موجود ہے تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس کو قتل کرنے کے لئے اس کو بہت تلاش کیا لیکن حضرت عبدالرحمن کی قسمت میں سرمایہ ایمان و اسلام کی سرفرازی لکھی ہوئی تھی اس لئے سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق بچ گئے اور پھر خود بھی حضرت نبی کریم علیہ السلام کی نبوت و رسالت کے سچے گواہ بن گئے اور بھی بہت سارے صحابہ کرامؓ نے اپنے حقیقی قریبی رشتہ داروں کو اسلام کے بالمقابل گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ حتیٰ کہ سیدنا حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے اپنے والد کو قتل کر ڈالا، حضرت ابوحذیفہؓ صحابیٔ رسولؐ نے بھی اپنے باپ عتبہ اور چچا شیبہ بن ہند

> فتح مکہ کے بعد جدید صحابہ کرامؓ اور قدیم صحابہ کرامؓ کے ساتھ شیر و شکر ہوگئے تھے، دونوں میں ایسی محبت بڑھی کہ آج تک اس کی مثال نہ مل سکی اور بنو امیہ اور بنو ہاشم کی زمانہ جاہلیت کی عداوت کا اسلام لانے کے بعد دوبارہ لوٹ آنے کا تذکرہ کرنے والے تاریخ دان سفید جھوٹ بول کر قرآن کی تکذیب کرتے ہیں

بنت عتبہ اپنے بھائی ولید بن عتبہ کے خلاف تلوار چلاتے ہوئے کتنے ایک قتل کروائے سیدنا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ بدر میں اپنے حقیقی چچا نوفل بن خویلد کو قتل کر دیا تھا کیونکہ وہ کفار کی حمایت میں اسلام کی جانب سے لڑ رہا تھا یہ تو بہت ہی مختصر سا تعارف ہے ورنہ ایسے واقعات سے بڑی ضخیم کتب بھی احاطہ کرنے سے عاجز ہیں مگر بڑے ظالم وہ کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی علیہ السلام کی رسالت کے گواہ جھوٹے ہیں درحقیقت توحید و رسالت کے ان جانباز صحابہ کرامؓ کو جھوٹا اور کھوٹا گواہ مشہور کر کے (معاذ اللہ)

> حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان اجتہادی اختلافات کے نتیجہ میں منافقین کی سازش سے شہید یا زخمی ہونے والے صحابہ کی تعداد اتنی کم ہے کہ اسے جنگ کا نام دینا بھی تاریخی غلطی ہے۔

حضرت نبی علیہ السلام کی نبوت و رسالت کو بزعم خویش جھوٹا ثابت کرنے کی ایک مذموم منظم اور اسلام کے خلاف بڑی خفیہ سازش کا حصہ ہے۔

اور واقعہ یہ ہے کہ اسلام نے صحابہ کرامؓ جیسی مقدس جماعت کے ذریعہ دنیا کائنات پر اپنی گرفت بہت مضبوط کر لی تھی اور دنیا کے کونے کونے سے اسلام کی طرف عوام کھنچے چلے آ رہے تھے۔ مگر عبداللہ بن سبا یہودی نے اسلام کو پھلتے پھولتے دیکھا تو ابلیس اعظم ملعون مردود کے خاص الخاص مشورہ سے شیعہ مذہب کی بنیاد ڈالی اور اعلان کر دیا کہ اصحاب محمدؐ میں سے صرف تین چار اصحاب کے علاوہ باقی سب نے کفر اختیار کر لیا تھا اور یہ سب صحابہ کرامؓ (نقل کفر، کفر نہ باشد) العیاذ باللہ صحابہ کرامؓ ظالم و غاصب تھے جب شیعوں نے بیج بو کر اسلام کے خلاف یہ تحریک شروع کی تو بعد میں آنے والوں کو بھی شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ اس اسلام کو قبول کرنے سے کیا فائدہ جس پیغمبر کی نبوت کے گواہ بھی جھوٹے ہوں بیگانے تو بیگانے ہوئے اپنے بھی اسلام کے بہی خواہ نہیں تھے تو ہم اسلام کیوں قبول کریں؟

آہ صد آہ! اگر عبداللہ بن سباء یہودی سبائیت جیسے ملعون فرقہ کی بنیاد نہ رکھتا تو آج پوری دنیا میں کوئی بھی غیر مسلم کافر نہ ہوتا اور آج کوئی اسلام دشمن بھی تلاش بسیار کے باوجود ہرگز نہ ملتا .... فافھموا وتدبروا یا اولی الالباب ——— وتفکروا یا اولی الابصار ——

قارئین محترم! یہ بات ہرگز نہ بھولئے کہ قرآن کریم اور احادیث مقدس کا یہ مکمل ذخیرہ صحابہ کرامؓ کے ذریعہ سے ہی ہم تک پہنچا ہے اگر العیاذ باللہ صحابہ کرامؓ کو جھوٹا کہا جائے اور ام المومنین اماں عائشہ صدیقہ کی توہین کی جائے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ اس لئے ہم بار بار مجلس عمل کی مسلم قیادت کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ ایسا مذہب جس کا اعلان ہے کہ اس مروجہ قرآن کریم کا اصل قرآن کریم میں جو امام غائب کے پاس ہے ایک حرف بھی اس میں موجود نہیں جبکہ اس قرآن کریم میں لفظ "اللہ" 269 جگہ آیا ہے اور امام غائب جو قرآن اٹھا کر غار میں چھپا ہوا ہے اس کے پاس شیعہ نظریہ کے تحت ایک لفظ بھی اس قرآن والا اس میں موجود نہیں تو لاریب ہمارے نزدیک تو وہ قرآن نہیں کوئی ڈرامہ یا افسانہ ہوگا اور مجلس عمل والے کہتے ہیں کہ ہم ملک میں آئین اسلام یا آئین قرآن نافذ کرنا چاہتے ہیں اب کوئی ان بھلے مانس لوگوں سے دریافت کرے کہ کونسا آئین قرآن آپ نے نافذ کرنا ہے؟ اصل قرآن کے بدترین دشمن کو تو آپ نے

اپنے پہلو میں بٹھایا ہوا ہے اور جس شہید تحفظ ناموس صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اسمبلی میں آ کر اسلام کا بل پیش کیا تھا اس مجاہد کی جماعت جو کہ اس ملک میں مظلوم ترین جماعت ہے ان کے ساتھ آپ لوگ بات کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ آپ حضرات کے قول و فعل میں اتنا تضاد ہے جس کو اب عوام بھی سمجھنے لگے ہیں ہم آپ کے بارے میں عوام کیا رہبری کر سکتے ہیں؟ خدارا اس دورنگی چال کو بہرحال خیرباد کر دیں یا اپنے شیعہ مسلک کی عوام کے سامنے وضاحت پیش کریں جو ل گئے ــــــــ

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں آپ سپاہ صحابہؓ کی قیادت کے ساتھ ہر حال مذاکرات کریں اور اگر مناسب سمجھیں تو اپنے راہنما ساجد نقوی کو بھی ساتھ لے آئیں۔ جبکہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی توہین و تکفیر کرنا یہودیوں اور شیعوں کی دین اسلام کو مٹانے کیلئے ایک بہت بڑی خفیہ سازش ہے......

اسلام کی ملٹری صحابہ کرامؓ:

صحابہ کرامؓ اسلام کی فوج ہے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان جراٴت مند بہادر نڈر بے لوث ملٹری ہے جو ملٹری کے خلاف ہو وہ باغی ہے اور باغی کی سزا تختہ دار ہے۔ جس طرح آج بھی پوری دنیا کا دستور ہے کہ ملک کی فوج کے خلاف کچھ کہو تو اس ملک کے باغی تصور کئے جاؤ گے بعینہ اسی طرح جو شخص ازلی حضرت محمدؐ کی فوج کے خلاف الزام تراشی کرے توہین کرے وہ بھی اسلام کا باغی ہے یہ سو فیصد کوڑ اس ہے کہ صحابہ کرامؓ باغ کھا گئے۔ خلافت چھین گئے۔ غاصب تھے۔ منافق تھے۔ گھر کو آگ لگائی۔ خائین تھے یہ سب کا سب جھوٹ کا پلندہ ہے، حضرت نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا میرا قول و فعل سنت ہے اور میرے صحابہؓ کا قول و فعل بھی سنت ہے صحابہ کرامؓ نے جو کام کیا اس کو بھی سنت میں داخل کیا گیا ہے، امت محمدیہ کے لئے صحابہؓ کی زندگی مشعل راہ ہے۔ صحابہؓ سے ہمیں صداقت ملتی ہے، صحابہؓ سے ہمیں عدالت ملتی ہے، صحابہؓ سے ہمیں شہادت ملتی ہے، صحابہؓ سے ہمیں سخاوت ملتی ہے، صحابہؓ سے ہمیں شجاعت ملتی ہے، صحابہؓ سے ہمیں حکومت ملتی ہے، صحابہ سے ہمیں شفاعت ملتی ہے، صحابہؓ سے ہمیں نصرت ملتی ہے، یہ سب کچھ ہمیں اسلام کی اس فوج ظفر موج محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت صحابہ کرامؓ سے ملتا ہے آج تک اس دنیا میں ہمیں ایسی حکومت و سلطنت نہیں ملی جیسے صحابہ کرامؓ نے پوری دنیا میں اپنی حکومت اور عادلانہ نظام مملکت قائم کیا تھا۔ ہم اب بھی اس دنیا میں ایسا خلیفۃ المسلمین چاہتے ہیں جو حاکم بھی ہو مزدور بھی ہو مہمان نواز بھی ہو امام بھی ہو اسلام کا غلام بھی ہو حاکم بھی ہو اور رات کو پہرے دار بھی

آہ وہ دور کہاں

گم

> **امیر المومنین سیدنا علیؓ اور امیر المومنین سیدنا معاویہؓ کے درمیان اختلافات اور خانہ جنگیوں کو بڑھا چڑھا کر اموی اور ہاشمی خاندانوں کی باہمی رقابتوں کا نتیجہ سمجھنے والے نام نہاد مصنف سو فیصد جھوٹے ہیں**

> **اگر عبداللہ بن سباء یہودی سبائی جیسا نظریہ ایجاد نہ کرتا تو آج پوری دنیا میں کوئی بھی کافر نہ ہوتا**

ہو گیا

ہے، جب رعیت سوتی ہے، بادشاہ پہرہ دے رہا ہے کسی غریب کی بکری گم ہو گئی ہے تو بادشاہ اس کو تلاش کر رہا ہے، بیت المال کا اونٹ گم ہو گیا ہے تو سے حاکم خود پہاڑوں میں تلاش کر رہا ہے، اسلام کی فوج بارڈر پر لڑ رہی ہے حاکم وقت ہر ایک کے گھر پہ سٹ میں بن کر خطوط تقسیم کر رہا ہے ہر ایک گھر میں ضرورت معلوم کر کے سودے وغیرہ ان کے گھروں میں پہنچا رہا ہے۔ رات کو بچے رو رہے ہیں تو خود امیر المسلمین ان کو بہلا رہا ہے۔ بیواؤں کے گھروں میں ضرورت کیلئے راشن پہنچا رہا ہے، بوڑھی اور اندھی بیوہ نظر آتی ہے تو اس کی انگلی پکڑ کر اس کو اس کے گھر پہنچا رہا ہے۔ یہ ایک مختصری جھلک ہے، خلافت راشدہ کے نظام مملکت کی جسے صحابہ کرامؓ نے قائم کیا تھا، سپاہ صحابہ بھی اسی نظام کے عملی اجراء کیلئے آپ کے تعاون کی خواستگار ہے مجلس عمل والوں سے بھی کوئی ذاتی خلافت نہیں نزاع نہیں بات صرف یہ ہے کہ ملک میں خلافت راشدہ کے نظام کے اجراء میں سب سے بڑی رکاوٹ شیعہ ہے اور شیعہ مجلس عمل کا ایک حصہ ہے یہ ناممکن ہے کہ کنویں میں کتا بھی ہو اور پانی بھی پاک ہو خلافت راشدہ کا دور بڑا ہی پیارا اور عجیب دور تھا خلافت راشدہ کے خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ بیعت خلافت کے فوراً بعد بازار میں آوازے لگا رہے ہیں، الاجیر، الاجیر، الاجیر، کسی کو مزدوری کی ضرورت ہو مزدور حاضر ہے، لوگوں نے تعجب سے کہا کہ ابھی تو آپ امیر المومنین منتخب ہوئے ہیں اور ابھی مزدوری کرنے چلے ہیں، فرمایا گھر میں آٹا نہیں مزدوری کوئی عیب نہیں کسی نے کہا کہ یہ بیت المال؟ فرمایا بیت المال پر میرا کوئی حق نہیں ایک آدمی نے کہا کہ یہ میرا ڈبہ لنگڑا ہے اسے اٹھا کر میرے گھر پہنچا دو مزدوری دوں گا، امیر المومنین ڈبہ اٹھا کر بازار سے گزر رہے ہیں، سب لوگ حیران ہیں امیر المومنین یہ آپ نے کیا ڈبہ اٹھایا ہوا ہے، فرمایا ڈبہ نہیں اٹھایا ہوا اپنے بچوں کے لئے رزق حلال سے ان کا پیٹ پال رہا ہوں۔

هؤلاء آبائي فجئني بمثلهم، اذا

جمعتنا يا جرير المجامع

یہی ہمارے مقتدا رہنما اور ہمارے قائد ہیں اللہ تعالیٰ ان کا قائم کردہ نظام خلافت ہمیں نصیب فرمائیں۔ آمین

صحابہ کرامؓ کے ساتھ نبی علیہ السلام کا قلبی تعلق:

قرآن کریم میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبی تعلق محبت اخلاص اور دلی پیار کا اظہار متعدد مقامات پر موجود ہے اور احادیث میں بھی اس کی تفصیل بڑی تشریح کے ساتھ بیان کی گئی ہے فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. (پ ۱۱)

ترجمہ: "البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس رسول تم میں سے بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہے تمہاری بھلائی پر ایمان والوں پر (صحابہ کرامؓ پر) نہایت شفیق مہربان ہے۔ (ترجمہ از حضرت شیخ الہندؒ)

اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان شہادت کو ملاحظہ فرمائیں

> **بڑے ہی بدبخت اور ظالم و کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی علیہ السلام کی رسالت کے گواہ جھوٹے ہیں**

صحابہ کرامؓ نے تمام مصائب وآلام برداشت کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے گواہ ہونے کا عملی ثبوت پیش کر دیا۔

یہ مقدس حضرات حضرت نبی علیہ السلام کے ایسے جان نثار ہوئے انکی اطاعت فرمائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق اپنا ظاہر باطن صاف بنایا تھا کہ ان کے ساتھ آنحضور کو لگاؤ محبت واطاعت کا ہونا ایک فطری امر تھا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ پاکباز لوگوں نے آپ کی تربیت اور تزکیہ کا پورا پورا اثر لے کر اپنا تن من دھن اسلام کیلئے قربان کر کے آپؐ کے سچے وفادار ساتھی ہونے کا ثبوت دیا ہے، اس لئے آپ بھی اپنی نظر رحمت وشفقت سے ان عاشقان حق وصداقت کو محروم نہ فرمائیں یہ کامل ومکمل آپؐ کے ہو چکے ہیں، اس لئے آپؐ ان کے ہو جائیں میں نے جیسا کہ پوری دنیا نے کائنات سے آپ کو سب پر فضیلت بخشی ہے وہاں آپؐ کے بعد آپ کی رفاقت کے لائق آپ کے صحابہ کرامؓ کو بھی روئے زمین سے منتخب کر کے آپؐ کے دامن رحمت و شفقت میں ڈال دیئے ہیں۔ اس لئے آپؐ اپنے ان صحابہ کرامؓ پر مکمل اعتماد فرمائیے میں نے ان کے دلوں کا امتحان لے لیا ہے اور ان کو کامیابی کا سرٹیفکیٹ بھی میں نے عطا فرما دیا ہے۔

اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم

یہی ہیں آپؐ کے ساتھی اصحابؓ محمدؐ میں نے جن کے دلوں کا امتحان لیا ہے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم کا تحفہ عطا فرمایا ہے۔ یہ سچے ساتھی ہیں۔ سچے موتی ہیں۔ سچے پروانے ہیں۔ آپ ان کی تعلیم وتربیت اور تکمیل میں لگے رہے یہ آسمان ہدایت کے روشن ستارے ہیں آپؐ کے ان صحابہؓ کی روشنی قیامت تک کم نہیں ہوگی جیسے آپؐ کے بعد کوئی نبی ورسول قطعاً نہیں آسکتا بعینہ اسی طرح صحابہ کرامؓ کے بعد ان کے اس بلند تر مقام پر آنے والے اور افراد بھی قیامت تک قطعاً پیدا نہیں کروں گا جس نے بھی اب قیامت تک آپؐ کے نور نبوت ونور رسالت سے منور ہونا ہے وہ اب صرف اور صرف صحابہ کرامؓ کے واسطے سے یہ نور نبوتؐ ورسالتؐ حاصل کر سکے گا میں نے اور سب ذریعے بند کر دیئے ہیں آپؐ کے یہ صحابہ کرامؓ بڑے رفیع المقام اور صادق راستباز ہیں کہ اگر میری عادت یعنی سنت اللہ کے مطابق نبوت ورسالت اختتام پذیر نہ ہوتی یعنی ابھی میں نبی اور رسول مبعوث فرماتا تو آپ کے یہ جمیع صحابہ کرامؓ کا مقام اتنا بلند ہے کہ یہ سب صحابہ کرامؓ مقام نبوت ورسالت پر فائز المکرم ہوتے۔ اللہ اکبر!

آپ حضرات اس کا خلاصہ یوں سمجھئے کہ جیسے اللہ رب العالمین اپنے مقام الوہیت میں یگانہ اور یکتا ہے جیسے حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مقام عبودیت ورسالت میں منفرد یگانہ اور یکتا ہیں بعینہ اسی طرح صحابہ کرامؓ بھی مقام اطاعت تقویٰ وطہارت میں یگانہ منفرد اور بے مثال ہیں فرمان مقدس ہے:

السابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان.

یعنی جو لوگ تا قیام قیامت صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلیں گے ان تینوں گروہوں (مہاجرین، انصار، واتبعوھم باحسان) اور یہ اپنے رب سے راضی ہو چکے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی کی تعلیم وتزکیہ کے ذریعہ صحابہ کرامؓ کو اتنا خالص اور پاکباز بنایا ہے کہ ماسوائے نبوت ورسالت انسان کے لئے باقی اور کوئی ممکن ترقی اور رفعت کا مقام دنیا میں موجود نہیں جو صحابہ کرامؓ کو حاصل نہ ہو چکا ہو سب سے عظیم فضیلت کے حامل حضرت نبی علیہ السلام کی محنت زبردست محنت اور فیضان کا یہ اعلیٰ نتیجہ صحابہ کرامؓ کی یہ جماعت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کرامؓ کو نقد انعام واکرام واحترام کے بے شمار وعدے دیئے ہیں سب سے زیادہ انعام رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی ذلیل کیا اور آخرت میں خلود فی النار کی وعید کا حکم فرمایا۔ میدان بدر میں جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مختصر ترین 313 مقدس افراد کی جماعت کی صفیں ترتیب دے رہے تھے اور صحابہ کرامؓ کی قلت بے سروسامانی کفار و مشرکین کی کثرت ظاہری شان وشوکت ملاحظہ فرمائی تو بارگاہ رب العلمین میں سربسجود ہوئے سجدہ میں نہایت خشوع وخضوع سے پڑھتے ہوئے یوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اَنجِزلِیْ مَا وَعَدتَنِی اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھلِکْ ھٰذِہِ العِصَابَۃَ مِنْ اَھلِ الاِسْلامِ لا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ

او کما قال النبی ﷺ

اے اللہ تیرا جو میرے ساتھ وعدہ تھا اب وہ پورا فرما دے۔ اے اللہ اگر تو نے میری اس گروہ جماعت صحابہ کرامؓ کو ہلاک کر دیا تو پھر میرے مولیٰ سطح ارض پر تیری خالص عبادت کرنے والا تا قیامت کوئی اور گروہ نہیں ہوگا یا اللہ میں اپنی زندگی بھر کی محنت سے جو کچھ تیار کر سکا ہوں وہ اب میں نے تیرے دین تیری وحدانیت تیرے اسلام کو قیامت تک قائم رکھنے کیلئے اس میدان میں لے آیا ہوں، یہ میری جماعت ہے ہماری امداد ونصرت فرما۔

ملاحظہ فرمایئے! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے بارے میں کیسی عاجزی کیسے خلوص وللہیت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں سربسجود ہو کر اور پھر رو رو کر فرما رہے ہیں بعینہ اسی نصب العین کے تحت "سپاہ صحابہؓ" کا وجود عمل میں لایا گیا اور اسی جذبہ کے تحت قیامت تک ان شاء اللہ تعالیٰ کام ہوتا رہے گا۔ (جاری ہے)

حدیث بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو
نہ کر خارا شگافوں سے تقاضا شیشہ سازی کا

پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ شیعہ ہیں۔ ورنہ مجلس عمل والے اس کا اعلان کرکے تجزیہ کرلیں۔

سکول سسٹم

کے قیام کی ضرورت

موجودہ ترقیاتی دور میں مروجہ دنیاوی تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس سلسلہ میں پری کیڈٹ طرز پر ایک مروجہ تعلیمی سسٹم کی ضرورت ہے۔ جو ایسے نوجوان تیار کر سکے جن کے ذریعے خلافت راشدہ کے احیاء کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مدد لی جاسکے۔

اس اہم منصوبہ کی تکمیل کیلئے نیٹ ورک تیار ہے۔ اس اہم میں دلچسپی رکھنے والے اہل خیر اور معاونین اپنی آراء سے تجاویز سے آگاہ فرمائیں۔

رابطہ کیلئے.......... عبدالوحید

پروجیکٹ منیجر سکول سسٹم

دفتر خلافت راشدہ ریلوے روڈ فیصل آباد

موبائل: 0300-7627816

بحمد للہ تعالیٰ ہم شکر گزار ہیں

اپنے اندرون ملک اور بیرون ملک مقیم تمام کرم فرماؤں کے کہ انہوں نے آڈیو، ویڈیو CD "**آخری دستک**" کو بے حد پسند کیا۔

ہمیں کئی خطوط اور ٹیلیفون ان شائقین کی جانب سے بھی موصول ہوئے جو CD منگوانے کے طریقے کار کو نہ جاننے کی وجہ سے CD کے حصول سے محروم رہے۔ جس کے لئے ہم دلی معذرت خواہ ہیں۔

CD منگوانے کا طریقہ ☆ تمام اخراجات خریدار کے ذمہ ہوں گے۔ ☆ برائے مہربانی آرڈر کے ساتھ تمام اخراجات ارسال کریں ☆ تمام اخراجات موصول ہونے کے بعد مطلوبہ CD ارسال کر دی جائے گی۔ ☆ CD صرف کوریئر سروس (Courier Service) کے ذریعے ارسال کی جائے گی۔ ☆ اندرون ملک کوریئر (Courier) کا خرچہ مبلغ -/100 روپے ہے۔

☆ اب دیکھیں بھی اور سنیں بھی ! ایک ہی CD میں ☆

آخری دستک

Vol.1 AUDIO VIDEIO Mp3 CD

صرف کمپیوٹر پر چلائیں

اس CD میں آپ دیکھیں گے

☆ حقیقت مذہب شیعہ
﴿مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ﴾
☆ عظمت اصحاب رسولؐ
﴿مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ﴾
☆ پی ٹی وی انٹرویو
﴿مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ﴾
☆ دشمنان اصحاب رسولؐ کی بدترین گالیاں
﴿ڈاکٹر مرزا محمد اطہر ..... لکھنؤ بھارت﴾
☆ ایرانی شیعہ کا بیت اللہ پر حملہ 1986ء
﴿بشکریہ سلطنت سعودیہ﴾

اس CD میں آپ سنیں گے درج ذیل بیانات

☆ الشیخ عبدالرحمٰن الحذیفی (امام مسجد نبویؐ)
☆ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
☆ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ
☆ مولانا خالد سیف اللہ شہیدؒ
☆ علامہ علی شیر حیدری مدظلہ
☆ مولانا عبدالغفور ندیم مدظلہ
☆ مولانا یحییٰ عباسی مدظلہ
☆ مولانا محسن رضا فاروقی (سابقہ شیعہ عالم)۔

جلدی کریں اپنی CD "آخری دستک" والیم 1 کی کاپی آج ہی بک کروائیں۔ خود بھی دیکھیں اور ساتھیوں کو بھی ترغیب دیں۔

یاد رکھیں: قرأت، نعت اور علمائے کرام کی تقاریر کی کیسٹوں اور آڈیو/ وڈیو CDs کا مرکز

ملنے کا پتہ مکتبہ خلافتِ راشدہ اسلامک ریکارڈنگ سنٹر

دکان نمبر 4، اسلام کتب مارکیٹ، نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، گرومندر، کراچی۔ فون: 021-4133844

قرآن کے مجرم

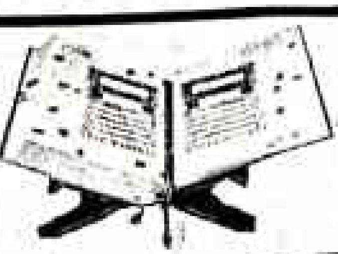

محمد قدیر کاکاخانی، کراچی

مسلم امہ پر عجیب وقت آن پڑا ہے۔ امت عجیب مشکل اور تناؤ کا شکار ہے۔ یوں لگ رہا ہے کہ "حیران و پریشان کھڑی ہے۔ ایک ایسے قافلے کی مانند جس کا مال و متاع لٹ چکا ہو، جس کے راہبرو آبلہ پا ہو چکے ہوں، جو اپنے راہنما سے بچھڑ چکا ہو، آنے والا سفر سوائے تاریک رات میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے سوا کچھ نہ ہو۔ اور جس قافلے کا ہر شریک سفر کرب و اندوہ کی علامت بنا بیٹھا ہو۔ مسلم دنیا کی بے بسی میں اس وقت بے پناہ اضافہ ہوا جب اسے کیوبا کے پنجروں میں مقید مجاہدین اسلام کے سامنے اپنی مذہبی کتاب قرآن پاک کی تذلیل کا پتا چلا اور اہالیان پاک وطن پر اس وقت غم و غصے کے گہرے بادل چھا گئے۔ جب امریکی اخبار میں انہیں کتے سے تشبیہ دے کر اقوام عالم کے سامنے ان کی عزت کو تار تار کیا گیا ان ہر دو واقعات پر ہر مسلمان کا بے چین ہو کر غم و غصہ میں ڈوب جانا، امریکہ اور اس کے حواریوں سے اظہار نفرت کرنا بجا بھی تھا اور مذہبی و جمہوری حق بھی، بحمد للہ مسلمانان عالم نے خوب خوب اس کا حق استعمال کیا اس قدر عالمی سطح پر اقوام مسلم کی بیداری دل کو سکون مہیا کرتی ہے کہ وہ دن دور نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سپر پاور کہلانے والوں کا بوریا بستر گول کر دیا جائے گا...... ان شاء اللہ

یہود و نصاریٰ سے قرآن مجید کی توہین کے واقعات کوئی نئے نہیں ہیں، روز ازل سے ان ہر دو فرقوں نے ہر میدان میں قرآن مجید سے اپنے بغض و عناد کا اظہار مختلف انداز سے کیا ہے۔ قرآن مجید اسلامی شعائر بلکہ مسلمان کا وجود تک اہل مغرب کیلئے...... نفرت کی علامت ہے۔ یہودی و عیسائی کھلے دل سے کبھی بھی قرآن یا اسلام سے محبت نہیں کرتے۔ وہ تو مسلمان کو سیکولر بنا کر بھی اپنا تسلیم نہیں کرتے۔ اس بات کی گواہی خود قرآن مجید میں متعدد مقامات پر موجود ہے۔ تازہ ترین حالات میں ترکی نے مغرب کے رنگ میں رنگنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کمال پاشا اتاترک سے لے کر آج کے حکمرانوں تک ہر ایک نے مذہب اسلام سے بیزاری کا اظہار کیا۔ مذہبی روایات کو سرعام ذبح کیا۔ علماء کے وجود کو معاشرے کے لئے ناسور قرار دیا۔ مدارس و مساجد کو تالے لگوا دیئے اپنے ہاتھوں اپنے ہی گھر کو صرف اس لئے آگ لگا دی کہ مغرب راضی ہو جائے۔ ہم مغرب کا حصہ بن جائیں کیا یورپ ترکی سے راضی ہوا کیا یورپ ترکی کو اپنا حصہ تسلیم کرنے پر تیار ہوا؟ ہرگز نہیں — ہرگز نہیں...... تو پھر اس بدبخت ترکی کی قسمت پر کیوں نہ ماتم کیا جائے؟

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

یہی رونا تو پاکستان میں رویا جا رہا ہے۔ خدارا سوچو! کس طرف جا رہے ہو، مغرب کی جس چمک دمک کو سونا سمجھ کر دیوانہ وار اس کے پیچھے بھاگ رہے ہو وہ سونا نہیں سراب ہے۔ وہ حقیقت نہیں خواب ہے۔ جب آنکھ کھلے گی تو پھر رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیا اب بھی مغرب کا پیچھا نہیں چھوڑو گے، اس کے رسم و رواج سے روگردانی نہیں کرو گے جب کہ اس کا بھیانک چہرہ کھل کر سامنے آ چکا ہے۔ جسے محبوب بنایا جا رہا ہے۔ جس پر عاشق اور فریفتہ ہوا جا رہا ہے وہ تو تمہیں کتے سے تشبیہ دے رہا ہے۔ اس کی نفرت اور بغض و عناد کا یہ عالم ہے کہ وہ تمہاری مذہبی کتاب کو قابل احترام ہی نہیں سمجھتا۔

بچ تقلید مغرب سے سنو اے ایشیا والو
کہ مغرب کی طرف جاتے ہی سورج ڈوب جاتا ہے

آئیے اپنے چمن کی فکر کریں، دین اسلام سے ناطہ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں، اسلام ہی کے طرز زندگی کو اپنائیں۔ ہر شعبے سے متعلق اسلامی تعلیمات موجود ہیں۔ غیروں کی نقالی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اپنی کمزوریاں دور کریں۔ چمن سے خار چمن کو نکال دیں۔ اپنے معاشرے کو سدھاریں تو کسی موڑ پر ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ (انشاء اللہ)

عقائد سے لے کر اعمال تک معاشرت سے لے کر معیشت تک ہر ایک شعبے میں اصلاح کی ضرورت ہے دور جانے کی ضرورت نہیں، قرآن مجید ہی کو لے لیجئے۔ ہم اس سے کس قدر روگردانی کرتے ہیں۔ کس قدر بے زار رہتے ہیں، کیا قرآن مجید سے روگردانی اور بیزاری قرآن کی توہین نہیں ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

القرآن حجة لك او عليك

(مسلم: ۱/۱۸۸)

بروز قیامت قرآن تمہارے خلاف حجت بنے گا یا تمہارے حق میں حجت بنے گا۔

عام فہم سی بات ہے اس میں کوئی خفا اور غموض نہیں۔ روگردانی کرنے والوں کے خلاف اور عمل پیرا ہونے والوں کے حق میں قرآن حجت بنے گا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ دعا مانگا کرتے تھے:

اللّٰهم لاتجعل القرآن حجة علينا واجعله حجة لنا

اے اللہ! قرآن پاک کو ہمارے خلاف حجت نہ بنا، بلکہ ہمارے حق میں حجت بنا۔

قرآن پاک ہی تو ہے جو اقوام عالم کو تہہ و بالا کرتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما ويضع به آخرين. (مسلم: ۱/۲۷۲)

کہ قرآن پاک پر عمل پیرا ہونے والی اقوام کو رفعت و بلندی ملتی ہے اور اس کو پس پشت ڈالنے والوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے لوگوں کی تو شکایت اللہ تعالیٰ کے سامنے بروز قیامت پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمائیں گے۔ جنہوں نے قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا۔ سورۃ الفرقان کی آیت ہے:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔

"آپ ﷺ شکایت کریں گے۔ اے میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا۔"

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ فرماتے ہیں۔

مہجور کا عام معنی تو متروک ہی ہے کہ منکرین نے اس کو ترک کر دیا نہ اس کو سنا، نہ سمجھا اور نہ ہی اس پر عمل کیا اور اگر یہ ہجر کے مادے سے ہو تو اس کا معنی بے ہودہ کلام بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ کافر لوگ اس کو کلام الٰہی تسلیم کرنے کی بجائے اسے بیہودہ کلام سمجھتے تھے۔ (العیاذ باللہ) (معالم العرفان دروس القرآن ۱۳/۸۰)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اور اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ سے کافروں کی شکایت کے طور پر کہیں گے کہ اے میرے پروردگار میری اس قوم نے اس قرآن کو جو کہ واجب العمل تھا، بالکل نظر انداز کر رکھا تھا اور التفات ہی نہ کرتے تھے عمل تو در کنار۔ (مکمل بیان القرآن ۲/۲۰۰۷)

نظر انداز کرنے کا کیا مطلب ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کی زبانی سنیے:

فكانوا اذا تلى عليهم القرآن اكثر اللغط والكلام في

غیرہ حتی لایسمعونہ فھذا من ھجرانہ و ترک الایمان بہ، و ترک تصدیقہ من ھجرانہ۔ و ترک تدبرہ و تفھمہ و ترک العمل بہ و امتثال اوامرہ واجتناب زواجرہ من ھجرانہ، والعدول عنہ الی غیرہ من شعر او قول من ھجرانہ، والعدول عنہ الی غیرہ من شعر او قول او غناء او لھو او کلام او طریقۃ ماخوذۃ من غیرہ من ھجرانہ (تفسیر ابن کثیر ۳/۳۲۷)

حاصل یہ ہے کہ

۱۔۔۔۔۔ قرآن کی تلاوت کے وقت شور شرابا کرنا بات چیت میں مصروف ہو جانا تا کہ قرآن کی تلاوت نہ سن سکیں قرآن کو نظر انداز کرنا ہے، پس پشت ڈالنا ہے۔

۲۔۔۔۔۔ قرآن مجید پر ایمان نہ لانا اور اس کی تصدیق نہ کرنا نظر انداز کرنا ہے۔

۳۔۔۔۔۔ قرآن مجید میں غور و فکر نہ کرنا۔۔۔۔۔ نظر انداز کرنا ہے۔

۴۔۔۔۔۔ قرآن مجید کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔۔۔ نظر انداز کرنا ہے۔

۵۔۔۔۔۔ قرآن پر عمل نہ کرنا۔۔۔۔۔ نظر انداز کرنا ہے۔

۶۔۔۔۔۔ اس کے اوامر کو بجانہ لانا۔۔۔۔۔ نواہی سے اجتناب نہ کرنا۔۔۔۔۔ نظر انداز کرنا ہے۔

۷۔۔۔۔۔ قرآن کو چھوڑ چھاڑ کر۔۔۔۔۔ کسی بھی کام۔۔۔۔۔ مثلاً شعر و شاعری، گانا بجانا یا سننا، لھو و لعب بلا فائدہ کھیل کود اور بے فائدہ گفتگو میں مصروف ہونا بھی قرآن کو نظر انداز کرنا ہے۔

۸۔۔۔۔۔ قرآن کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا۔۔۔۔۔ نظر انداز کرنا ہے۔ مثلاً

۱۔۔۔ ملک کا آئین قرآن سے ہٹ کر ہو۔

۲۔۔۔ نظام عدل انگریز اور غیر مسلم اقوام کے نظام کی طرح ہو۔

۳۔۔۔ ملکی قانون قرآن کے مطابق نہ ہو۔

۴۔۔۔ عدالتوں میں فیصلے قرآن و حدیث کے مطابق نہ کئے جاتے ہوں۔

۵۔۔۔ نظام معیشت اسلامی نہ ہو۔

۶۔۔۔۔۔ کسی تنظیم کا دستور العمل اسلامی دستور سے متصادم ہو۔

۷۔۔۔۔۔ اٹھنا بیٹھنا، رہنا سہنا، کھانا، پینا، پوشاک لباس، وغیرہ وغیرہ غیر اسلامی اور شریعت سے متصادم ہو۔

یہ تمام اعمال قرآن مجید کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہیں اور یہ سب سے بڑی قرآن مجید کی توہین ہے۔ مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنیؒ فرماتے ہیں:

الفاظ کے عموم میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو بظاہر اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن سیاست اور معیشت اور حکومت اور معاشرت میں نہ صرف قرآن کے خلاف چلتے ہیں بلکہ قرآن کے احکام پر کافروں کے قوانین کو ترجیح دیتے ہیں، اس پر مزید یہ ہے کہ حدود و قصاص کے احکام کو ظالمانہ بتاتے ہیں۔ ایسی باتیں کرنے والے اگرچہ مدعی اسلام ہیں، مگر اپنے اقوال غلو و اشلو کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔

بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ الفاظ کے عموم میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو قرآن کو پڑھتے ہی نہیں اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جو پڑھ لیتے ہیں لیکن کھول کر کبھی ہاتھ نہیں لگاتے۔ (انوار البیان ۶/۳۲۳)

ذرا سوچئے تو سہی کہ کہیں ہم ہی تو قرآن کے بڑے مجرم نہیں ہیں؟؟

اسلام امن | یا اللہ مدد | اسلام امن

خلافتِ راشدہ کے قارئین متوجہ ہوں

تمام قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

کراچی میں ماہنامہ رسالہ خلافتِ راشدہ اور ادارہ اشاعت المعارف فیصل آباد کی تمام شائع کردہ کتب کا واحد ڈیلر: مکتبہ خلافتِ راشدہؓ اسلامک ریکارڈنگ سینٹر ہے۔

علماء کرام کی آڈیو ویڈیو CDs اور تقاریر کا واحد مرکز

نوٹ: تمام کتب اور CDs کی فہرست ایک عدد جوابی لفافہ بھیج کر مفت طلب فرمائیں

☆ مکتبہ خلافتِ راشدہؓ اسلامک ریکارڈنگ سنٹر ☆

دکان نمبر 4 سلام کتب مارکیٹ، نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، گرومندر، کراچی

زیرِ نگرانی حبیب اللہ معاویہ

فون: 021-4133844، موبائل: 0300-2047520, 0333-2236017

بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز کی ضرورت

محترم قارئین! جس طرح پاکستان کے بعض علماء کرام نے شیعت کے خلاف متفقہ فتویٰ سے رجوع کئے بغیر اس کی تائید کرتے ہوئے بھی عملی طور پر اس سے انحراف کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ضمن میں ایک بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز قائم کیا جائے جو امت مسلمہ کو درپیش اس اہم مسئلہ کے بارے میں متفقہ لائحہ عمل تیار کر کے آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکے۔ اس تحقیقاتی مرکز کے لئے جگہ کا تعین کر لیا گیا ہے یہ مرکز

قطب الاقطاب خواجہ خان محمد مدظلہ

حضرت شیخ الحدیث عبدالحلیم کلاچوی مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ارشاد احمد دیوبندی مدظلہ

حضرت مولانا مہر محمد میانوالوی مدظلہ

حضرت مولانا استاذ العلماء منیر اختر مدظلہ

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد ڈیالوی مدظلہ

حضرت مولانا امیر رضا شاہ قمی مدظلہ

حضرت مولانا الیاس بالاکوٹی مدظلہ

حضرت سید خالد حسین شاہ کشمیری مدظلہ

جیسے بزرگوں کی سرپرستی اور راہنمائی میں کام کرے گا۔ انشاء اللہ

اس تحقیقاتی مرکز کے قیام کیلئے اہل خیر کی تجاویز اور اعانت ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی۔

رابطہ کیلئے

پنج تن اور واقعہ مباہلہ

آل محمد ﷺ سے محبت کے جھوٹے دعویداروں کی نقاب کشائی

محمد یوسف صدیقی (کشمور، سندھ)

دین اسلام کی بنیاد خالص توحید پر رکھی گئی تھی، اس میں کسی پنجا کی گنجائش نہیں تھی۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی مفترض اطاعت نہ تھا اور نہ دین اسلام میں کسی پاپائے اعظم کی کوئی گنجائش تھی۔ اس دین میں مساوات کی تعلیم دی گئی تھی۔ نسلی طور پر یا پیدائش کے لحاظ سے کوئی مکرم نہ تھا اور نہ دوسروں کو کمزور قرار دیا جا سکتا تھا۔ اسلام میں اس امر کی کوئی گنجائش نہیں کہ کسی انسان کو نسلی لحاظ سے برتر یا کمتر قرار دیا جائے۔ ایک جبشی اگر مسلمان ہو کر نماز پڑھنا اور پڑھانا سیکھ لے تو وہ نماز میں امامت کر سکتا ہے اور بڑے بڑے عالم اور صحیح النسب ہاشمی و جعفری کو اس کی امامت میں نماز ادا کرنے سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ عالم اور پیر و مرشد کا کیا مسئلہ ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے اور بعد میں حضرت علیؓ اور حضرت حسنینؓ بھی حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ کے پیچھے نمازیں ادا کرتے رہے اور جب حضرت علیؓ بقول شیعہ منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو صحابہ کرام اسی (۸۰) اور نوے (۹۰) ہزار کے درمیان تھے لیکن پانچ چھ کے علاوہ کسی نے ان کی خلافت کو قبول نہیں کیا۔

اسلام کی اس اصولی تعلیم کے بعد کسی کے لئے تین پانچ کا مرکب تیار کرنے کی کوئی گنجائش موجود نہ تھی لیکن انسانی دماغ کی کارستانیوں نے بہرحال اپنا کام کر دکھایا اور اکثریت کو تثلیث کے مرض میں مبتلا کر دیا۔ حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے آخری دور میں تثلیث کے فتنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ ایک یہودی عبداللہ بن سبا نے جاہل بدوؤں میں مختلف قسم کے افکار پیدا کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی اور اولاد علیؓ کے مقدس و محترم ہونے اور پیدائشی برتری کے عقائد پیدا کئے گئے۔ اس مقصد کے لئے بہت سی جھوٹی روایات وضع کی گئیں جن میں سے ایک روایت مباہلہ بھی ہے اس روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جب سن ۸ ہجری کے آخر یا ۹ ہجری کی ابتداء میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ آیا اور کسی طرح حق قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوا تو قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔

ندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین.

ترجمہ: "ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی بیویوں کو بلائیں اور تم اپنی بیویوں کو اور ہم اپنے دیگر ساتھیوں کو بلائیں اور تم دیگر ساتھیوں کو پھر ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔"

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر یا کمبل میں حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو لپیٹ کر لائے۔ عیسائی ان بزرگوں کو دیکھ کر مباہلہ سے بھاگ گئے اور مباہلہ پر راضی نہ ہوئے۔ یہ روایت بعض الفاظ کی کمی بیشی اور تغیر اور تبدل کے ساتھ مختلف مجموعہ ہائے احادیث میں موجود ہے۔ لیجئے اس روایت کے ذریعے دیو مالا کا قدیم مقدس پانچ اشخاص کا مجموعہ مسلمانوں میں بھی پیدا ہو گیا۔ مقدس پانچ مسلمانوں میں یہ ہوئے: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علیؓ، حضرت بی بی فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، وہی چار مرد ہاتھ کی چار انگلیوں کے نمائندے اور ایک انگوٹھے کی نمائندہ۔ قدیم قوم کے پانچ دیوی دیوتا اور اس کے بعد بت پرست اقوام کے پنج جنا کی کتنی صحیح تصویر مسلمانوں میں بھی بن کر تیار ہو گئی۔ اس حدیث کو روایات حدیث پر پرکھنے کے لئے جو مسلم اصول روایت و درایت ہیں ان پر پرکھ کر دیکھئے تو اس کی حقیقت کھل کر سامنے آئے گی۔ علم روایت کے بموجب اس روایت کی کوئی سند مجہول، بددین اور مجروح راوی سے خالی نہیں۔ اصل متن بھی ہر روایت میں یکساں نہیں۔ متن میں بہت اضطراب ہے۔ اور سند میں جعل سازی ہے۔ علم درایت یعنی عقلی بنیاد پر دیکھئے تو یہ واقعہ ناممکن الوقوع ہے۔ وفد مدینہ منورہ کا ہے اور وفد کے بال بچے نجران میں تھے جو سینکڑوں میل کے فاصلے پر۔ وہاں اپنے بال بچے کیسے حاضر کر سکتے تھے؟ جب ایک فریق مباہلہ کی شرط کسی طرح پوری نہیں کر سکتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس سے مباہلہ کرنے کو نکلے تھے اور اس مباہلہ کا مقصد ہی کیا تھا۔ مباہلہ یکطرفہ طور پر تو نہیں ہو سکتا تھا، جس وقت آپ حسب روایت مباہلہ کرنے کو نکلے تھے اس وقت آپ کے حسب ذیل نواسے اور نواسیاں موجود تھیں۔ (۱) بی بی امامہؓ بنت زینبؓ (۲) بی بی زینبؓ بنت فاطمہؓ (۳) بی بی ام کلثومؓ بنت فاطمہؓ (۴) حضرت حسنؓ بن فاطمہؓ (۵) حضرت حسینؓ بن فاطمہؓ (۶) حضرت علیؓ بن زینبؓ (۷) حضرت عبدالرحمان الاکبرؓ بن بی بی رقیہؓ (۸) عبداللہ ابن کلثومؓ (زوجہ عثمان غنیؓ) ان نواسوں اور نواسیوں کے علاوہ خود آپؐ کے فرزند ابراہیم بن ماریہ قبطیہ بھی ابھی زندہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو چھوڑ کر صرف حسنؓ و حسینؓ کو عبا میں کیوں شریک کیا اور تو اور خود حضرت بی بی فاطمہؓ کی دوسری دونوں صاحبزادیوں زینبؓ اور ام کلثومؓ کو کیوں چھوڑ دیا؟

قرآن مجید میں تو ابناء النساء اور انفس کے الفاظ ہیں ان میں حضرت علیؓ بن ابی طالب کیسے شامل کئے گئے انہیں نہ تو ابناء میں شامل کیا جا سکتا ہے اور نہ نساء میں۔ قرآن پاک کے تینوں الفاظ اسم جمع ہیں جو لازمی طور پر تین اشخاص یا اس سے زیادہ کیلئے ہیں۔ اکیلی بی بی فاطمہؓ کو عبا میں لینے سے نساء کا حکم کیسے پورا ہوگا اور صرف بھائیوں حسنؓ اور حسینؓ کو عربی میں ابنین کی بجائے ابناء کیسے کہا جائے گا۔ حقیقت واقعی یہ ہے کہ قرآن مجید کی اس دعوۃ مباہلہ کو عیسائیوں نے قبول نہیں کیا اور قبول کرنا ان کے لئے ممکن بھی نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی عبا یا کمبل میں لے کر نہیں آئے تھے۔ یہ سارا افسانہ صرف پانچ دیو مالائی پانچ مقدس اشخاص کے مجموعے کی تکمیل کے لئے پیدا کیا گیا تا کہ اسلام میں بت پرستوں کی دیو مالا کی طرح ایک بصورت مقدس پانچ کا پیدا ہو جائے اور جب ایک بار مقدس پانچ کا گروہ بن گیا تو پھر کیا تھا اسے بار بار اور طرح طرح سے بیان کیا گیا، اس قدر کے دماغ اس کے خلاف سوچنے سے عاجز ہو جائے۔ پنجہ کا نشان ہر جگہ قائم ہو گیا، علم پر سربلند ہوا۔ گھوڑے کی تصویر پر سوار دکھایا گیا اور توحید کے مدعی ساری دنیا کو اشخاص کی پرستش کی دعوت

دیے گئے؟

نوٹ: ''پنج تن پاک'' خالص شیعی اصطلاح ہے جس سے ظاہر کرنا مقصود ہے کہ صرف یہ پانچ ہستیاں پاک ہیں اور باقی لوگ یعنی اصحابِ رسولؐ ناپاک ہیں، شیعہ عقیدہ کے مطابق آنحضرتؐ کی وفات کے بعد سب لوگ (صحابہؓ) مرتد ہو گئے سوائے تین کے یعنی مقداد بن الاسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی۔

(فروع کافی ج ۳ ص ۱۵)

تجزیہ: از: علامہ حبیب الرحمٰن کاندھلوی

ہمارے تمام مفسرین اور شارحین حدیث تقریباً یہی کچھ لکھتے آئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو اپنا اہل بیت قرار دیا۔ ہم بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اہل بیت میں اہل و عیال بھی داخل ہوتے ہیں لیکن وہ اہل و عیال جو گھر میں رہتے ہیں اور جو گھر میں نہ رہتے ہوں اور جنہوں نے اپنا گھر جداگانہ بسا لیا ہو وہ ہرگز اس میں داخل نہیں ہوتے اور بیٹی تو ہوتی ہی غیر کے گھر کی ہے اور لڑکی کی شادی کے بعد کوئی بھی اسے باپ کے گھر والوں میں داخل نہیں کرتا بلکہ دنیا یہی کہتی ہے کہ صاحب اب تو وہ اپنے گھر والی ہو گئی ہے۔ جب تک حضرت فاطمہؓ کا نکاح نہیں ہوا تھا اس وقت تک وہ بے شک اہل بیت نبیؐ میں داخل تھیں۔ لیکن جب نکاح ہو گیا تو اب وہ اہل بیت علیؓ میں شامل ہو گئیں۔ جس طرح سیدہ رقیہؓ سیدہ ام کلثومؓ اہل بیت عثمانؓ ہو گئیں اور جس طرح حضرت زینبؓ اہل بیت ابی العاصؓ ہو گئیں۔ اور اگر اہل و عیال بھی اہل بیت میں داخل ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تین صاحبزادیوں سے ایسا کون سا جرم سرزد ہوا تھا جو انہیں اہل بیت میں داخل نہیں کیا گیا؟

سورۃ احزاب کی آیات سن ۵ ہجری میں نازل ہوئیں۔ اس وقت آپ کی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ حیات تھیں اور حضرت رقیہؓ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ موجود تھے۔ آخر نبی کریم کو اس نواسے اور اس بیٹی سے کون سا بغض تھا (نعوذ باللہ) جو آپؐ نے انہیں چادر میں داخل نہیں کیا اور ان کے لئے دعا نہیں کی (نعوذ باللہ من ذلک) سن ۲ ہجری میں جنگ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے داماد ابو العاصؓ قید ہو کر آئے۔ جب انہیں رہا کیا گیا تو آپؐ نے ان سے وعدہ لیا کہ مکہ جا کر میری بیٹی اور بچوں کو میرے پاس بھیج دینا۔ انہوں نے جاتے ہی حضرت زینبؓ کو مدینہ بھیج دیا۔ اس وقت حضرت زینبؓ کے ایک صاحبزادے علی نامی اور ایک صاحبزادی امامہ تھیں۔ سن ۲ ہجری سے ۷ ہجری تک حضرت زینبؓ مع بچوں کے والد کے پاس رہیں۔ اس طرح ان دونوں بچوں کی تربیت نانا محترم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

اب ذرا ٹھنڈے دل سے ہمارے مسلم علماء سوچیں کہ سن ۵ ہجری میں جب آیت تطہیر نازل ہوئی۔ اس وقت حضرت زینبؓ مع بچوں کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی باپ کے گھر موجود تھیں۔ ایسا کونسا باپ ہوگا جس کی کئی بیٹیاں ہوں اور متعدد بیٹیوں کے اولاد ہو۔ لیکن وہ صرف ایک بیٹی اور اس کی اولاد کو سینہ سے لگائے اور اس کے لئے دعائے خیر کرے۔ لیکن دوسری بیٹی جو گھر بیٹھی ہوئی ہے اسے اور اس کی اولاد کو اپنی تمام رحمتوں سے دور کر دے۔ ایسی حرکت تو کوئی ظالم بھی نہ کریگا۔ بلکہ ایک ظالم باپ بھی یہ سوچ کر کہ اس بیٹی کا کوئی سہارا نہیں، اس کا دل ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا۔ لیکن ہمارے اکثر علماء ان شیعی روایات سے اتنا متاثر ہیں کہ انہیں یہ پہاڑ بھی نظر نہیں آتا کہ وہ اس روایت کو مان کر گویا یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمت اللعالمین تھے تو وہ رحمۃ اللعالمین دوسروں کیلئے ہوں گے (نعوذ باللہ) اپنی بیٹیوں اور انکی اولاد کیلئے تو وہ رحمت نہ تھے (استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ) میں تو اس شخص کو مسلمان بھی ماننے کیلئے تیار نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اس ظلم کی نسبت کرے۔ ممکن ہے کہ ان حضرات کا ذہن ادھر متوجہ نہ ہوا ہو۔ اگر ایسا ہے تو آپ توجہ کر کے دیکھ لیں کہ یہ روایتیں کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی دیگر صاحبزادیوں اور ان کی اولاد کیلئے کھلا تبرا نہیں ہیں؟

یہ ان روایتوں کا منطقی نتیجہ ہے کہ جو ہمیں نظر آ رہا ہے اور اللہ کرے تمام مسلمانوں کو نظر آ جائے۔ ہمارے نزدیک یہ کمبل والی روایت ایک زہر کی پڑیا ہے، سبائیوں (رافضیوں) نے پھانکنے کے لئے سنیوں کے ہاتھ میں تھما دی ہے اور یہ چپکے ہنس کر اس کی پھنکیاں مار رہے ہیں۔ جہاں یہ خلاف قرآن ہے وہاں اس سے آپؐ کی ذات اقدس پر حرف آ رہا ہے بلکہ یہ روایت ایک ایسا مخفی اور جامع تبرا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی تین صاحبزادیاں اور نواسے سب شامل ہیں۔

ایک اہم انتباہ: اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے مولوی حبیب احمد کیرانوی مرحوم مصنف ''اظہار حق'' کو جنہوں نے اردو زبان میں سب سے اول اس روایت کی تنقید پر قلم اٹھایا۔ ان کی یہ تنقید رسالہ ''النجم'' میں شائع ہوئی۔ جو مولانا عبدالحلیم شرر کی ادارت میں لکھنؤ سے نکلتا تھا اور اس تنقید کی مدح مولوی عبدالشکور لکھنوی مرحوم نے فرمائی۔ ان کے اس مضمون کا خلاصہ مولوی سراج الحق دیوبندی مچھلی شہری نے ایک رسالہ کی صورت میں اعظم گڑھ سے شائع کیا۔ جس کا حاصل مطالعہ یہ ہے کہ اسناد کے لحاظ سے کمبلی والی روایات کے درمیان کے اکثر راوی رافضی، کذاب اور ناقابل اعتبار ہیں اس لئے یہ روایت موضوع ہیں۔

اسلام میں پنج تنی فارمولا اہل تشیع کی اختراع ہے:

شیعہ مجالس میں یہ شعر اکثر پڑھا جاتا ہے:

خدا کے نور سے پیدا ہوئے یہ پنج تن
محمد و علی و فاطمہ حسین و حسن

جب پنج تن وجود میں آ گئے تو پھر ان کے لئے ولایت و امامت کے جھگڑے کھڑے کئے گئے اور حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کو اوروں پر فوقیت دی گئی اور امویوں کو ذلیل و خوار کیا گیا تاکہ مسلمان حضرات حضورؐ کے ان نواسوں کا ذکر نہ کریں جن کے باپ دادا اموی تھے، اسی لئے یہ فارمولا ترتیب دیا گیا کہ حضورؐ کی صرف ایک صاحبزادی تھی بقیہ تین چونکہ امویوں کے نکاح میں گئی تھیں لہٰذا وہ اولاد ہونے سے بھی خارج ہو گئیں!

حالانکہ اگر غور سے اسلامی تاریخ اور ان حضرات کا مطالعہ کیا جائے جو ابتداء میں اسلام لائے تھے تو یہ صاف محسوس ہوگا کہ ہمیشہ اسلام کی راہ میں جان قربان کرنے والے امویوں کی تعداد ہاشمیوں کے مقابلہ میں زیادہ رہی ہے۔ بلکہ اگر اس پر بھی غور کیا جائے کہ زوجیت رسولؐ میں تمام خاندان کی عورتیں آ گئیں۔ لیکن بنو ہاشم خاندان صرف اسی باعث اس سے محروم رہا کہ قرآن نے آپ کیلئے شرط یہ لگا دی تھی کہ اللاتی ہاجرن معک یعنی آپ کی زوجیت میں وہ عورتیں آ سکتی ہیں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو۔ (الاحزاب: ۵۰)

یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ حضورؐ کی بقیہ صاحبزادیوں سے جو اولادیں ہوئیں، وہ سب اموی نہ کہ ہاشمی اس طرح بنو امیہ کو برا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حضورؐ کے ان نواسے اور نواسیوں کا خاتمہ کیا جائے جن کا تعلق بنو امیہ سے ہے اور حضورؐ کی تین صاحبزادیاں امویوں میں گئیں (ماخوذ از مذہبی داستانیں) اور ان کی اولاد اموی ہوئی۔ (تلخیص شدہ)

حاصل کلام: یہ ہے پنج تن پاک کے قصہ کی اصل حقیقت جو شیعہ پروپیگنڈے کے سبب مسلمانوں کے ذہنوں سے اوجھل ہو گئی ہے بلکہ پاک و ہند کا مسلمان غیر شعوری طور پر اس مسئلہ میں شیعوں کا ہمنوا بنا ہوا ہے۔ اس نے علاوہ ایک خاص مقصد کیلئے بنی امیہ اور بنی عباس کی دشمنی کا ڈھنڈورا پیٹا گیا حالانکہ اسلام لانے کے بعد ان کی تمام دشمنی

پیار و محبت میں بدل چکی تھی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اہل بیت سے محبت کے جھوٹے دعویدار: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "آخری زمانے میں ایک فرقہ نکلے گا جس کا خاص لقب ہوگا جس کو لوگ رافضی کہیں گے اسی لقب کے ساتھ ان کی پہچان ہوگی۔ وہ لوگ ہمارے شیعہ (جماعت) ہونے کا دعویٰ کریں گے اور در حقیقت وہ ہماری جماعت سے نہیں ہوں گے اور ان کے ہماری جماعت سے نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ کو برا بھلا کہیں گے۔ پس جہاں کہیں ان کو پاؤ انہیں قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔" (کنز العمال ج ۹ ص ۸۱)

نوٹ: حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے شیعہ (جو اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں) کی تردید کے لئے یہ حوالہ ایٹم بم سے کم نہیں۔

اہل بیت کی تشریح: اہل تشیع نے تاریخ اسلامی کو مسخ کرنے کیساتھ ساتھ کچھ ایسی اصطلاحیں بھی وضع کیں جو مسلمانوں میں مغالطہ دہی کی بنا پر عقیدہ کے بگاڑ کا سبب بنیں۔ ان میں ایک اصطلاح "اہل بیت" کی ہے جسے اہل تشیع نے زبردست پروپیگنڈے کے ذریعہ صرف خاندان علیؓ کے چند افراد کے لئے مخصوص کر دیا۔ اس زہریلے پروپیگنڈے کا اثر ہے کہ آج جب "اہل بیت" کا لفظ بولا جائے تو اکثر ذہنوں میں حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ و حسینؓ کا ہی نام آتا ہے اور صرف انہی حضرات کو "اہل بیت" سمجھا جاتا ہے..... لیکن یہ کسی نے نہ سوچا کہ حضرت علیؓ کے "اہل بیت" ہونے کا سبب کیا ہے؟

اگر کہا جائے کہ وہ اس لئے "اہل بیت" میں شامل ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر نبی اکرمؐ کے دوسرے چچا زاد بھائی "مثلاً حضرت عبداللہ بن عباسؓ، جعفر طیارؓ، عقیلؓ" اہل بیت میں کیوں نہیں۔ خود چچا (حمزہؓ و عباسؓ) "اہلبیت" میں شامل کیوں نہیں؟ اگر کہا جائے کہ حضرت علیؓ اس لئے "اہل بیت" ہیں کہ داماد نبی ہیں تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر حضرت عثمانؓ جو دوہرے داماد نبی ہیں وہ "اہل بیت" میں شامل کیوں نہیں؟

اور اگر حضرت فاطمہؓ اس لئے "اہل بیت رسولؐ" ہیں کہ دختر نبی ہیں تو پھر حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت رقیہؓ "اہلبیت" کیوں نہیں؟ وہ بھی تو دختران رسول مقبولؐ ہیں اور اگر حضرات حسنؓ و حسینؓ اس لئے "اہل بیت" میں شامل ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں تو پھر آپؐ کے دوسرے نواسے و نواسیاں (حضرت زینبؓ زوجہ حضرت ابوالعاصؓ کے بیٹے علیؓ اور بیٹی امامہؓ اور حضرت رقیہؓ زوجہ حضرت عثمانؓ کے بیٹے عبداللہؓ) اس شرف سے کیوں محروم رکھے گئے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ اہل بیت کی اولین مصداق ازواج مطہراتؓ ہی ہیں۔ قرآن مجید اس پر گواہ ہے مگر رافضی جو محبان اہل بیت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے نزدیک اہل بیت سے مراد ان کے اپنے امام اور سیدہ فاطمہؓ ہیں لیکن وہ سادہ لوح مسلم عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ان کے ناموں کا کھل کر اظہار نہیں کرتے۔ لہٰذا اشد ضرورت ہے کہ مروجہ قانون میں لفظ اہل بیت کی صحیح تشریح کروائی جائے تاکہ "شیعی چال" کا پردہ چاک ہو۔ کیونکہ اصل اہل بیت تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ ہیں اور آپؐ کی اولاد طیبہؓ ہے جو کہ مسلسل شیعی پروپیگنڈہ کے باعث سراسر گمنامی میں چلے گئے ہیں۔

فرمانِ نبویؐ: ما انا علیه واصحابی (ترمذی)

جس طریقے پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں اس طریقے کے متبع ہی نجات پانیوالے ہیں

بترتیب: محمد یوسف صدیقی، ضلع کشمور، سندھ

میرا جرم......غلامیٔ صحابہ رض

اخلاق احمد طاہر [illegible]

ایک انسان کا ناحق قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے

میں پیدائشی مجرم ہوں اس لئے کہ میرا نام مسلمان ہے۔ اب مغرب والے بالخصوص اور مشرق والے بالعموم مجھے دہشت گرد کہتے ہیں۔ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ دہشت گردوں کا گھرانہ تھا۔ میں نے جس ماحول اور معاشرے میں میں تربیت پائی وہ دہشت گردوں کا ماحول تھا، میں نے جن تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کی ان میں دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ میں نے جن اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا وہ پہلے ہی دہشت گردی کے لقب سے ملقب تھے جو کتابیں میں نے پڑھیں، دیکھیں اور میرے مطالعہ سے گزریں ان میں صرف اور صرف دہشت گردی کی تعلیم تھی میں جس مذہب کا پیروکار ہوں اور جس جماعت سے منسلک ہوں اس مذہب اور جماعت کا نام بھی فہرست دہشت گردی میں رقم کی جا چکی ہے اور اسی دہشت گردی کی آڑ میں میری جماعت کی قیادت سے لے کر ادنیٰ کارکنوں کو بھی پابند سلاسل کیا گیا، ہتھکڑیوں، بیڑیوں کے زیورات سے انہیں آراستہ کیا گیا۔ بلکہ یہاں تک کہ گولیوں کی بوچھاڑ میں ان کے سینے چھلنی ہو گئے مگر انہوں نے افضل الجہاد کلمۃ الحق عند سلطان جابر کا تاج پہنایا۔ یہ ہے مغرب میں مسلمانوں کے خلاف ابھرنے والی شرانگیز اور حق سوز فکر کا لازمی اثر جس کی تشہیر مغربی میڈیا اور ذرائع ابلاغ پوری دنیا کے مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے زور و شور کر رہے ہیں۔ حالانکہ میں جس مذہب کا پرستار و پیروکار ہوں یعنی اسلام ۔۔۔۔ اس کے احکامات جب میں پڑھتا ہوں اور ان کی تعلیمات کا مطالعہ کرتا ہوں تو لفظ لفظ میں مجھے امن و امان، اخوت و بھائی چارہ اور انسانیت کی ہمدردی کا درس ملتا ہے۔ اسلام نے مجھے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اہمیت اور خیال رکھنے کی ان الفاظ میں تاکید کی کہ اللہ چاہے تو اپنے حقوق معاف بھی کر دیتا ہے لیکن حقوق العباد کا معاملہ خود بندوں کی باہمی رضا و صلح پر چھوڑ دیا ہے۔

اسلام ہی کی روشن تعلیمات کی بدولت میں نے اپنے والدین، بھائی عزیز و اقرباء، ہمسائے اپنے بیگانے، چھوٹے بڑے، الغرض مطلق انسان (بلا تفریق قوم و مذہب) کے حقوق و مرتبہ کو پہچان لیا۔ اسی اسلام کی بدولت ہم نے رسول اللہؐ اور ان کی مقدس جماعت اصحاب رسول کو پہچانا، اسی اسلام کی بدولت مجھے پتہ چلا کہ ایک انسان کا ناحق قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ اسلام ہی نے کسی کے خلاف بدزبانی کرنے، پس پشت برائیاں بیان کرنے کسی کی عزت کو داغدار کرنے، حقارت کی نگاہ سے دیکھنے سے بھی منع کیا۔ اسلام نے تو مجھے اس حد تک انسانیت کے احترام کا درس دیا کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی کرنے پر مجھے جہنم کی سزا سنائی اگر مجھے کسی کی عزت لٹانے پر تعزیر ارجم کرنے اور کسی کے ذاتی مال تک ناجائز ہاتھ دراز کرنے پر ہاتھوں سے ہاتھ دھونے کی دھمکی دی۔ اسلام کی ان نورانی تعلیمات نے مجھے امن عامہ کا بھرپور خیال رکھنے، مطلق انسانیت کا احترام کرنے اور اس کے برعکس روئے زمین پر فتنہ و فساد پھیلانے اور انسانیت کا ناجائز خون بہانے سے بچنا اس قدر ڈرایا گیا ہے کہ میں اب ان کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتا، یہی وجہ ہے کہ میں خود تو کیا اوروں کو بھی زمین میں فساد پھیلانے، خون انسانیت سے ہاتھ رنگنے، کمزوروں اور بے سہاروں کو ستم زدہ کرنے سے منع کرتا ہوں۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود جب بھی میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں اور اپنا نام پوچھتا ہوں تو مجھے "دہشت گرد" کہا جاتا ہے، میں حیران رہ جاتا ہوں کہ میں اور دہشت گردی..... آخر اس کا کیا جوڑ ہے؟

میرا نام مسلم اور مومن ہے جو کہ دونوں اسماء "امن وسلامتی" سے مشتق اور میرے کردار پر خود دال ہیں۔

اور میں خود بھی پوری دنیا میں امن وسلامتی کا ڈھنڈورا پیٹتا ہوں۔ مختلف سٹیجوں، چوکوں، چوراہوں، مساجد منبر و محراب سے اور کانفرنسوں کے ذریعے اس بات کا اظہار اپنے الفاظ میں ایک دین کا مبلغ اور اہل حق کی عظیم جماعت کا کارکن ہونے کی حیثیت سے کر چکا ہوں۔ مگر اہل دنیا میری ایک بھی نہیں سنتے۔ وہ نہ میرے کردار و افعال کا مشاہدہ کرتے ہیں اور نہ میرے اسلاف کے روشن کردار کا، ایسا کردار کہ آنے والا ہر مورخ و مصنف جن کے تذکرے سے چشم پوشی نہیں کر سکے گا وہ اسلاف ایسے خوش نصیب تھے کہ جنہوں نے اپنے کردار سے عہد صحابہؓ کی یاد تازہ کر دی انہی قافلہ حق کے ستاروں میں حق نواز شہیدؒ، ایثار القاسمیؒ، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ، مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ، مولانا اعظم طارق شہیدؒ جیسے جبل استقامت اور ہارون قاسمی شہیدؒ جیسے قانون دان سپاہ صحابہ آج بھی ہمیں شہادت کے اس سمندر کی لہروں پر لہلہاتے اور جگمگاتے نظر آتے ہیں اور 14 صدیوں سے ہمارے اسلاف کا یہی کردار رہا ہے۔

جنہوں نے چودہ صدیوں پر محیط ایک طویل عرصہ تک دنیا کو نہ صرف امن وسلامتی کا پیغام دیا بلکہ عملاً دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیا تھا اور آج بھی ہمارے قائدین مناظر اسلام حق کی نشانی علامہ علی شیر حیدری، مولانا محمد احمد لدھیانوی بھی امن و آشتی کا پیغام ہر سٹیج سے اہل حکومت تک پہنچا رہے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دہشت گردی کا لقب اور فرقہ واریت و بنیاد پرستی کا طعنہ میرے کام کی وجہ سے نہیں بلکہ میرے نام کی وجہ سے دیا گیا ہے اور جب تک میرا نام مسلمان ہوگا مجھے دہشت گرد، بنیاد پرست اور فرقہ پرور کہا جائے گا اور صرف یہ بھی نہیں بلکہ جتنا میں اپنے مذہب کی تعلیمات و احکامات پر زیادہ عامل رہوں گا۔ اتنا ہی سخت اور خطرناک دہشت گرد سمجھا جاؤں گا۔ معلوم ہوا کہ میرا جرم مسلمانی اور غلامی صحابہ ہے۔ بقول راقم

شکوہ کس سے کروں درد دل کس کو سناؤں ؟
خفی نہیں دنیا میری بات بھی زبانی !
ہوں گا ظالم دہشت گرد میں اہل عالم کی نظر میں
میرا قصور غلامی صحابہ، میرا جرم مسلمانی

> اہل دنیا میری تعلیمات کا مشاہدہ کرتے ہیں نہ میرے اسلاف کے کردار کا بلکہ وہ تو مجھے ہر حال دہشت گرد ثابت کرنے پر لگے ہوئے ہیں

مجموعۂ تضادات

عبدالمنان معاویہ آل آبادی

کوئی بھی شخص مذہب اہل تشیع کا بنظر غائر مطالعہ کرے تو اس پر یہ حقیقت واضح ہوگی کہ یہ مذہب سراسر تضادات کا مجموعہ ہے۔ شیعہ اپنے آپ کو فقہ جعفریہ کا پیروکار بتاتے ہیں اصول کافی میں درج ہے کہ" پھر امام محمد بن علی ابو جعفر تشریف لائے اور شیعان علی ان کی آمد سے قبل احکامات حج اور حلال وحرام کو قطعاً نہ جانتے تھے۔" انہوں نے آ کر طریقہ حج اور حلال وحرام کو خوب بیان کیا۔ یہاں تک کہ اور لوگ (غیر شیعہ) ان معاملات و مسائل میں اہل تشیع کے محتاج ہوگئے۔ حالانکہ ان سے پہلے خود شیعہ ان لوگوں سے مسائل معلوم کرنے کے محتاج تھے۔

(اصول کافی ص ۳۹۶)

بنیادی طور پر فقہ جعفریہ کی عمارت جن چار ستونوں پر کھڑی ہے وہ یہ ہیں

۱) زرارہ۔ (۲) ابو بصیر۔ (۳) محمد بن مسلم۔

(۴) برید بن معاویہ العجلی۔

اب ان حضرات کے بارے میں امام جعفر صادق کی رائے دیکھئے۔

"امام جعفر صادق فرماتے ہیں، اللہ کے حضور خضوع و خشوع کرنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ وہ جنتی ہیں۔ (۱) برید بن معاویہ العجلی۔ (۲) ابو بصیر لیث بن البختری المرادی۔ (۳) محمد بن مسلم۔ (۴) زرارہ۔

یہ چاروں اللہ کے مقرب بندے اور اس کے حلال و حرام کے امین ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو آثار نبوت بھی کے مٹ گئے ہوتے۔ (یعنی فقہ جعفریہ کا وجود نہ ہوتا)

(۱) رجال کشی مصنف محمد بن عمر کشی ص ۱۵۲ ذکر ابو بصیر بن البختری المرادی مطبوعہ کربلا طبع جدید۔ (۲) تنقیح المقال جلد اول ص ۳۳۹ باب الزاد۔

یہاں امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ ان چاروں کو اللہ کے مقرب بندوں میں شامل فرما رہے ہیں چند فضائل اور دیکھئے۔ رجال کشی ص ۱۳۲ پر ہے۔

قال ابو عبداللہ علیہ السلام لی لولا زرارۃ لظننت ان احادیث ابی ستذھب

ترجمہ "حضرت امام جعفر صادق نے کہا اگر زرارہ نہ ہوتا تو میرے ظن کے مطابق میرے والد گرامی حضرت امام باقر سے مروی تمام احادیث ختم ہوگئی ہوتیں۔"

زرارہ کہتا ہے کہ مجھے امام جعفر صادق نے فرمایا: اے زرارہ تیرا نام جنتیوں کے نام میں شامل ہے۔

محمد بن مسلم کی فضیلت: رجال کشی ص ۱۳۹ ایان محمد بن مسلم الطائفی کے تحت لکھا ہے۔ ابو احمد کہتا ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن حجاج اور حماد بن عثمان سے سنا وہ دونوں کہتے تھے کہ محمد بن مسلم سے بڑھ کر شیعوں میں کوئی فقیہ نہیں ہے۔ خود محمد بن مسلم کا کہنا ہے کہ میں نے امام باقر سے تیس ہزار احادیث سنیں پھر میں امام جعفر کو ملا۔ جو ان کے بیٹے ہیں۔ میں نے ان سے سولہ ہزار احادیث کی سماعت کی۔ یا ان کے بارے میں پوچھ گچھ کی یا اتنے مسائل پر ان سے گفتگو ہوئی۔

چاروں کی مجموعی فضیلت:

☆ جمیل بن دراج کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق سے سنا، فرماتے ہیں کہ زمین کی کیل اور دین کا جھنڈا چار آدمی ہیں۔ محمد بن مسلم، برید بن معاویہ، لیث بن البختری المرادی، اور زرارہ بن اعین۔ (رجال کشی، ص ۲۰۷ ذکر برید بن معاویہ، تنقیح المقال جلد اول باب الزاد ص ۳۳۹ مطبوعہ طہران طبع جدید)

☆ ابو العباس البقاق کا کہنا ہے کہ جناب امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ زرارہ بن اعین، محمد بن مسلم، برید بن معاویہ العجلی اور احول مجھے زندوں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(رجال کشی ص ۲۰۷، ذکر برید بن معاویہ، تنقیح المقال، جلد اول باب الزاد ص ۳۳۹)

محترم قارئین! تصویر کا ایک رخ آپ کے سامنے ہے کہ ان چاروں صاحبان (زرارہ، محمد بن مسلم، ابو بصیر، برید بن معاویہ) پر امام جعفر صادق بڑے خوش ہیں اور ان کے لئے دعائے خیر بھی کرتے تھے۔

تصویر کا دوسرا رخ

☆ ابو سیار کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے سنا وہ کہہ رہے تھے اللہ برید پر لعنت کرے۔ اللہ کی زرارہ پر لعنت ہو۔ حسن بن کلیب کا کہنا ہے کہ ہم امام جعفر صادق کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے دفعۃً زرارہ پر تین دفعہ اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجی حالانکہ زرارہ کا کوئی تذکرہ نہ ہوا تھا۔

(رجال کشی ص ۱۳۴، ۱۳۵)

☆ یہ حکم ایسی جماعت کے حق میں ہے جن کی ضلالت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ جیسا کہ زرارہ اور ابو بصیر (یعنی زرارہ اور ابو بصیر بالاجماع گمراہ ہیں)۔

(حق الیقین، ص ۴۲۷)

☆ حماد کہتا ہے کہ ایک مرتبہ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق کے دروازے پر بیٹھا اندر جانے کی اجازت طلب کرتا ہے لیکن جب اجازت نہ ملی تو اس نے کہا اگر ہمارے پاس طبق بھرا ہوتا تو اجازت دے دیتے۔

راوی کہتا ہے کہ (اس کے بعد ابو بصیر سو گیا) اور کتا آیا آ کر اس کے منہ پر پیشاب کر گیا۔ تو اُف اُف کرتا ہوا پوچھنے لگا کہ یہ کیا ہے؟ اس کے ساتھی نے بتلایا کہ کتا تیرے منہ میں پیشاب کر کے چلا گیا۔

(رجال کشی ص ۱۵۵ ذکر ابو بصیر، تنقیح المقال، جلد دوم، ص ۳۶)

☆ ابو الصباح کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق کو یہ کہتے ہوئے سنا، فرمایا اے ابو الصباح اپنے دین میں شک کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ ان میں سے ہی زرارہ، برید، محمد بن مسلم اور اسماعیل جعفی ہیں۔

(تنقیح المقال جلد سوم ص ۱۸۶، رجال کشی ص ۱۵۱، ذکر محمد بن مسلم)

☆ یونس مسیح نے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق کو یہ کہتے ہوئے سنا، اللہ تعالیٰ برید اور زرارہ پر لعنت بھیجے۔ عبدالرحیم القصیر کا کہنا ہے کہ مجھے امام جعفر نے فرمایا زرارہ اور برید کے پاس جاؤ اور انہیں کہو، یہ کیا بدعت ہے؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بدعت کو گمراہی کہا ہے، میں نے عرض کیا، مجھے ان دونوں سے خطرہ ہے، اس لئے میرے ساتھ لیث مرادی کو بھیج دیجئے۔ پھر ہم دونوں زرارہ کے پاس آئے اور امام جعفر کا پیغام دیا۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم امام نے استطاعت کے

بارے میں مجھے فتویٰ دیا تھا لیکن انہیں اس کی غلطی کا علم نہ ہوا، پھر کہنے لگا میں اس سے رجوع نہیں کروں گا۔

(۱) تنقیح المقال، جلد اول، ص ۱۲۶، باب الباء مطبوعہ تہران طبع جدید۔ (۲) رجال کشی ص ۲۰۸ ذکر برید بن معاویہ مطبوعہ کربلا طبع جدید۔

محترم قارئین! آپ اندازہ لگایئے کہ یہ کیسا مذہب ہے جس کا چھٹا امام حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ پہلے ان چاروں پر خوش ہے اور ان کے لئے دعائے خیر کرتے تھے اور ان چاروں کو ستون فقہ جعفریہ سمجھا جا رہا تھا لیکن اچانک حضرت جعفر صادق علیہ الرحمۃ کو کیا ہوا کہ ان ستونوں پر خدا کی لعنت بھیج رہے ہیں۔ اور پھر قابل غور طلب امر یہ ہے کہ شیعہ حضرات کے نزدیک آئمہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں آپ حوالہ نمبرہ پڑھیئے۔ مذہب تشیع کا ستون زرارہ کہتا ہے "خدا کی قسم امام نے استطاعت کے بارے میں مجھے فتویٰ دیا تھا لیکن انہیں اس غلطی کا علم نہ ہوا۔" زرارہ بن اعین کے نزدیک امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ سے غلطی کا صدور ہونا ممکن تھا۔ جیسا کہ عبارت میں واضح ہے۔

اب ہم آتے ہیں اہل تشیع کے مذہب کی سب سے بڑی عبادت یعنی ماتم کی طرف، اہل تشیع کے مناظر اعظم اور وکیل آل محمد غلام حسین نجفی نے ایک کتاب جواز ماتم پر لکھی جس کا نام ہے......"ماتم اور صحابہ"

ہم حوالہ جات نقل کرنے سے پہلے ایک بات عرض کرتے ہیں کہ اہل تشیع کے اس مناظر اعظم اور وکیل آل محمدؐ اور فاضل عراق کی کتب میں صرف بدزبانی اور گالی گلوچ اور غلط حوالہ جات کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ راقم الحروف کو اس بدبخت کی ایک کتاب بنام "کیا ناصبی مسلمان ہیں؟" ملی جب راقم نے القابات پڑھے مثلاً حجۃ الاسلام، وکیل آل محمدؐ، فاضل عراق، تو راقم یہ سمجھا کہ بڑی علمی شخصیت ہوگی لیکن مثل مشہور ہے "کھودا پہاڑ نکلا چوہا وہ بھی مرا ہوا" جب کتاب کا مطالعہ شروع کیا تو گالیاں ہی پڑھنے کو ملیں۔ یہی نجفی اپنی کتاب "ماتم اور صحابہ" میں لکھتا ہے......

"امام محمد باقرؒ سے اہل ماتم کو طعام دینے کے متعلق سوال کیا گیا، تو امام نے فرمایا کہ یہ جائز ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جعفر بن ابی طالب شہید ہوئے تو اہل و عیال جو ماتم میں مصروف تھے کھانا بھجوانے کا حکم دیا اور امام زین العابدین علیہ السلام بھی ان مستورات کیلئے کھانے کا بندوبست کرتے تھے جو ماتم میں مصروف رہتی تھیں۔"

قارئین کرام! جو لوگ ماتم امام مظلوم میں مصروف ہوں اگر ان کو نذر و نیاز کھلائی جائے۔ تو حضرت ملاں خوب تمسخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ماتم تو صرف نذر و نیاز اڑانے کیلئے ہی تو ہے لیکن جب ان کے اپنے بیٹ کا مرحلہ آتا ہے تو عجیب عجیب حدیثیں حلوے کی شان میں اختراع کرتے ہیں۔ (وسائل الشیعہ جلد نمبر ۲ ص ۸۸۹ کتاب الطہارت باب استحباب اتخاذ الطعام لاہل المصیبۃ ثلاثۃ الایام، ماتم اور صحابہ ص ۱۳۹)

دوسری جگہ نجفی لکھتا ہے۔

امام صادق فرماتے ہیں کہ ہر جزع اور بکاء مکروہ ہے سوائے اس جزع اور بکاء کے جو قتل حسین پر ہو خلاصہ یہ کہ تمام انبیاء اور آئمہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں لہٰذا انبیاء اور آئمہ کا ماتم جائز ہے۔

(ارشاد المبتدین، ماتم اور صحابہ ص ۱۳۵)

برادران اسلام! اب مروجہ ماتم بدعت ہے اس کا ثبوت معتبر کتب شیعہ سے پیش خدمت ہے۔

"حدیث پاک میں ہے کہ غناء ابلیس کا نوحہ (ماتم) ہے۔ یہ ماتم اس نے جنت کی جدائی میں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماتم کرنے والا کل قیامت کے دن کتے کی طرح آئے گا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ماتم اور مرثیہ خوانی زنا کا دفتر ہے۔

(مجمع المعارف حاشیہ بر حلیۃ المتقین ص ۱۶۲، در حرمت غناء مطبوعہ تہران طبع جدید)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سب سے پہلے ماتم شیطان نے کیا تو لازم ہے کہ آج اس کی ذریت ہی اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ "ماتم ہمارے نزدیک عبادت ہے۔"

دوسرا حوالہ ملاحظہ فرمایئے:

ایک جماعت نے نقل کیا ہے کہ حضرت امام حسینؓ کے سر انور کے متعلق یزید نے حکم دیا کہ اس کو یزید کے منحوس محل پر لٹکا دیا جائے اور اہل بیت کو حکم دیا کہ اس کے گھر داخل ہوں۔ جب مستورات اہل بیتؓ اس لعین کے محل میں داخل ہوئیں تو آل ابو سفیانؓ کی عورتوں نے اپنے زیورات اتار دیئے اور لباس ماتم پہن کر آواز نوحہ و گریہ و زاری بلند کرتی رہیں اور تین روز ماتم کیا۔ (منتہی الامال جلد اول مقصد چہارم فصل ہشتم، مصنف شیخ عباس قمی ص ۵۵ نوحہ کردن زنان آل ابو سفیان بر اہل بیت مطبوعہ ایران طبع جدید)

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا حسینؓ کی شہادت پر سب سے پہلے یزید نے ماتم کا آغاز کیا۔ اب جب یہ بات اہل تشیع حضرات کی معتبر کتاب سے ثابت ہے تو اہل تشیع صاحبان ایک کام کریں یا تو یزید کو برا کہنا چھوڑ دیں اس پر گالی گلوچ نہ کریں اگر اس پر لعن طعن کرنی ہے تو ماتم چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس کا آغاز اسی نے کیا۔

نظر اپنی اپنی ، فکر اپنی اپنی

سوچ اپنی اپنی ، پسند اپنی اپنی

اب ہم اس مضمون کو اہل رافضیت حضرات کے عقیدہ تبراء پر تھوڑی سی بحث کے بعد ختم کریں گے۔ لیکن پہلے عقیدہ تبراء کا تھوڑا سا تعارف کرا دیا جائے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین خلافت راشدہ کو سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ اہل تشیع حضرات کی معتبر کتاب تحفۃ العوام کے ص ۲۰ پر درج ہے۔

"نویں تولا: یعنی اہل بیت رسول علیہم السلام سے اور ان کے دوستوں سے محبت رکھے اور دسویں ۱۰ تبرا: یعنی خدا اور رسول و اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور بیزاری اختیار کرے۔

عقیدہ تبراء اہل تشیع کے فروع دین ہی سے ہے۔

شیعہ حضرات کی معتبر و غیر معتبر کتب میں یہ تصریح موجود ہے کہ سوائے چار حضرات کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اہل بیت عظام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے دشمن تھے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

اب اہل تشیع کی کتب سے دیکھئے کہ ان کے آئمہ معصومین خلفاء ثلاثہؓ کے بارے میں کیا تاثر دیتے تھے؟

انجیری نے حسین بن ثوید اور ابی سلمۃ السراج سے روایت کی ہے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے امام جعفر صادق سے سنا کہ وہ ہر فرضی نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر لعنت کیا کرتے تھے۔ فلاں فلاں اور ہندہ اور امیر معاویہؓ بہن ام الحکم پر لعنت ہو۔ (العیاذ باللہ)

(۱) فروغ کافی جلد نمبر ۳، ص ۳۴۲، (۲) وسائل الشیعہ جلد نمبر ۴ ص ۱۰۳۷، کتاب الصلوٰۃ باب استحباب لعن اعداء الدین

نجفی اپنی کتاب حقیقت فقہ حنفیہ ص ۱۳ پر لکھتا ہے:۔

"ابو ہریرۃؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، نعمانؒ، شافعیؒ، مالکؒ، احمد بن حنبلؒ، بخاریؒ، مسلمؒ، غزالیؒ، رازیؒ، ابن تیمیہؒ، ابن عربیؒ اور ابن کثیر وغیرہ نے جو شکل و صورت اسلام کی پیش کی ہے چودہ سو برس کی تاریخ گواہ ہے کہ شیعہ اسے کسی قیمت پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ جناب امیر نے شیخین کے بگڑے ہوئے اسلام کی اصلاح فرمائی تھی۔ البتہ آنجناب نے اپنی پوری رعایا کو اس پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کیا تھا اور یہی انصاف ہے کہ حاکم اپنی رعایا کو اپنے عقیدہ پر چلنے کے لئے مجبور نہ کرے اور نہ اس پر ان کا قتل عام کرے"

شیعہ ذاکر نجفی اس عبارت میں بتلانا چاہتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام کو بگاڑ دیا تھا اور حضرت علی المرتضیٰؓ نے بگاڑے ہوئے اسلام کی اصلاح فرمائی، دراصل مذہب شیعہ اہل بیت عظام اور صحابہ کرامؓ کی آپس میں لڑائی دیکھنا چاہتا

ہے۔ لیکن ان ہی کی کتابوں میں درج ہے کہ ان ہر دو حضرات کی آپس میں محبت تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وہ دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) عادل اور منصف امام تھے۔ دونوں حق پر رہے اور حق پر ہی دونوں کا وصال ہوا۔ قیامت کے دن ان دونوں پر اللہ کی رحمت ہو۔

(احقاق الحق ص ۱۶)

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں (جب حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ اور حضرت حسنؓ میں صلح کی تحریر لکھی گئی ان میں حضرت حسن کی طرف سے یہ الفاظ لکھے گئے تھے)

''مسلمانوں کی ولایت میں تمہیں اس شرط پر سپرد کرتا ہوں کہ تم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفائے راشدینؓ کے مطابق عمل کرو گے۔''

(کشف الغمہ فی معرفۃ الآئمہ جلد اول ص ۵۷۰، مطبوعہ تبریز، تذکرہ امام حسنؓ فی کلامہ و مواعظہ)

اہل روافض کی معتبر کتاب رجال کشی میں لکھا ہے:

بریدہ اسلمی نے کہا: کہ میں نے رسول اللہ سے مناجات تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ اتنے میں ابوبکر آئے تو انہیں کہا گیا کہ اے ابوبکر! تم صدیق ہو اور غار میں دو کے دوسرے ہو۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو ۔ وہ تین کون ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے خطرہ ہے اگر میں نے پوچھا اور میں خود ان میں سے نہ ہوا تو بنی تمیم مجھے ملامت کریں گے اور پھر عمر بن خطاب آئے ان سے بھی کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے اور تم فاروق ہو اور تم وہ ہو جن کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے اگر تم پوچھ کر بتا دو وہ تین کون ہیں؟ تو فاروق نے کہا مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں پوچھ بیٹھا اور میں خود ان میں سے نہ ہوا تو بنی عدی مجھے ملامت کریں گے۔''

(رجال کشی ص ۳۲، ۳۳، مطبوعہ کربلا تذکرہ عمار بن یاسرؓ)

اس عبارت سے بھی واضح ثبوت ملتا ہے کہ صحابہ کرامؓ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل دور میں ابوبکر کو صدیق اور عمر بن خطاب کو فاروق کہہ کر پکارتے تھے۔

اور یہ عبارت ہے اہل تشیع کی کتاب میں:

''اہل تشیع صاحبان ذرا غور سے کام لیجئے۔'' حب اہلبیت'' کے زعم میں کہیں آپ گستاخ اہلبیت کی فہرست میں تو نہیں آ گئے اور پھر یہ نہ ہو کہ واپسی کی راہ دکھائی نہ دے۔ اس لئے خدارا! سوچ سمجھ کر کسی مستند مسلمان عالم دین سے رابطہ کریں اور اگر کوئی بھی اور کسی بھی قسم کا اشکال آپ کے ذہن میں ہے ان شاء اللہ آپ کو مستند عالم دین مطمئن کر کے بھیجیں گے۔

محترم برادران اسلام! اس طرح کے ہزاروں موضوع ہیں کہ رافضی حضرات نے جہاں راہ تضاد اپنائی ہے لیکن طوالت کے خوف سے چند باتیں آپ کے سامنے رکھیں دعا کریں کہ اللہ جل شانہ تمام مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ اور اہلبیت عظامؓ سے محبت کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

نوٹ: یہ تمام مضمون مولانا محمد علی نقشبندی بریلوی کی کتاب فقہ جعفریہ جلد نمبر ۱ اور ۳ اور تحفہ جعفریہ جلد نمبر ۱ سے حوالہ جات لے کر لکھا گیا ہے، سوائے حوالہ تحفۃ العوام جو کہ راقم کے پاس موجود ہے۔ (معاویہ حقی عفی عنہ)

خوشخبری
مختصر مگر جامع کتاب
عظیم الشان تحفہ
فدایانِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
گلشن جھنگوی شہیدؒ میں مدفون
حضرت حق نواز جھنگوی شہیدؒ
حضرت ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ
حضرت محمد اعظم طارق شہیدؒ
حضرت ایثار القاسمی شہیدؒ
حضرت مختار احمد سیال شہیدؒ
حضرت اظہار الحق شہیدؒ
غازی حق نواز شہیدؒ
کی سوانح پر مشتمل
نام و نسب | القاب | خاندان | ولادت | تعلیم و تربیت | خدوخال | شادی | اولاد
قید و بند | کارنامے | تصانیف | شہادت | جنازہ | تدفین
عام قیمت .... 50 روپے
رعایتی قیمت .... 30 روپے
علاوہ ڈاک خرچ
مرتب: مولانا غلام اللہ انور، ناظم اعلیٰ جامعہ محمودیہ جھنگ
ملنے کا پتہ: گلشن جھنگوی شہید جامعہ محمودیہ جھنگ صدر پنجاب
مکتبہ اسلامیہ (خاکی شاہ روڈ) بھکر روڈ جھنگ صدر پنجاب
0300-6501013
0471-613394
03914711667
قریشی بک اسٹال سے طلب فرمائیں

جدید دور میں دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت کیلئے بنیادی کتاب

اسلام کے بارے میں قدیم وجدید تصورات کا حسین امتزاج

دنیا بھر کے غیر مسلموں کی طرف سے اسلام پر 10 اعتراض کا مفصل جواب

یہ کتاب علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے جیل میں مکمل کی

طلوعِ سحر

المعروف

پیغامِ اسلام اقوامِ عالم کے نام

علامہ فاروقی شہیدؒ فرماتے تھے کہ ”یہ کتاب لاکھوں غیر مسلموں کی ہدایت کا سبب بنے گی۔“ انشاء اللہ

- غیر مسلم حکمرانوں کو اسلام کی دعوت
- مذہب کی ضرورت اور مالک کی پہچان
- انسان کی حقیقت کے متعلق مختلف نظریات
- مذاہب عالم میں اسلام کی امتیازی خصوصیات
- اسلام کا ابتدائی تعارف
- اسلام ایک دین رحمت
- اسلام کا اخلاقی اور معاشرتی نظام
- اسلام کا روحانی نظام
- اسلام کا حکومتی وعدالتی نظام
- اسلام اور عورت

اعلیٰ کتابت
خوبصورت طباعت
مضبوط جلد
صفحات: 536
قیمت فی نسخہ -/200 روپے

پیشگی رقم بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوائے جا سکتے ہیں
ڈاک خرچ بذمہ ادارہ ہوگا۔

آج ہی اپنے قریبی بکسٹال سے طلب فرمائیں

- اسلام کا ازدواجی قانون
- اسلام کا نظام تعلیم
- اسلام میں مساوات اور عدل اجتماعی
- اسلام اور عزت نفس
- اسلام کا معاشرتی اور اقتصادی نظام
- اسلام اور معاشرتی امن
- اسلام کا نظام جہاد
- اسلام اور جدید ترقی
- اسلام میں غلاموں کے حقوق
- اسلام اور غیر مسلم اقوام

روزمرہ کے دینی مسائل کا حل

ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت

ناشر: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون: 640024
E-mail:Tahirengr@hotmai.com

CamScanner

حضرت مولانا غلام سرور

بھی روٹھ گئے

رپورٹ: ممتاز خان راٹھور

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام مدظلہ، اشاعت القرآن، حضرو

استاذ الحفاظ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی
کے خاص شاگرد 75 سالہ بزرگ مولانا حافظ غلام سرورؒ
معمولی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز
جنازہ میں علاقہ چھچھ بھر کے علماء کرام، طلباء، عظام اور دین
دار مسلمانوں نے شرکت کی۔

مولانا حافظ غلام سرور صاحبؒ غور غشتی میں پیدا
ہوئے۔ وہیں مسجد میں قرآن مجید یاد کیا، دورہ حدیث
شریف، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی (المتوفی
۱۹۶۸ء) سے کیا، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدینؒ کو
پٹھانوں کا شاہ ولی اللہؒ یا شیخ الہند کہا جاتا تھا، افغانستان،
آزاد قبائل، وسطی ایشیا، کی ریاستوں حتیٰ کہ روس تک کے
علماء نے ان سے دورۂ حدیث کیا۔

حافظ غلام سرور صاحبؒ نے دورہ حدیث کے بعد پہلے
نرتوپہ کی جامع مسجد جہاں آج جامعہ قاسمیہ انوار القرآن
قائم ہے۔ وہاں امامت، خطابت اور تدریس سے آغاز
کیا۔ اس کے بعد علاقہ چھچھ کے مشہور مذہبی گاؤں بہبودی
میں تیس سال تک قرآن کریم حفظ کرایا۔ بہبودی کے
سینکڑوں حفاظ آپ کے شاگرد ہیں۔ بہبودی میں شیخ
الحدیث مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری جو خلیفہ ہیں حکیم الامت
مولانا اشرف علی تھانوی کے ان کا درس ترمذی مظاہر العلوم
سہارنپور میں مشہور تھا۔ آپ نے معارف ترمذی ان سے
پڑھی۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰنؒ جن میں شرافت، نرمی،
خوش اخلاقی، تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی وہ حافظ
غلام سرور کو فرماتے کہ حافظ صاحب آج ٹھہر جائیں اور
نماز صبح میں سورہ الم حم سنائیں حافظ صاحب کا کھانا خود لا
کر اپنے گھر سے لاتے تھے۔ تقریباً تیس سال درجہ حفظ
بہبودی میں پڑھانے کے بعد آپ اپنے گاؤں غور غشتی
میں تشریف لے گئے وہاں ایک خوبصورت مسجد اور مدرسہ
تعلیم القرآن کے نام سے ایک مدرسے کی بنیاد رکھی۔ آپ
کی زندگی کا معمول صبح، شام بلاناغہ درجہ حفظ کو پڑھانا تھا
اور مشکوۃ وغیرہ بھی پڑھاتے تھے۔ آپؒ دنیاداری، حب
دنیا، دنیاوی تکلفات سے کوسوں دور تھے۔ آپؒ کے دو
صاحبزادے مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب جنہوں نے

دورہ حدیث علاقہ چھچھ کے مشہور مدرسہ جامعہ عربیہ
اشاعت القرآن سے کیا اور بڑے صاحبزادے مولانا
حافظ قاری سعید الرحمٰن مدظلہ انگلینڈ میں امامت اور خطابت
کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ چھوٹے صاحبزادے آپؒ
کے نائب تھے وہ اچانک دورہ پڑنے سے جوانی کی عمر میں
انتقال فرماگئے۔ اس کے بعد جلد ہی آپ کی اہلیہ بھی
وفات پاگئی مولانا حافظ غلام سرورؒ جو صدو امر رضا بالقضا
کے عملی نمونہ تھے۔ چند ماہ میں اتنے بڑے حادثات کے
باوجود اپنے وعظ، تبلیغ اور تدریس میں ذرا برابر کمی نہ کی۔
حافظ صاحبؒ کی شیخ الحدیث مولانا محمد صابر اور شیخ الحدیث
مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب سے راقم سے خصوصی محبت
تھی، ہفتہ میں ایک بار صرف ملاقات کیلئے اشاعت
القرآن حضرت تشریف لاتے، ایک مہینہ شوگر کی وجہ سے
علیل ہوئے، بیماری کے دوران بھی طلباء کرام کی منزلیں
سنا کرتے تھے، بالآخر یہ ہستی جس نے ساری عمر قال اللہ،
قال الرسول کا درس دیا چند دن بیمار رہنے کے بعد دار فانی
سے رخصت ہوگئی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

جنازہ کی امامت شیخ الحدیث مولانا ظہور الحق صاحب
دامان نے کی تدفین کے بعد سینکڑوں علماء، صلحاء کی موجودگی
میں شیخ الحدیث مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے ان
کے دینی کام بیان کرنے کے بعد قبر پر دعا کرائی اب یہ
مدرسہ، مسجد، تدریس، تبلیغ کا بوجھ آپ کے بڑے
صاحبزادے مولانا سعید الرحمٰن کے کندھوں پر آپڑا۔ حافظ
غلام سرور صاحبؒ کی ساری زندگی کا سرمایہ، مسجد، مدرسہ کی
خدمت تھی، دنیاداری کی باتیں اور اخبار تک سے وہ بیزار
تھے، انہیں غور غشتی کے مشہور قبرستان جس میں علماء صلحاء
مدفون ہیں، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی کے
قرب میں دفن کیا گیا۔ (خدا رحمت کند ایں، عاشقان پاک
طینت را)

تاریخ وفات 22 ربیع الثانی 1426 ہجری، 2 جون
2005ء بروز جمعرات، حضرت حافظ صاحبؒ کی وفات
سے علاقہ چھچھ بالخصوص غور غشتی ایک عالم دین عابد و زاہد،
استاذ الحفاظ سے محروم ہوگیا ہے۔

آپ نے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری کی
تقریر ترمذی (معارف ترمذی) پر تحقیق کا کام فرما کر ایک
عظیم علمی ذخیرہ میں اضافہ کیا۔

مولانا حافظ غلام سرور صاحبؒ علماء حق کی تمام دینی
جماعتوں سے محبت فرماتے تھے۔ بالخصوص شہدائے ناموس
صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگویؒ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی
شہیدؒ اور مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے خصوصی محبت فرماتے
تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت عطا کرکے جنت
الفردوس میں جگہ دے اور قارئین خلافت راشدہ مرحوم کو
اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(بقیہ نام قارئین)

بندہ تمام شہداء کو خراج عقیدت اور سلام پیش کرتا
ہے۔ خصوصاً جرنیل اسلام شہید اعظم جبل استقامت سنی
مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ثانی امام احمد بن حنبلؒ
حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب شہیدؒ اور قافلہ
شہدائے ناموس صحابہؓ کا نیا خوبصورت گلدستہ ڈاکٹر محمد
ہارون قاسمی شہید کی شہادت کو کروڑوں سلام پیش کرتا
ہوں۔ قاسمی شہیدؒ کے جملہ وارثین سے تعزیت کرتا ہوں
اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں اور ہمیں
بھی ناموس صحابہؓ اور اسلام کی سربلندی کیلئے شہادت عظمیٰ
نصیب فرمائے۔ نیز شہید اعظم کے بھائی مولانا عالم
طارق صاحب کی جماعت میں شمولیت باعث سعادت و
صد افتخار ہے۔ باقاعدہ جماعت میں شامل ہونے پر دل
کی گہرائیوں سے خراج [illegible] کرتا ہوں۔ (حافظ محمد یحییٰ
کراچی)

❁ سنی کا شمارہ آنکھوں کے سامنے ہے بے حد اچھا
لگا، تمام مضامین زبردست ٹائٹل خوبصورت، ہر تحریر کا
ایک اپنا مزہ تھا، اللہ رب العلمین سے دعا گو ہوں کہ
خلافت راشدہ کی اشاعت دنیا کے بچے بچے میں پہنچ
جائے تاکہ مشن جھنگوی قریہ قریہ شہر شہر میں عام ہو جائے۔
دنیا کا کوئی کونا اس کی افادیت سے محروم نہ ہے۔

کالعدم سپاہ صحابہ صوبہ سندھ کے رہنما مولانا
بدرالدین حسینی کا انٹرویو بے حد اچھا لگا۔ امام اہلسنت
حضرت علامہ علی شیر حیدری مدظلہ، قائد ملت اسلامیہ
حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ اور نوجوان دلوں
کی دھڑکن شہزادہ اہلسنت حضرت مولانا مسعود الرحمٰن
عثمانی مدظلہ کا انٹرویو ضرور شائع کریں۔ مولانا عالم
طارق مدظلہ برادر مولانا اعظم طارق کی جماعت میں
دوبارہ شمولیت پر ڈھیر ساری مبارک باد۔
(بنت محمد اکرم، فیصل آباد)

شہید ناموس اصحابؓ رسولؐ

محمد عابد حسین کی ناگہانی موت

تحریر: محمد طیب رضوان صدیقی کراچی

19 مئی 2005ء جمعرات ایک یادگار دن ہے، جب سرزمین کراچی قیوم آباد پر ایک عظیم الشان کانفرس بیلیر انقلابؓ کے نام سے منعقد ہورہی تھی۔ قائد ملت اسلامیہ جانشین فاروقی شہید حضرت مولانا علی شیر حیدری مدظلہ، حق وصداقت کی نشانی حضرت مولانا مسعود الرحمن عثمانی مدظلہ، صاحبزادہ حضرت مولانا عثمان فاروق ضیاء، اور کراچی کی قیادت نے خطاب فرمائے۔ لیکن کون جانتا تھا کہ درمیانے قد والا، با اخلاق، باادب، گورے رنگ کا نفس کھڑ نوجوان جو دن رات مشن جھنگویؒ پر اپنی نظریں جمائے ہوئے، محنت، دل گی، جرأت، ہمت اور پوری توجہ کے ساتھ ہمیشہ اپنے دیئے گئے کام میں مصروف عمل نظر آتا ہے وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوجائے گا۔ اس تنظیم کارکن محمد عابد نے ابھی زندگی کی اکیس بہاریں دیکھیں تھیں، طالب علمی کے دور سے ہی مشن کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والے نوجوان محمد عابد شہید نے چھوٹی سی عمر میں وہ کچھ حاصل کرلیا جو بڑے نصیبے والوں کے حصے میں آتا ہے۔ یہ نوجوان اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد سونیڈش کالج میں لیکچرار کی حیثیت سے کام کررہا تھا۔ ان کے والد محترم عجب خان K.E.S.C میں ملازمت کرتے ہیں۔ بہت ہی نفیس باشرع انسان ہیں۔

محمد عابد شہید کورنگی سیکٹر کے تمام ساتھیوں کی آنکھ کا تارا تھا۔ محمد عابد شہیدؒ نے قیوم آباد میں تھوڑے سے عرصے میں بہت ہی خوب صورت طریقے سے جماعتی کام انجام دیا۔ بیلیر انقلاب کانفرنس 19 مئی کو منعقد ہوئی۔ محمد عابد شہیدؒ، قائدین کی مہمان نوازی میں پیش پیش تھا۔ پروگرام ختم ہوا، قائد ملت اسلامیہ علامہ علی شیر حیدری اور مولانا مسعود الرحمن عثمانی، حضرت مولانا اورنگزیب فاروقی کو محمد عابد شہید اور محمد ایاز خان نے کرچل دیئے۔

حضرت مولانا عثمانی کو چھوڑنے کے بعد یہ جیالے حضرت مولانا اورنگزیب فاروقی کو لانڈھی چھوڑ کر واپس قیوم آباد کے لئے نکل رہے تھے۔ ابھی قیوم آباد سے ایک کلومیٹر دور تھے، گاڑی روڈ کے ساتھ ندی میں گر گئی۔ جہاں ان مجاہدین کی گاڑی گری ایک بڑے کھمبے کے درمیان یہ گاڑی پھنس گئی۔ روڈ پر آنے جانے والوں نے ان کو گاڑی سے نکالا اور زخمی حالت میں جناح ہسپتال پہنچایا۔ یہ حادثہ نماز فجر کے بعد 5:40 منٹ پر ہوا۔ ہم سب ساتھی قیوم آباد واپس آگئے۔ دن نکل گیا تھا اسی جگہ پر فاروقی شہید کے بیٹے عثمان فاروق ضیاء، عابد بھائی اور ایاز خان کا انتظار کررہے تھے، ناصر بھائی سے میں نے پوچھا کہ گاڑی کا نمبر کیا ہے اس پر انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

ناصر بھائی نے ایاز کے موبائل پر فون کیا تو جناح ہسپتال کے ڈاکٹر حضرات نے کہا کہ آپ کے دونوں آدمی ایمرجنسی میں ہیں جلدی آجائیں۔

قیوم آباد سے ناصر بھائی، گلاب خان اور بندہ دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ جناح اسپتال پہنچ گئے۔ وہ چہرہ جو ہم سے مخاطب رہا۔ وہ زبان جو ہم سے باتیں کرتی رہی اور ہاتھ جو دن رات مشن کے لئے چلتے تھے اب آرام کررہے تھے۔

ڈاکٹر حضرات نے کہا کہ آپ کے ساتھی محمد عابد شہید ہوچکے ہیں۔ محمد ایاز خان شدید زخمی ہیں ہمارے سامنے لیٹے ہوئے تھے۔ ایک زخمی شیر دوسری طرف جنت کا شہزادہ جنت میں سفر کررہا تھا۔ کیسے کہیں کہ ہم نے اپنے عظیم مجاہد کی شہادت کے الفاظ کو کیسے سنا۔ شہادت سے ایک دن قبل محمد عابدؒ اپنے والد محترم سے معافی مانگ کران کے پاؤں کو ہاتھ لگا کر آیا اور محمد عابد بھائی ایک بات کہا کرتے تھے۔ موت آجائے گی، کہاں پر بھی ہو، مجھے اگر کمرے میں بند کردو تب بھی موت آجائے گی۔ جناح ہسپتال سے شہید کا جسد خاکی لے کر والدین بھائی اور ساتھی قیوم آباد پہنچ گئے۔ شہید کے بڑے بھائی جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں، یہاں پر بات ہونے لگی شہید کا جنازہ کون پڑھائے گا۔ تو ہمارے ساتھی گلاب خان نے کہ علامہ علی شیر حیدری۔

اس کے بعد اعلان ہوگیا عصر کی نماز کے بعد عابد شہید کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ نماز عصر کے بعد مدینہ مسجد کے پیچھے عیدگاہ میں انسانوں کا سمندر تھا، ہر طرف آدمی ہی آدمی نظر آرہے تھے، جنازے میں حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ، الیاس زبیر، مولانا اورنگزیب فاروقی نے شرکت کی۔

نماز جنازہ سے قبل قائد محترم علامہ علی شیر حیدری نے فرمایا کہ مجھے اس کا چہرہ تو دکھاؤ، حضرت نے چہرہ دیکھ کر فرمایا (محمد عابد) اس سے اس کا اللہ خوش ہے۔ یہ جنتی ہے۔ سبحان اللہ

نماز جنازہ پڑھنے کے بعد محمد عابد شہید کو قیوم آباد کے قبرستان میں ہزاروں کارکنوں کی موجودگی میں سپرد خاک کردیا گیا۔ ہر ساتھی، ہر دوست، ہر آدمی کی آنکھیں اس کی جدائی میں اشکبار تھیں کہ محمد عابد شہیدؒ ہم سے بچھڑ گیا— آہ بچھڑ گیا۔

مشن جھنگوی سے متعلق آن لائن تازہ ترین معلومات کے حاصل کرنے کیلئے ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔

www.kr-hcy.com

آن لائن رابطہ

محترم قارئین! اب خلافت راشدہ کے دفتر کے ساتھ آپ کا آن لائن رابطہ بذریعہ کمپیوٹر انتہائی آسان صبح 9:00 بجے سے لے کر 5:00 بجے تک بذریعہ میسنجر بات چیت اور ای میل بھیجنے کے لئے درج ذیل ایڈریس نوٹ کرلیں۔

Khelafat-e-Rashida@hotmail.com

Khelafat-e-Rashida@yahoo.co.uk

ایڈیٹر خلافت راشدہ فیصل آباد

ایڈیٹر کی ڈاک

مری سے محمد علی معاویہ نے ''بے حسی'' کے عنوان سے تحریر بھیجی ہے۔ جس میں امریکی قید خانہ گوانتاناموبے سے رہائی پانے والے بے گناہ قیدیوں کو پاکستانی حکومت کی طرف سے بلاجواز جیلوں میں بند رکھنے کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے اسے پاکستانی حکمرانوں کی بزدلی لالچ اور بے حسی قرار دیا ہے۔

❁ مولانا عبدالرزاق جان حیدری شدید بیمار ہیں۔ قارئین خلافت راشدہ سے صحت یابی کی درخواست ہے۔
(غلام مصطفیٰ فاروقی خانپور)

❁ ہنگو سے مولانا عبیدالرحمٰن نے ''علماء کا مقام'' کے عنوان سے تحریر بھیجی ہے۔ جس میں دینی مدارس کے طلبہ کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔

❁ سرگودھا سے عبدالمالک وڑ چھوی نے ''وفا کے عادی تھے وفا کر چلے'' کے عنوان سے ایک معصوم شہید طالب علم محمد آصف کی داستان حیات اور شہادت بیان فرمائی ہے جو کشمیر کی وادی سے چلا اور سرگودھا کی مٹی میں دفن ہو گیا۔ دراصل یہ جانباز مولانا اعظم طارق شہید کے نام پر قربان ہو گیا۔ یہ داستان پہلے بھی خلافت راشدہ کی زینت بن چکی ہے۔

❁ نوشکی بلوچستان سے غلام رسول جمالدین نے ''امریکی ایجنٹ'' کے عنوان سے تحریر بھیجی ہے۔ جس میں جماعت اسلامی کے مرکزی امیر متحدہ مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد کی طالبان کے بارے میں یوٹرن پالیسی کا ذکر کیا گیا ہے۔

❁ خاران بلوچستان سے حافظ نعمت اللہ قاسمی نے جہاد کی اہمیت کے متعلق تحریر بھیجی ہے۔

❁ سپاہ اللہ معاویہ کا مجن (شاہ عالم) نے ''جری جواں'' کے عنوان سے مولانا محمد اعظم طارق شہید کی شان میں نظم روانہ کی ہے۔ لیکن کسی مستند شاعر کی تصدیق کے بغیر ہی روانہ کر دی ہے۔

❁ موچھ میانوالی سے لطیف اللہ سلفی نے ''فرقہ وارانہ تشدد کے خاتمہ کیلئے لائحہ عمل'' کے عنوان سے تحریر بھیجی ہے۔ اسی قسم کی تحریر پہلے بھی چھپ چکی ہے۔ اس سے قبل بھی ان کی دو تحریریں موصول ہو چکی ہیں۔

❁ شکرگڑھ سے غیب حسن صدیقی نے ایک پیغام میں ''پانچ تن پاک'' کی بجائے ''سب تن پاک'' جیسے جملوں کو عام کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ امید ہے قارئین اس پر عمل فرمائیں گے۔

❁ سرائے بالاکوٹ مانسہرہ سے دلپذیر قریشی نے ''حضرت عمر فاروقؓ'' کی حالت کے عنوان سے فوٹو سٹیٹ مضمون روانہ کیا ہے جس میں سیدنا عمر فاروقؓ کی عاجزی کے رقت آمیز واقعات بیان کئے ہیں۔

❁ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے محترم حافظ ارشاد احمد دیوبندی کے نام خط میں ان کے سلسلہ وار مضمون پر کڑی تنقید فرمائی ہے اور لکھا ہے کہ رافضیوں کو 12 گنا زیادہ بڑا کافر لکھنے سے مرزائیوں کا کفر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ مرزائی رافضیوں سے بڑے کافر ہیں۔

محترم حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو تفصیلی جواب حافظ ارشاد احمد دیوبندی مدظلہ نے روانہ فرما دیا ہے ہم مولانا محترم سے صرف اتنا گزارش کریں گے کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ خلافت راشدہ کا ہر ماہ مطالعہ کرتے رہیں۔ اللہ کے فضل سے آپ خود ہی شیعہ کو بارہ سے بھی زیادہ گنا بڑا کافر لکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں آئندہ شماروں میں نامور جید علماء کے فتاویٰ جات کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ جس میں قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے تو رافضیوں کو ان کے عقائد و نظریات کی بناء پر تمام کفار سے بڑا کافر قرار دیا ہے۔

❁ فاروق آباد سردار پور روڈ کیہر والا خانیوال سے نیاز حسین فاروقی لکھتے ہیں ہم مدرسہ میں پڑھتے تھے اور مجاہد خط مولانا اعظم طارق شہید کو جیل میں لکھا کرتے تھے۔ میرے پاس مولانا شہید کے بہت اہم خطوط ہیں جو میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ وجد آفرین اور ولولہ انگیز ہے۔

طرز تکلم وہ خطیبوں میں جدا رکھتا تھا
انداز تحریر ادیبوں میں جدا رکھتا تھا
طریق جرأت وہ دلیروں میں جدا رکھتا تھا
اپنی دھاڑ خدائی شیروں میں جدا رکھتا تھا

❁ حیات آباد پشاور سے محمد ناصر چترالی نے علامہ فاروقی شہید کی زندگی کی آخری کتاب ''پھر وہی قید و قفس'' کے صفحہ 239 سے ایک خط نقل کر کے بھیجا ہے۔ جو محدث اعظم شیخ الحدیث امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ نے راولپنڈی جیل میں اسیران ناموس صحابہؓ علامہ فاروقی شہیدؒ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے نام لکھا تھا۔ جس کا ایک جملہ برکت کے لئے نقل کر رہے ہیں۔

''اگر آپ نے اپنے موقف میں کمزوری دکھائی (یعنی رافضی کے کفر کا اعلان چھوڑ دیا) تو پورے علماء حق کے لئے پشیمانی ہو گی۔ موجودہ حکمرانوں کے مظالم کا جلد خاتمہ ہو گا — یہاں ہر وقت دعا کا سلسلہ جاری ہے تمام مسلمانوں کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں۔ روافض کی پیدا کردہ مشکلات خدا کے فضل سے ختم ہو گی۔ آپ کی جیل اور زندان کے مصائب تاریخ اسلام کے مجاہدوں کی قربانیوں کا تسلسل ہے۔''

❁ ڈب نمبر 11 مانسہرہ سے عمر حیات نے حضرت عمرؓ کے ارشادات کے عنوان سے اقوال زریں تحریر فرمائے ہیں۔

❁ مدرسہ الصفہ اسلامک اکیڈمی ضلع مانسہرہ سے بنت بشیر اور بنت سجاد نے مشترکہ طور پر ''شان ابوبکر صدیقؓ'' کے عنوان سے خوبصورت تحریر روانہ فرمائی ہے۔

❁ تھیڑی سندھ سے معروف احمد یمین لکھتے ہیں ''شیعان علی بمقابلہ حضرت علیؓ'' کتاب کا عنوان رکھ کر آپ نے مان لیا ہے کہ یہ گروہ شیعان علی ہے۔ اس لئے آپ کتاب کا نام نام نہاد شیعان علی بمقابلہ حضرت علیؓ رکھیں۔

☆ شیعان علی کو حضرت سیدنا علیؓ سے لے کر سیدنا حسینؓ تک سب آل و اصحاب نے متفقہ طور پر اپنا دشمن قرار دیا ہے یقین نہیں ہے تو کتاب پڑھ کر دیکھ لیجئے گا۔

❁ احمد پور سیال سے محمد خالد محمود صدیقی روزنامہ نوائے وقت میں عسکری ماہر جناب حمید گل کی طرف سے ایرانی پیشوا خمینی کی تعریف پر لکھے گئے مضمون پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔

☆ محترم بھائی جب تک ہم ان لوگوں کا اصلی چہرہ امت مسلمہ کو نہیں دکھائیں گے یہ لوگ اسی طرح غلط فہمیوں کا شکار رہیں گے۔

❁ سہراب گوٹھ بلدیہ ٹاؤن کراچی سے محمد امجد غلام اکبر نے مفتی نظام الدین شامزئی کی شان میں خوبصورت ''آتی رہے تیرے انفاس کی خوشبو کے عنوان سے'' مضمون بھیجا ہے۔ اس طرح کے مضامین پہلے بھی خلافت راشدہ کی زینت بن چکے ہیں۔

❁ محمد افضل عثمانی نے ''شہید اعظم'' کے عنوان سے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی شان میں خوبصورت تحریر روانہ فرمائی ہے۔

CS CamScanner

نگر نگر مشن ہمارا

دفاع صحابہؓ کانفرنس خانپور

اہلسنت والجماعت خانپور کی طرف سے چوتھی سالانہ دفاع صحابہؓ کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز قاری محمد عالمگیر کی تلاوت سے ہوا۔ بزبرادران نے عظمت صحابہ کے عنوان پر نظم پیش کی خطاب مولانا عبدالرحمن ملک نے فرمایا دوسری نشست بعد نماز عشاء قاری محمد یحییٰ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مولانا عبدالجبار ی میر مولانا زاہد حسین لنڈ، مولانا حافظ محمد رمضان نعمانی، مولانا عبدالرزاق حیدری نے خطاب فرمایا۔ ان کے بعد مولانا اورنگزیب فاروقی نے تقریر کی۔ آخری خطاب سرپرست ملت اسلامیہ علامہ علی شیر حیدری نے فرمایا۔

سیرۃ النبی کانفرنس بھلروان

(رپورٹ: اشفاق احمد)..... تیرھویں سالانہ سیرۃ کانفرنس بھلروان سے فخر سرگودھا مولانا محمد اکرم عابد، سابق شیعہ مولانا کفایت حسین نقوی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا محمد عالم طارق، قاری محمد سلطان اور محمد آصف نے خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری سلام الدین عثمانی نے انجام دیئے۔

ملاقات

(رپورٹ: حافظ محمد قاسم)..... مکتبہ جمال لاہور کے منتظم شبیر احمد کمانڈ نے مکتبہ انوار مدینہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ کتاب کے لئے بڑی محنت اور مشقت کرنی پڑتی ہے۔ وہی لوگ کتاب کی قدر کرتے ہیں جو اس میدان میں بھی اترے ہوں۔ کتاب کی عظمت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ کتاب لکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مولانا محمد اسرائیل گڑنگی کتاب کی تصنیف کے میدان کے بہترین شاہسوار ہیں۔ خداوند کریم ان کے علم وعمل میں برکت نصیب فرمائیں۔

علامہ علی شیر حیدری کی دینی درسگاہ آمد

(رپورٹ: خالد محمود ضیاء)..... سرپرست ملت اسلامیہ پاکستان علامہ علی شیر حیدری دینی درسگاہ خان گڑھ تشریف لائے اور مدرسہ کے طلبہ کو نصیحت آموز خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ تمام فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تقابل ادیان کی تعلیم بھی ضروری ہے۔ خصوصا اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن فتنہ رافضیت کے مقابلہ کے لئے ذہن بنائیں تاکہ آپ تعلیم سے فارغ ہوکر عملی میدان میں آئیں تو آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو اپنے اندر تمام فتنوں کی سرکوبی کا عزم پیدا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کو درپیش چیلنجوں سے نجات دینے کی قوت پیدا کریں۔ اپنے نفس کو مجاہدہ کا عادی بنائیں کیونکہ اسی وصف کے ذریعے سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت، مولانا حق نواز جھنگوی شہید امیر عزیمت، علامہ فاروقی شہید مورخ اسلام اور مولانا اعظم طارق شہید جرنیل اسلام بنے۔۔۔۔ اپنے علم میں رسوخ پیدا کریں۔ اس موقع پر مولانا عبدالرشید بلال کو ان کے نومولود بیٹے محمد رافع کی پیدائش پر علامہ علی شیر حیدری نے مبارک باد دی۔

قاری عتیق شہیدؒ کانفرنس

(رپورٹ: خالد محمود ضیاء، خان گڑھ) جامع مسجد حنفیہ حقانیہ موضع میر پور ساہو رشید آباد ملتان میں شہید ہونے والے قاری عتیق الرحمٰن شہید کی یاد میں کانفرنس منعقد ہوئی جس کا آغاز قاری محمد اشفاق احمد صدیقی کی تلاوت سے ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا محمد عالم طارق تھے۔ ان کے علاوہ مولانا عبدالرشید بلال، شیخ الحدیث مولانا محمد حسین آزاد، مولانا محمد عالم طارق نے خطاب فرمایا، ثاقب برادران نے نظم پیش کی۔ ساہو رشید آباد میں شہید ہونے والے لعل اپ بیٹا اور معظم شہید کی یاد میں دو در معظم شہید ایران میں شہید کی گئی مسجد فیض کی یاد میں "جدیلیش اعظم کی بنیاد رکھی گئی۔

خاتم الرسل کانفرنس بھکر

(رپورٹ: قاری تحسین) چوتھی سالانہ خاتم الرسل کانفرنس جامع مسجد عثمان ذوالنورین محلہ عالم آباد بھکر میں منعقد ہوئی۔ صدارت نذر حسین عثمانی نے فرمائی، تلاوت کی سعادت قاری فتح محمد نے حاصل کی۔ نعتیہ کلام راہ برادران آف بھکر نے پیش کیا۔ مولانا عثمان فاروقی نے تقریر کی اور خصوصی خطاب حضرت مولانا اورنگ زیب فاروقی نے فرمایا۔

انقلاب قرآن کانفرنس، شکر درہ

(رپورٹ: قاری دلدار احمد) مسجد فاروق اعظم حسینی چوک شکر درہ اٹک میں محفل حمد ونعت و قرآن کانفرنس ہوئی جس کا آغاز ننھے طالب علم حافظ عبدالماجد کی تلاوت سے ہوا علاقہ کے مشہور نعت خواں فاروق معاویہ ذیشان معاویہ نے نظم پیش کی ثناخوانی محمد رضوان نے فرمائی۔ قرآن پاک حفظ کرنے والے طلبہ رحیم افضل، طاہر حسین، سمیع اللہ، محمد مسکین اور محمد نعمان کی دستار بندی کے بعد مولانا اورنگزیب فاروقی نے مفصل خطاب فرمایا۔ جناب افتخار احمد فاروقی رئیس احمد خان شکر درہ کی معروف شخصیت حاجی محمد اسلم نے خصوصی شرکت فرمائی۔

سیرۃ وعظمت صحابہؓ کانفرنس، صادق آباد

(رپورٹ: سید علی احمد شاہ) تلاوت قاری حسن الفاری سے ملک عبدالحق، عبدالمجید قاسمی، امین مجاہد، قاری شان محمد جھنگوی اور بلال حیدری کی نگرانی میں سیرۃ وعظمت صحابہؓ کانفرنس کا آغاز ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا طیب نواز تھے۔ مہمان خصوصی ملت اسلامیہ کے سرپرست علامہ علی شیر حیدری نے مفصل خطاب فرمایا ان کے علاوہ مولانا اللہ وسایا صدیقی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

تقریری مقابلہ

(رپورٹ: علی احمد شاہ) بزم المعارف کے زیر اہتمام جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان میں طالبان علوم دینیہ کے درمیان سیرۃ دو عالم کے عنوان پر تقریری مقابلہ ہوا۔ جس کا آغاز قاری بابر فاروق نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ سرپرست مولانا بشیر احمد تھے۔ اور نگرانی کے فرائض مولانا شبیر احمد، مولانا عبدالرؤف ربانی، مولانا غلام رسول نے انجام دیئے۔ اسٹیج پر مولانا مسعود اقبال، مفتی کفایت اللہ، مفتی محمد اسلم، مولانا افتخار احمد، مفتی انیس الرحمٰن آف لاہور موجود تھے۔ نعت رسول مقبولؐ سعید اختر نے پیش فرمائی۔ احمد برادران آف رحیم یار خان نے بھی نعت گوئی میں شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا قاری منصور احمد کالم نگار ہفت روزہ ضرب مومن کراچی تھے۔ طلباء میں حضرت مولانا محمد عالم طارق اور صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ عباسی، مولانا سعد اللہ آف کراچی شریک ہوئے۔ اس تقریری مقابلے میں 13 نوجوان طالب علموں نے حصہ لیا۔ اوّل دوم سوم اور چہارم آنے والے طلباء میں مولانا منصور احمد نے انعامات تقسیم کئے۔

مقصد آمد رسول کانفرنس

(رپورٹ: وسیم معاویہ، ارشد صدیقی) دوسری سالانہ مقصد آمد رسول کانفرنس مدرسہ بیت القرآن ہربنس پورہ لاہور بعد نماز مغرب شروع ہوئی۔ تلاوت کے فرائض قاری ابوبکر عسکری نے انجام دیئے۔ رانا عبدالرؤف خان

نے منظوم کلام پیش کیا۔ علاقہ کی معروف شخصیت حضرت مولانا صوفی محمد اکرم مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت صوفی محمد سرور مدظلہ نے اصلاحی بیان ارشاد فرمایا۔ ان کے بعد فخر المدرسین حضرت مولانا عبدالرحمٰن نعمانی مدرس جامعہ منظور اسلامیہ نے عظمت قرآن اور سیرۃ مصطفیٰ ﷺ پر خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض شاعر اسلام محمد الطاف منہاس نے انجام دیئے۔ آخری خطاب حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی نے فرمایا۔

ختم نبوت و شرف صحابیت کانفرنس

(رپورٹ: محمد عابد معاویہ کلورکوٹی) مدرسہ حنفیہ خلفاء راشدین پر نوک ضلع میانوالی کے زیر اہتمام ختم نبوت و شرف صحابیت کانفرنس ہوئی۔ نعتیہ کلام رانا عبدالرؤف نے پیش کیا۔ محمد محمد اعجاز آف گوجرانوالہ نے بیان فرمایا۔ شیخ عبدالحکیم صدر پوری، مولانا عبدالمجید خالد مولانا محمد اکرم عابد نے خوبصورت خطاب سے عوام کو محظوظ کیا۔ آخری خطاب حضرت مولانا قاری عطاء الرحمٰن شہباز فاروقی نے فرمایا۔ جناب محمد اصغر ندیم نے کانفرنس کے انتظامات کا اہتمام کیا۔

پانچ روزہ تقابل ادیان کورس

(رپورٹ: ارشد صدیقی) اسلام سے دوری اور مادیت پرستی کے پرفتن دور میں جہاں عوام الناس کی اکثریت دین اسلام کی حقیقت سے ناآشنا ہے وہاں یہ کمی بھی شدت سے محسوس کی جاتی ہے کہ مدارس عربیہ میں آٹھ دس سالہ تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کسی غیر مسلم سے اسلام کی بات کرنا تو دور کی بات مسلمانوں کے خدشات دور کرنے سے بھی ہچکچاتے ہیں۔ ایسے باطل فرقے جو اسلام کے نام پر وجود میں آئے ہیں۔ مثلاً قادیانیت، رافضیت، منکرین حدیث دور حاضر کے معتزلہ یہ سب اپنے آپ کو اسلام کے وارث کہتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ امت مسلمہ کی نئی نسل کو حقیقی اسلام کی روشنی سے روشناس کرانے کیلئے مذاہب باطلہ کے متعلق نہ صرف معلومات فراہم کی جائیں بلکہ اسلام کے ساتھ ان باطل فتنوں کے تقابلی مطالعہ سے بھی آگاہ کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ قاری احسان الحق شاہ کو جزائے خیر عطا فرمائیں انہوں نے اس اہم کام کے سلسلے میں مختصر پانچ روزہ تقابل ادیان کورس کا اہتمام کیا ہے۔ جو یقیناً جلسے اور جلوس کی نسبت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی کارگزاری درج ذیل ہے۔ کل نشستیں 15 اساتذہ میں سابق شیعہ سید امیر رضا شاہ تقی علامہ حافظ محمد ارشد گوجرانوالہ، مولانا اسماعیل محمدی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، محمد اسماعیل محمدی، حضرت مولانا محمد عالم طارق، علامہ علی شیر حیدری شریک ہوئے۔

اس کورس میں 150 سے زائد طلبہ نے سند فراغت حاصل کی۔ طلبہ نے اسناد فراغت علامہ علی شیر حیدری کے دست مبارک سے وصول کیں اس موقع پر قائد سندھ سید پریل شاہ اور علاقہ کے ایم پی اے بھی موجود تھے۔ اس کورس کا مکمل ریکارڈ محمد ارشد صدیقی معلم جامعہ منظور اسلامیہ عیدگاہ صدر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سیدنا عمرؓ کا دشمن انجام کو پہنچ گیا

(رپورٹ: حافظ بشیر احمد فاروقی) تحصیل کوٹ ادو کے قصبہ گجرات کے قریب ایک چوک سیدنا عمر فاروقؓ کے نام سے مشہور ہے۔ اس چوک کا نام مشن جھنگوی کے جیالوں نے حضرت فاروق اعظمؓ کی محبت کی وجہ سے 15 سال پہلے رکھا تھا۔ 16 مئی صبح دس بجے ایک بدبخت شیعہ نے سیدنا عمر فاروقؓ کے نام مبارک کو برش اور رنگ سے صاف کر دیا تو سیدنا عمرؓ کے ماننے والے مشتعل ہو گئے اس دہشت گرد کو موقع پر ہی پکڑ کر پولیس تھانہ محمود کوٹ کے حوالے کر دیا اور پولیس نے فوری کاروائی کر کے پرچہ درج کر کے چالان کر دیا۔ اب یہ ملزم جیل میں بیٹھا معافیاں مانگ رہا ہے کہ آئندہ میری نسلیں بھی ایسی حرکت نہیں کریں گی۔ اس طرح دشمن اصحاب رسولؐ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

دہشت گردی کورٹ سے کالعدم ملت اسلامیہ کے کارکن بری

ہارون آباد (نمائندہ خلافت راشدہ) جرنیل کالعدم سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی عدالتوں کی طرف سے رہائی کے احکامات کے باوجود حکومت نے رہا نہ کیا تو کارکنوں کی طرف سے اپنے محبوب رہنما کی رہائی کے لئے جیل بھرو تحریک کا آغاز ہوا۔ اس تحریک کی بھی انوکھی داستانیں تاریخ کے ماتھے پر جھومر بن کر سج رہی ہیں، جن میں 10 سالہ بچے سے لے کر 80 سالہ بوڑھے تک اس تحریک میں حصہ لیا اور روزانہ گرفتاری پیش کرنے والے کارکنوں کی لائنیں لگ گئیں۔ ہر آدمی چاہتا تھا کہ گرفتاری کے لئے میرا نام پہلے آئے۔ اس طرح منتظمین کو گرفتاری کے لئے نام ترتیب دینے کے لئے قرعہ اندازی کرنا پڑی۔ جس کا نام پہلے نکلا وہ مارے خوشی کے پھولا نہ سماتا تھا۔ بالآخر جیل بھرو تحریک کے نتیجے میں مشرف حکومت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوئی اور مولانا اعظم طارق کو رہا کرنے کے احکامات جاری ہوئے۔ جیل بھرو تحریک میں حصہ لینے والے کارکنوں پر مقامی پولیس نے دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمات درج کر دیئے۔ ہارون آباد سے قاری منظور احمد طارق اور عزیز الرحمٰن آف تھمن آباد تین ماہ دس دن جیل میں رہے۔ ضمانتوں پر رہائی کے بعد جون 2004ء میں مقدمے کے چالان دہشت گردی عدالت میں پیش ہوا۔ سماعت کے دوران کارکنوں کی طرف سے رانا عارف ایڈووکیٹ نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ یہ تو عجیب قسم کا مقام ہے کہ ایک جماعت کے کارکن اپنے راہنما کی رہائی کے لئے احتجاجاً خود گرفتاریاں پیش کرتے ہیں اور پولیس نے ان کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمات درج کر دیئے۔ پولیس کو بھی پتہ ہے کہ یہ لوگ قطعاً دہشت گرد نہیں ہیں۔ اس موقع پر جج صاحب کے پولیس کے خلاف ریمارکس سے دلچسپ صورتحال پیدا ہوگئی۔ عدالت نے وکیل صفائی دلائل کے اس مقدمہ کے قاری منظور احمد طارق اور عزیز الرحمٰن کو بری کر دیا۔ دیگر کارکنوں کو عدالت میں پیش نہ ہونے کی بناء پر مفرور قرار دے دیا۔ جن میں محمد یونس بہاولنگر، رانا محمد اسلم ملتان، عدنان ظہور سیالکوٹ شامل ہیں۔ رانا منظور احمد طارق اور دیگر کارکنوں کو اس جھوٹے مقدمہ سے بری ہونے پر حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی، مولانا عبدالخالق رحمانی اور محمود اقبال نے مبارک باد دی۔ اس موقع پر قاری منظور احمد طارق نے کہا عظمت ناموس صحابہؓ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔ جیلیں، ہتھکڑیاں، اور شہادت ہمارے مقدس مشن کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔

شان صحابہؓ سوسائٹی کا قیام

حاجی پور، جام پور، راجن پور ناموس صحابہ کے تحفظ کے لئے شان صحابہ سوسائٹی کے نام سے ایک سوسائٹی قائم کی گئی اور درج ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔ چیئرمین ملک حنیف الرحمٰن بٹ، صدر قاری محمد شریف مدنی، نائب صدر مولوی حبیب الرحمٰن جنرل سیکرٹری، ملک محمد ارشد بٹ، سیکرٹری نشریات: حافظ محمد سجاد بٹ، خزانچی ملک عبدالرؤف ثاقب، پریس سیکرٹری: محمد منظور بٹ

بیداری کی لہر

ضلع بھمبر کے علاقہ ملوٹ میں ڈاکٹر خالد، اعجاز احمد، محمد رضا چوہدری اور حافظ خورشید خطیب جامع مسجد ملوٹ کی محنت اور کوشش سے علاقہ کی مسلم آبادی نے شیعیت سے مکمل سوشل بائیکاٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس موقع پر ملوٹ کی ممتاز سماجی و سیاسی شخصیات نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ شیعوں سے کوئی تعلق نہیں رکھا جائے گا۔ اس موقع پر علاقہ کی سماجی اور سیاسی شخصیات میں راجہ عبدالرحیم، حاجی عبدالقدوس، صوبیدار (ر) ضمیر احمد اور ملک عبداللطیف بھی موجود تھے۔ جنہوں نے فیصلے کی بھرپور تائید کی۔ (رپورٹ: اعظم حسین فاروقی کشمیری)

بزمِ قارئین

❁ "خلافتِ راشدہ" بہت پسند ہے، چند سالوں سے خطابت کر رہا ہوں، صحابہؓ کا ذکر ضرور کرتا ہوں جب سے یہ رسالہ مجھے ملا ہے تو خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر اور ان کے اوصاف میں نے باقاعدہ ہر جمعہ میں بیان کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ (قاری حبیب اللہ ،سوچھ)

❁ قائدین کے انٹرویو کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔ ہم جرنیل سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے بھائی حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب مدظلہم کی سپاہ صحابہؓ میں شمولیت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ جس طرح مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے تحفظ ناموس صحابہؓ اور مشن جھنگویؒ کیلئے اپنی جان نچھاور کر دی اور آخری دم تک اپنے موقف اور مشن پر ڈٹے رہے۔ اسی طرح مولانا عالم طارق موجودہ قیادت کی سرپرستی میں کام کریں گے۔ اور ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ حضرت ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صاحب کا انٹرویو شائع کریں۔ (قاری محمد جمشید عثمانی کراچی)

❁ ماہنامہ خلافت راشدہ کے قاری ہیں اور خلافت راشدہ کا ہر پیغام بے چینی سے انتظار کرتے ہیں۔ یہ مشن جھنگوی کا حقیقی ترجمان ہے۔ ہم جبل استقامت حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے برادر حضرت مولانا محمد عالم طارق مدظلہ کو جماعت میں آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم حضرت مولانا عبدالغفور جھنگوی کو خطیب مسجد حق نواز شہید مقرر کرنے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور قائدین سپاہ صحابہؓ حضرت علامہ علی شیر حیدری اور مولانا محمد احمد لدھیانوی اور دیگر قائدین کی قیادت پر پورا اعتماد کرتے ہیں اور ہم ملت اسلامیہ ضلع بہاولنگر کے معاون ضلعی کنوینر قاری منظور احمد طارق کو انسداد دہشت گردی لاہور کیس میں بری ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مولانا محمد عالم طارق کا تفصیلی انٹرویو شائع کریں۔ (محمد عنصر، حافظ عبدالماجد، حافظ عبدالرحمٰن فاروقی، حاکم علی مجاہد، ہارون آباد)

❁ گذشتہ ماہ کا رسالہ دیکھا تو دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ تمام مضامین پسند آئے۔ اگر آپ ہر ماہ ایک ایک شہید ناموس صحابہؓ کا تعارف کروائیں اور ساتھ ساتھ مختلف سیاسی پارٹیوں کے رہنماؤں کے دفاع ناموس صحابہؓ پر انٹرویو شائع کریں تو ان شاء اللہ خلافت راشدہ رسالہ کو چار چاند لگ جائیں گے۔ (رانا واجد وسیم معاویہ)

❁ بندہ کے ہاتھ میں ماہ جون 2005ء کا ماہنامہ ہے۔ جسے دیکھ کر جھنگوی کی یاد تو آتی ہے ہی لیکن یہ بھی خوشی ہوتی ہے کہ سپاہ صحابہؓ والے ابھی کسی سے کم نہیں، ہمارا بھی نیٹ ورک ہے۔ ہمارا بھی میڈیا میں نام ضرور ہے اور دور حاضر کی اتنی مشکلات کے دور میں بھی مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ جہاں تک بات ماہنامہ کے مضامین کی ہے تو زبان سے الفاظ نہیں نکل رہے۔ قلم رکتا ہے کیونکہ حضرت مولانا اور نگزیب صاحب اور امیر صحابہؓ کا جیل سے انٹرویو دل کو تازہ کر رہا ہے۔ "مشن نہیں چھوڑیں گے" دل کو بھلا لگا۔ نصیر احمد چوہدری صاحب کا انٹرویو بہت اچھا لگا۔ اللہ ان کو اس قید سے رہائی عطا فرمائیں۔ استقامت دیں اور دشمن کی سازش کو ناکام بنائیں۔ آمین (قاری عبدالرحمٰن عابد، محمد رمضان صدیقی، اسماعیل خان)

مکتوب برطانیہ

❁ اپریل کے رسالہ میں "پاکستان کا سب سے بڑا گستاخ صحابہؓ لاہور میں قتل" یہ مضمون ہمارے فاضل بھائی مولانا عطاء الرحمٰن شہباز فاروقی نے بہت محنت سے تحریر کیا ہے۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ شاتم صحابہؓ نجفی علیہ ما علیہ کی کتب کا حوالہ دیتے وقت صرف نجفی کی کتاب کا نام اور صفحہ ہی کافی ہے براہ مہربانی آئندہ اس کی عبارت نقل نہ بھی ہو تو کافی ہے کیونکہ شاتم صحابہؓ اپنے انجام سے دوچار ہو کر جہنم واصل ہو چکا ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ رسالہ کے صفحہ نمبر 9 پر امام برحق خلیفہ دوم داماد علیؓ مراد و خسر نبیؐ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے (علت ابد کا مریض) کا ترجمہ قوسین میں جو کیا گیا ہے وہ کسی صورت بھی برداشت سے باہر ہے۔

❁ سابق شیعہ مجتہد سید امیر رضا نقی کا انٹرویو بہت پسند آیا۔

❁ وہ بچہ جو علماء کا سردار بن گیا، قاضی محمد اسرائیل کی خوبصورت تحریر دل بھا گئی۔

❁ متحدہ مجلس عمل سے اتحاد و ارتداد تک، ابن ایوب شائق کو اللہ جزائے خیر دے انہوں نے اچھی اچھی باتیں تحریر میں لا کر اپنا حق ادا کیا۔

❁ خلفائے راشدین کون تھے، غلام مصطفیٰ فاروقی نے بڑا عمدہ مضمون تحریر کیا ہے۔

❁ سب ہی لکھنے والوں نے اپنے اپنے انداز میں اچھی محنت کی سب کو ہمارا سلام پہنچے۔

❁ مئی کا رسالہ سامنے ہے، عمدہ کاغذ اور صاف کتابت کم اغلاط پر آپ اور دیگر انتظامیہ کے ساتھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ دیر آید درست آید

❁ سرکولیشن منیجر کے سامنے جگہ خالی ہے۔ قاری عبدالغفار کہاں چلے گئے۔ اگر کوئی بات ہے تو ہم عرض گزار ہیں، خلافت راشدہ اور قاری عبدالغفار کا جوڑ اللہ سلامت رکھے کہ اس اللہ کے بندے کی بہت بڑی قربانی ہے۔

❁ فیملی کورٹ کوئٹہ کے سول جج کا فیصلہ "مسلمان لڑکی اور شیعہ لڑکے کا نکاح ختم کر دیا"۔ رب کعبہ کی قسم ہمارے شہداء کے قیمتی خون کا پھل ہے۔ اس کا سبق کہ کس نے جامعہ محمودیہ میں ابدی نیند سونے والے مولانا حق نواز، علامہ فاروقی شہیدؒ، [illegible] ایثار القاسمی، اور مولانا محمد اعظم طارق اور دیگر شہداء کے مزاروں پر جا کر یہ فیصلہ پڑھ کر اہل قبور شہداء ناموس صحابہؓ کو سنایا کہ "مبارک ہو تمہیں تمہارا حق پر مبنی نعرہ یہ مشن اپنا آپ منوا رہا ہے۔ جھنگوی، قاسمی، فاروقی، اعظم فیصلہ کر گیا ہے اے کاش تم موجود ہوتے اور اپنی محنت کا پھل اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔

❁ ابو معاویہ سے عرض ہے کہ لائن کتنے دنوں ملائے رکھیں، وہ آپ کی تحریر پڑھ کر بڑا لطف آیا، قائد ملت اسلامیہ علامہ علی شیر حیدری مدظلہ اور جانشین جبل استقامت مولانا محمد احمد لدھیانوی سے عرض ہے کہ ساجد نقوی کا تعاقب جاری رکھیں وہ آپ کا سامنا کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔ شاتم صحابہؓ نجفی کے قتل پر 10 لاکھ انعام ابن علی جانباز کا بے لاگ تجزیہ زبردست لگا اور بہت ہی پسند آیا۔

❁ ویلز کے بڑے شہر کارڈف میں 22 مئی کو بعد نماز عصر ایک بڑا جلسہ ہوا۔ راقم (قاری عبدالرشید) اور مولانا محمد یحییٰ عباسی نے شرکت کی۔ انتظام محمد رضوان تاجی، بشیر قاری انس اور دیگر ساتھیوں نے کیا۔ کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔

(ابو عادل عبدالرشید، سوڈن، برطانیہ)

خیالات ـــ انٹرنیٹ

⊛ مجتبیٰ انور ـــ طالب علم، کراچی، پاکستان۔
انٹرنیٹ پر خلافت راشدہ کے اجراء سے ہم اسلام کا پیغام پوری دنیا تک پہنچا سکتے ہیں۔ اس سے دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ اسلام کیا ہے۔ اور مسلمان کون ہیں اور اب کافر چاہے آقا یانیوں کی شکل میں آئیں یا رافضیوں کی شکل میں چھپ نہیں سکیں گے۔ میرے پورے گھرانے کی طرف سے ساری ٹیم کو سلام۔

⊛ میں نے ویب سائٹ دیکھی بہت اچھی ہے۔ براہ کرم ڈسلم شیعہ کے انٹرویو ضرور شائع کریں اور خلافت راشدہ ڈائجسٹ جلد شائع کریں۔ (عرفان نذیر، اسلام آباد)

⊛ آپ کی ویب سائٹ دیکھی، جس کا خلافت راشدہ بہت ہی اچھا پایا۔ (ظفر اقبال (کلرک) چکوال)

⊛ مولانا مسعود الرحمن عثمانی کا انٹرویو شامل کریں۔ جماعتی دوستوں کے ای میل ایڈریس بھی شامل کریں۔ طاہر جھنگوی کی نئی نظمیں بھی شائع کریں۔ (حافظ یاسر، راولپنڈی)
shia_kafir2006@yahoo.com

⊛ ہمیں رسالہ کا شدت سے انتظار ہے۔ (محمد ماجد بھیرہ، ملائیشیا)
majidhk@yahoo.com

⊛ نیٹ پر رسالہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو یہ سائٹ متعارف کرا رہا ہوں۔
(ڈوگر میکو لیچو۔ بیلجیم)
diamond52910@yahoo.com

⊛ میری طرف سے صحابہ کے سب دیوانوں کو سلام قبول ہو۔ حضرت علامہ علی شیر حیدری کا انٹرویو ضرور شائع کریں۔ (زبیر مرتضیٰ، ظاہر پیر، پاکستان)
zubairmurtaza@yahoo.com

⊛ میں خلافت راشدہ کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں لاہور سے کوئی پتہ بتا دیں۔ (عمران علی کبۃ کا چھا، لاہور)
l4u_u4u@yahoo.com

⊛ آپ کی اس خواہش سے بہت خوشی ہوئی کہ خلافت راشدہ روزنامہ بنانے کا پروگرام ہے۔ ہم آپ کی اس جدوجہد پر فخر کر سکتے ہیں، اس سے شیعہ کے غلط پروپیگنڈہ کا جواب ملنے میں آسانی ہوگی۔ (محمد نگنا، نوانگی)
manjhammad@yahoo.com

⊛ مجتبیٰ حسن، طالب علم، براہ کرم مجھے اسلامی لٹریچر اردو زبان میں فراہم کریں۔ شکریہ
speek_u@yahoo.com

⊛ آپ کی ویب سائٹ پسند کرتا ہوں اس کو مزید بہتر بنائیں۔ تقریریں بھی اپ لوڈ کریں۔ مولانا محمد عالم طارق کی تقریر ضرور شامل کریں۔ (سیف الرحمن، امریکہ)
truepath_islam@yahoo.com

⊛ ہمیں اردو زبان میں شیعہ کے مکمل تعارف پر مبنی لٹریچر کی ضرورت ہے۔ (مجتبیٰ حسن، طالب علم، انڈیا)
Speek_u@yahoo.com

⊛ مجھے آپ کا رسالہ بہت پسند ہے۔ اس کی ویب سائٹ مزید بہتر بنائیں۔ اس کے اندر بہتری کی بہت ہی زیادہ گنجائش موجود ہے۔ (شاہد، طالب العلم، لیڈز، برطانیہ)
shahidlaws@yahoo.co.uk

⊛ خلافت راشدہ کی ویب سائٹ بنانے کا شکریہ، مہربانی کر کے اس پر سپاہ صحابہ کا منشور اپ ڈیٹ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ قائدین کی تصویریں بھی جاری فرمائیں۔
(عثمان علی فاروقی، سٹوڈنٹ، گوجرانوالہ)
usmanfarooqi@yahoo.com

⊛ جون کا شمارہ بہت پسند آیا۔ جس میں مولانا اورنگ زیب فاروقی کے انٹرویو نے تو کمال ہی کر دیا۔ جامعہ محمودیہ کے تمام شہداء کی قبروں کی تصاویر اگلے شمارہ میں ضرور شائع کریں۔ (مجتبیٰ انور، کراچی)
mujtabaanwar2004@yahooc.om

⊛ خلافت راشدہ کی ویب سائٹ مجھے بہت پسند ہے۔ میں نے دوستوں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دیتا رہتا ہوں اس کو اور بہتر کیجئے۔ (محمد آصف، طالب علم، اسلام آباد)
arif_imran@yahoo.com

⊛ ہم لوگوں کو بہت انتظار کے بعد جون 2005ء کا خلافت راشدہ ملا۔ مولانا اورنگزیب فاروقی اور حافظ نصیر احمد چوہدری کے انٹرویو بہت پسند آئے۔ دوسرے قائدین کے انٹرویو بھی شائع کریں۔ (محمد اسحاق، حاجی عبدالرب، عطاء اللہ، قادر بخش، کوئٹہ)
ishaqzakir_uoli@yaoo.com

⊛ خلافت راشدہ ویب سائٹ پر جاری کر کے آپ نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ کیا آپ رائے دینے کے لئے مخصوص جگہ کو زیادہ کر سکتے ہیں تاکہ ہم اپنے زیادہ زیادہ خیالات اور مشکلات آپ تک پہنچا سکیں۔ (محمد رزاق علی، ملازم ہانگ کانگ، چائنہ)
movia_1981@yahoo.com

⊛ آپ کا رسالہ خلافت را [illegible] بہت خوشی ہوئی، میں اپنی ایک کلاس فیلو [illegible] رکھتی ہے۔ اس کو آپ کی ویب [illegible] بہت متاثر ہوئی۔ اس کے ذہن میں [illegible] وہ دور کرنا چاہتی ہے۔ آپ کے رسالے [illegible] ان کا کافی حد تک بدل دیا ہے۔ شکریہ (شاہ روبینہ، طالبہ، بمبئی، بھارت)
shahrubina786@yahoo.com

⊛ یہ ایک اچھی کوشش ہے۔ دنیا بھر میں مشن جھنگوی پھیلانے کا، میں خلافت راشدہ کا سالانہ خریدار ہوں لیکن میرا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اب میں انٹرنیٹ پر رسالہ دیکھ لیتا ہوں، مجھے دوبارہ رسالہ جاری [redacted] کا طریقہ بتائیں۔
(اکرم، راولپنڈی، پاکستان)
marwat_umar@hotmail.com

www.khelafat-e-rashida.com

⊛ گزشتہ ماہ کا شمارہ خلافت راشدہ موصول ہوا۔ پڑھتے پڑھتے جب صفحہ نمبر 34 پر پہنچی تو "شعروادب" کے نام سے مشاعرہ کے عنوان سے معنون نیا سلسلہ کی خوشخبری پڑھ کر خوشی کی انتہا نہ رہی کیونکہ اسلامی شاعری سے لگاؤ مجھے طالب علمی کے دور سے رہا ہے اور اب تک ہے اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اس سلسلہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے اور ہم سب کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ یہ سلسلہ جاری رہا ہماری تو دعا ہے کہ جاری رہے تاقیامت تو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً اپنا کلام پیش کرتی رہوں گی۔ (بنت سلیم "ام صبغة اللہ عفت سلیم" چکوال)

⊛ الحمدللہ سپاہ صحابہ کی ہم ادنیٰ سی خادمائیں ہیں اور بہت شوق سے خلافت راشدہ کا مطالعہ کرتی ہیں۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ سپاہ صحابہ کے رضا کاروں کی مدد فرمائے۔ آمین اور حضرت علامہ شہید اسلام مولانا اعظم طارق شہید کا بیان ہر مرتبہ ضرور شائع کیا کریں۔ (بنت بشیر احمد، بنت سجاد احمد، مدرسہ صدیقیہ اسلامک اکیڈمی، مانسہرہ، ذاور)

⊛ تصویر اعظم طارق حضرت مولانا عالم طارق صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ مشن جھنگوی کے لینے والے تمام رہنماؤں کو کہ انہوں نے باطل کی سازش کو ناکام بنا دیا اور دوبارہ قافلہ حق اور مشن جھنگوی میں شامل ہو گئے۔ ہمیں اپنے تمام قائدین پر اور ان پر جو مشن جھنگوی سے مخلص ہیں بھرپور اعتماد کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ تمام ان لوگوں سے اپیل ہے کہ جو مشن جھنگوی سے مخلص ہیں، اپنی قیادت پر بھرپور اعتماد کریں اور خلافت راشدہ کے مطالعے کو اپنے اوپر لازم کریں اور اس کو عام کریں۔ (بدر اعظم یوسف، جعلم صالح، شفیق، کراچی)

⊛ ماہ مئی کا رسالہ اس دفعہ کافی تاخیر سے ملا البتہ نہایت ہی دلچسپ مضامین کے باعث صرف دو دن میں پورے رسالہ کا مطالعہ کیا۔ اب ایک تفریحی کے شمارے میں شامل اشاعت مضمون پڑی "اور لائن کٹ گئی" (ابو معاویہ شکر گڑھ) و معاویہ صاحب باتیں بنانا تو کوئی آپ سے سیکھے۔ "قرآن اور شیعہ مذہب" (ابوالحسن

گئیں) قابل داد قربانی تھی۔ لیکن پرنٹنگ کی غلطی کی وجہ سے صفحہ 21 پر قرآن پاک کی آیات کی تعداد 6616 لکھی گئی حالانکہ اس کی صحیح 6666 آیات ہیں۔ "ماہنامہ ترجمان القرآن کے مدیر اعلیٰ کے نام" سید خالد حسین شاہ صاحب ہم آپ کی شاندار معلومات کے عوض مبارک باد دیتے ہیں اور "میں نہ مانوں" محمد صفدر تصور آبادی صاحب جس طرح آپ نے ایک مثال کی مدد سے اپنے دل کی بات مولانا تک اور عوام تک پہنچائی ہے واقعی قابل داد ہے۔ آخر میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت راشدہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

(بازید خان فاروقی، ایم نور معاویہ، جہانداد خان، کوہلو بلوچستان)

❁ مئی کا رسالہ آنکھوں کے سامنے ہے۔ بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس شمارہ میں مولانا بدرالدین کا انٹرویو بے حد پسند آیا۔ اپنے موقف اور تاریخ کو لکھنے کی بجائے بارہ تاریخ کو ... عالم طارق موجود ہے نام کے بعد گوداڑی کی بجائے گراں ... آپ سے التماس ہے کہ خط لکھا جس کے آخر میں دارالعلوم ... صاحب کا آپ نے دارالقرآن لکھ دیا تھا۔ میری گذارش ہے کہ رسالے کو ایسی غلطیوں سے پاک کریں یہ بھی گزارش ہے کہ آپ علی شیر حیدری کا انٹرویو کیوں شائع نہیں کرتے۔

(حافظ مجم الحسن، دارالعلوم صدیقیہ گوداڑی، ڈیرہ غازی خان)

❁ رسالہ جلد ارسال کیا کریں۔ ہر ماہ 25 تاریخ ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ہو جاتے ہیں کہ رسالہ 5 دن پہلے پہنچ گیا ہے۔ جب رسالے پر تحریر ہے تو وہ اسی مہینے کا ہوتا ہے۔ خدا کے لئے ہم پر رحم کیا کریں اتنا انتظار نہ کرایا کریں۔ اگر آپ کا یہی حال رہا تو ہمیں یہ رسالہ چھوڑنا پڑے گا۔ ... اس سے پہلے ہی اپنی اداؤں پر غور فرمالیجئے۔

(رئیس الرحمن سومرو، رحیم یار خان)

❁ مئی کا شمارہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اس میں کوئٹہ والی خبر، جس میں مسلمان لڑکی اور شیعہ لڑکے کا نکاح ختم ہوا ہے۔ ہم اس جج کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جس نے یہ فیصلہ سنایا یقیناً مولانا جھنگوی، فاروقی، طارق اور قاسمی کی روحوں کو خوشی ملی ہوگی۔ ہمیں بے حد خوشی ہوئی ہے اور اسی شمارے میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے لخت جگر بدر اعظم کی وفات کا پڑھ کر دل کو بہت صدمہ ہوا۔ ہم مولانا کے خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (قاری عبدالرحمن عابد، محمد رمضان صدیقی، مجاہد رحمت اللہ فاروقی، محمد عمران معاویہ، سیف الرحمن سیفی، ڈیرہ اسماعیل خان)

❁ خلافت راشدہ پر ایک شکوہ ہے کہ اس کے صفحات پر ایسے الفاظ کو کیوں جگہ دی جاتی ہے جو کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔ مئی 2005ء کے شمارہ میں مولانا عالم طارق حفظہ اللہ جو کہ ایک منفرد عالم کی حیثیت رکھتے ہیں ان کے بارے میں صفحہ نمبر 48 پر لکھا ہے کہ ایک شاعر کہتا ہے کہ میں ان کو عالم ہی نہیں سمجھتا تھا کیا وہ اتنا بھولا بھالا ہے کہ اس کو ان کی حیثیت کا علم نہ ہو سکا؟

برائے مہربانی ایسے الفاظ شائع کرنے سے احتراز کیا کریں۔ کیونکہ ہمیں اس بارے میں کوفت ہوتی ہے۔ امید ہے کہ آپ ہمارے یہ الفاظ قاری عبدالرحمن سرائیکی شاعر! ڈیرہ اسماعیل خان تک ضرور پہنچا دیں گے۔

(حافظ محمد ابوبکر، جھنگ)

❁ (غلام حسین غزالی، چوعاقل)

پوری کائنات میں

نہ کوئی انسان محمدؐ جیسا
نہ کوئی کلام قرآن جیسا
نہ کوئی مذہب اسلام جیسا
نہ کوئی سچا ابوبکر صدیقؓ جیسا
نہ کوئی عادل عمر فاروقؓ جیسا
نہ کوئی غنی عثمان غنیؓ جیسا
نہ کوئی بہادر علی شیر خدا جیسا
نہ کوئی جوان حسینؓ جیسا
نہ کوئی فاتح حکمران امیر معاویہؓ جیسا
نہ کوئی شہید حمزہؓ جیسا

مئی کا شمارہ آنکھوں کے سامنے ہے جس کی خوبصورت دیدہ زیب پیشکش، واقعات نے بے حد متاثر کیا۔ خصوصاً مولانا عطاء الرحمن ... فاروقی اور سابق شیعہ مجتہد امیر رضا نقی، عظیم قائد کے عظیم بھائی نے عظیم کام کیا، مولانا محمد عالم طارق مدظلہ کو اس فیصلہ پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

❁ اس وقت ماہ اپریل کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ ایم پی اے جناب ابراہیم قاسمی کا وزیر اعظم ہاؤس میں خطاب کوئی انوکھی بات نہیں ہے کیونکہ ہمارے اسلاف کا یہی شیوہ رہا ہے۔ اللہ پاک مزید ان کو ہمت عطا فرمائے کہ وہ حق بات جابر سلطان کے محلوں میں آواز بلند کرتے رہیں۔ آمین (اسد اللہ، فرمان اللہ، زار امان، نجم الدین، محی الدین، امام الدین، مگوت چترال)

❁ میں شہید ناموس صحابہؓ، جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے بھائی محترم جناب حضرت مولانا محمد عالم طارق دامت برکاتہم کو قافلہ جھنگوی شہید میں شامل ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ مولانا محمد عالم طارق اپنے شہید بھائی کے مشن کو ضرور چار چاند لگائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت نصیب فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

مولانا حبیب الرحمن انقلابی، علامہ یحییٰ عباسی اور اسی طرح پیر طریقت جناب خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاتہم کا انٹرویو ضرور شائع کریں۔ (عطاء اللہ ہزاروی، کراچی)

❁ عرض ہے کہ بندہ ماہنامہ خلافت راشدہ کا اُس وقت سے قاری ہے جب سے شروع ہوا تھا۔ درمیان میں اونچ نیچ آئی مگر آپ نے جس دلیری اور بہادری استقامت سے اس کا اجراء جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم نصیب فرمائے اور اس کو نجات کا ذریعہ بنائے۔ ماسٹر عبدالکریم کے ہاتھوں جب یہ رسالہ میرے ہاتھ آتا ہے۔ آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے کہ دل کو کتنی مسرت خوشی ہوتی ہے۔

عرض خدمت ہے کہ جناب شجاعت علی طاہر کا تفصیلی انٹرویو شائع کریں ... اس شخصیت نے جماعت کے دکھوں اور مسائل اور جماعت کے عروج و زوال کی بڑی گہرائی دیکھی ہے اور بانی سپاہ صحابہ کے ساتھیوں میں شمار ہوتے ہیں اور سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو انقلابی جذبہ اور بہادری پر قائم رہنے میں ان کا ان کی نفتوں نظموں کا بہت بڑا کردار ہے۔ اس لئے ان کا انٹرویو ابتداء سے انتہا تک تفصیلاً شائع کریں۔ میری نہیں بلکہ جماعتی ساتھیوں کی کثیر تعداد کی خواہش ہے۔

(عبدالاحد حسن گورمانی، مبی قیصرانی، تحصیل تونسہ شریف)

❁ ماہ جون کا رسالہ ہاتھ میں ہے۔ علامہ علی شیر حیدری صاحب کا دورہ سرحد پڑھ کر دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ بزدلوں نے اسلام کے نام پر ووٹ لے کر تقیہ کی چادر اوڑھ لی ہے اندر سے منافقت اور اوپر سے اسلام کو ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا اورنگ زیب فاروقی کا انٹرویو ضرور شائع کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دن دگنی ترقی عطا فرمائے۔

(امیر محمد صالح ابن شفیق الرحمن، کراچی)

❁ ماہ جون کے رسالے کا ٹائٹل دیکھا تو خوشی کی انتہا نہ رہی اور جب کھول کر مضامین پڑھے تو کیا کہئے۔ تمام مضامین بہت ہی زبردست تھے۔ خاص طور پر حضرت مولانا اورنگ زیب فاروقی صاحب کا انٹرویو بہت پسند آیا اور طاہر جھنگوی صاحب کا انٹرویو شائع کریں۔

(عبدالشکور گورمانی، جلیلپور)

❁ الحمد للہ خلافت راشدہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اللہ کریم مزید ترقی نصیب فرمائیں۔ تمام عالم اسلام کے دل سپاہ صحابہؓ اور خلافت راشدہ کی محبت سے لبریز فرمائیں۔ آمین (بقیہ صفحہ 43 پر)

خوشخبری

دلچسپ کہانیوں، حیرت انگیز داستانوں، ہوشربا ناولوں
اور فکر انگیز واقعات پر مشتمل کثیر الاشاعت سلسلہ کا آغاز

خلافتِ راشدہ ڈائجسٹ

کا آغاز عنقریب کیا جا رہا ہے

ماہنامہ خلافت راشدہ کی طرف سے ہر تین ماہ بعد مجوزہ ڈائجسٹ کی شکل میں خصوصی شمارہ شائع کیا جایا کرے گا

صفحات 250 سے زائد | ہدیہ -/35 روپے

انعامی سلسلہ

ہر شمارہ میں سب سے زیادہ دلچسپ کہانی، ناول، داستان لکھنے والے کو بیش قیمت انعام مع نقدی سے نوازا جائے گا۔ انعام قارئین کی آراء کو مد نظر رکھ کر کمیٹی کرے گی۔

ناشر: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد۔ فون: 041-640024، موبائل: 0300-7610220

1400 سو سال سے امتِ مسلمہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر انتشار کا شکار کرنے والے خطرناک گروہ کے عقائد و نظریات کا تحقیقی جائزہ

انتہائی اعلیٰ خوبصورت مرقع | دلائل و براہین کا ذخیرہ | چشم کشا حقائق

زیر اہتمام: بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز فیصل آباد

شیعانِ علی بمقابلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

(نہج البلاغہ کی روشنی میں)

شیعہ نوجوانوں کیلئے دعوت فکر...... سید گھرانے کے چشم و چراغ سید خالد حسین کے قلم سے

صفحات: 48 | ہدیہ 25 روپے

ایجنسی ہولڈرز اور ڈیلر حضرات مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں

ناشر: اشاعت المعارف ریلوے روڈ، فیصل آباد۔ فون: 640024

پیغامِ شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے! جس کے قائدین

- **مولانا حق نواز جھنگوی شہید** (بانی / سرپرست) شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ
- **مولانا ایثار القاسمی شہید** (نائب سرپرست / ایم این اے) شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی
- **علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید** (سرپرست) شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور
- **مولانا محمد اعظم طارق شہید** (صدر / ایم این اے) شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے

ہزاروں کارکنوں کو ایک **نظریہ، مشن** اور **مقصد** کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ **شہید** کر دیا گیا۔ یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کا **نظریہ، مشن** اور **مقصد** ایک **پیغام** کی صورت میں ماہنامہ **خلافتِ راشدہ** کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچ رہا ہے۔

آپ نے کبھی غور کیا؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا۔ کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

- پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔
- بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں۔
- پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران کے پاس بھی یہ پیغام نہ پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔ آپ جاگیردار ہیں یا کسان، استاد ہیں یا طالب علم آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور عالم ہیں یا عام مسلمان اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجیے کہ "میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں"

تفصیلات طلب کرنے کیلئے ابھی خط لکھئے

ایڈیٹر خلافتِ راشدہ ریلوے روڈ فیصل آباد